عمران سیریز
ریڈ رنگ
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
مظہر کلیم ایم اے
www.paksociety.com

سیاہ رنگ کی کار ایک ویران پہاڑی علاقے میں ایک ناہموار تنگ سی سڑک پر تیز رفتاری سے اچھلتی چلی جا رہی تھی کہ جیسے کسی بھی لمحے الٹ کر سائیڈ میں موجود گہری کھائیوں میں جا گرے گی۔ لیکن ہر بار وہ نہ صرف سنبھل جاتی بلکہ اپنی رفتار سے آگے بڑھ جاتی تھی۔

"کیا مصیبت ہے۔ کیا تم آہستہ کار نہیں چلا سکتے۔ آخر ایسی کیا آفت آ گئی ہے" ۔۔۔ کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آفت آنہیں گئی بلکہ کار کے اندر بیٹھی ہوئی ہے۔ سراپا آفت۔ جسے دیکھ کر دھڑکتے ہوئے دل دھڑکنا بھول جاتے ہیں اور اس بھول کے نتیجے میں باقی ساری عمر یادداشت تیز کرنے کے نسخے تلاش کرنے میں گزار دیتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار سرخی سی چھا گئی۔

"خواہ مخواہ کی فضول باتیں مت کیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے چکنے گھڑے ہو جس پر کوئی بوند نہیں ٹھہر سکتی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب بوند کو کون سمجھائے کہ اس کی جگہ گھڑے کے اندر ہوتی ہے۔ گھڑے کے اوپر نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ پھر وہی فضول باتیں۔ میں اب تمہاری اصلیت اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ تم صرف دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہو اور اس سے لطف لیتے ہو۔ بس۔ تم زندگی بھر کبھی [illegible] نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا قصور نہیں ہے مس جولیانا فٹز واٹر۔ سب مقدر کی خرابی ہے"...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واقعی سنجیدہ ہو"...... جولیا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں جذبات کی بے پناہ آنچ نمایاں تھی اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی قتل کا ملزم اپنی قسمت کا فیصلہ سننے کے لئے جج کی طرف دیکھ رہا ہو۔

"سنجیدہ۔ لاحول ولا قوۃ۔ بھلا کوئی مرد سنجیدہ کیسے ہو سکتا ہے۔ البتہ سنجیدو تو ہو سکتا ہے۔ مگر سنجیدہ نہیں۔ ایسے نام تو خواتین کے ہی ہوتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس بہتر۔ گھٹور۔ خبردار جو اب میرے ساتھ آئندہ کوئی بات کی"...... جولیا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کی تیز آگ سی جل اٹھی تھی۔

"ہم۔ ہم مگر میں نے تو"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی ہوں خاموش رہو۔ ورنہ میں کار سے چھلانگ لگا دوں گی"...... جولیا نے بری طرح بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اگر واقعی عمران نے مزید کوئی بات کی تو جولیا وہ کر گزرے گی جس کی اس نے دھمکی دی تھی۔

"ارے [illegible] مجبوری ہے۔ تمہیں صحیح سالم لے جانا میری ڈیوٹی میں شامل ہے۔ ورنہ میں تمہارا یہ شوق بھی پورا کر دیتا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیسی ڈیوٹی۔ تم نے تو کہا تھا کہ کسی پروفیسر سے ملنا ہے جو ہماری جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کر رہا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں ملنا تو پروفیسر سے ہی ہے۔ لیکن اس نے کہا تھا کہ خاتون ایسی ہونی چاہئے جس کے جسم پر کوئی چوٹ نہ لگی ہوئی ہو"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کار روکو۔ فوراً کار روکو۔ ابھی اسی وقت ورنہ میں سٹیرنگ پکڑ لوں گی اور پھر کار نیچے جا گرے گی روکو اسے"...... جولیا نے اچانک چیختے

ہوئے کہا اور عمران نے کار کو بریک لگا دیئے۔

"خیریت۔ آج تم نے دوپہر کو کیا کھایا تھا۔ مجھے پہلے بتایا ہوتا تو میں کسی ڈاکٹر کے پاس لے جاتا تمہیں۔ دماغی بخار تو بڑا موذی مرض ہے"...... عمران نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو اور پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کہاں جا رہے ہو اور کیوں"...... جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تمہیں چیف نے کچھ نہیں بتایا"...... عمران کا لہجہ بھی بے حد سنجیدہ تھا۔

"چیف نے۔ کیا مطلب۔ چیف کا اس میں کیا دخل۔ تم میرے فلیٹ پر آئے اور تم نے مجھے کہا کہ تم کسی [illegible] سے ملنے جا رہے ہو۔ جو کسی پہاڑی علاقے میں رہتا ہے اور تم نے مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ چیف نے نہیں بتایا۔ سنو عمران میں اس وقت سنجیدہ ہوں سمجھے۔ اس لئے صاف صاف بات کرو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یااللہ تیرا شکر ہے۔ آخر مسئلہ حل ہو ہی گیا۔ میں بھی تو یہی کہہ رہا تھا کہ سنجیدہ خاتون ہو سکتی ہے۔ مرد نہیں۔ چلو تم نے تسلیم کر لی میری بات۔ اب چلیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں پہلے بتاؤ کہ تم کیوں مجھے ساتھ لے کر جا رہے ہو"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"کار میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ اپنے چیف کو کال کرو اور اس سے

پوچھ لو"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں تم بتاؤ"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر ہربرٹ نے کوئی ایسی جڑی بوٹی تلاش کر لی ہے جس کی مدد سے وہ کسی چڑیل کو ملکہ حسن بنا سکتا ہے۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔ یہ اس کا دعویٰ ہے۔ میرا نہیں۔ بہرحال چیف کو کسی طرح اس دعوے کا علم ہو گیا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں تمہیں اپنے ساتھ پروفیسر ہربرٹ کے پاس لے جاؤں۔ تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ جس کام کا ابھی اس نے دعویٰ ہی کیا ہے۔ وہ پہلے سے ہی وقوع پذیر ہو چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ جولیا [illegible] خاموش بیٹھی عمران کو دیکھتی رہی۔ جیسے عمران کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو اور عمران بڑے اطمینان سے کار چلانے میں مصروف تھا۔

"ہونہہ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں چڑیل ہوں"...... آخر کار جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ وہ اب عمران کا مطلب سمجھی تھی۔

"یہ تو چیف کا خیال ہو سکتا ہے۔ میں نے تو ملکہ حسن کے الفاظ کہے ہیں اور یہ میرے دل کی آواز ہے"...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار ایک بار پھر [illegible] سی چھانے لگ گئی۔

"تم نجانے کیا ہو۔ میری سمجھ میں تو آج تک نہیں آیا"...... جولیا نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

جس روز بجھ گئیں اسی روز جولیانا فٹز واٹر کی بجائے جولیانا ...... بہرحال چھوڑو۔ حسرت ان غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے" ...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا اور جولیا کا چہرہ شہابی ہو گیا۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ خاموش ہو گئی۔ اچانک کار نے ایک موڑ کاٹا اور پھر سامنے ایک لکڑی کا بنا ہوا قدیم مکان نظر آنے لگا جو ایک وادی میں بنا ہوا تھا اور مکان کے سامنے ایک جدید ماڈل کی کار بھی موجود تھی۔

"یہ مکان ہے اس پروفیسر کا" ...... جولیا نے مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں لگتا ہے۔ پروفیسر بیچارہ بھی ان غنچوں میں شامل ہے جو بن کھلے مرجھا جاتے ہیں۔ اسی لئے تو اس [illegible]" ...... [illegible] نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب غنچے صاحب خود ہی کھلنے سے انکاری ہو جائیں تو اس میں کسی کا کیا قصور" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ کیا خوبصورت نام ہے۔ غنچے صاحب" ...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اب اس کا موڈ خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔ عمران نے کار لکڑی کے اس مکان کے سامنے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ جولیا بھی سائیڈ سیٹ سے نیچے اتری اور پھر وہ عمران کے ساتھ چلتی ہوئی مکان کے صدر دروازے کی طرف بڑھنے لگی

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔

"پروفیسر صاحب سے کہیں دارالحکومت سے علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) معہ مس جولیانا فٹز واٹر حاضری کے لئے آئے ہیں" ...... عمران نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تشریف لائیں جناب۔ پروفیسر صاحب تو کافی دیر سے آپ کے منتظر ہیں" ...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے جو یقیناً پروفیسر کا ملازم تھا۔ مسکراتے ہوئے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"کمال ہے۔ پروفیسر صاحب نجومی بھی ہیں۔ جو انہیں ہماری آمد کا پہلے سے ہی علم ہو گیا ہے۔ چلو زائچہ ہی بنوائیں گے کہ غنچے نے کس [illegible] میں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو بغیر زائچے کے بھی ابھی بتا سکتی ہوں" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ ملازم نے برآمدے میں موجود ایک دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا اور عمران جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں قدیم دور کا فرنیچر موجود تھا۔ ایک کرسی پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر تو بالوں سے یکسر بے نیاز تھا مگر بھنوؤں کے ساتھ ساتھ پلکیں تک سفید تھیں۔ لیکن اس کے باوجود اس کے چہرے پر ایسی سرخی تھی جیسے وہ ابھی نوجوان ہو۔ آنکھوں پر سیاہ فریم کی اور خاصے موٹے شیشوں کی عینک تھی۔ عمران اور جولیا کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھنے

کے انداز میں بھی نوجوانوں جیسی چستی تھی۔

"خوش آمدید۔ میرا نام ہربرٹ ہے"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران اور مس جولیانا فٹز واٹر"...... عمران نے جوابی تعارف کراتے ہوئے کہا اور پروفیسر ہربرٹ نے مسکراتے ہوئے بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران سے مصافحہ کیا اور پھر اس نے جولیا کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ لیکن جولیا نے صرف سر جھکا کر سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا۔

"سوری آپ غیر ملکی خاتون ہیں۔ اس لئے میں نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا"...... پروفیسر نے [illegible]

"میں پاکیشیائی شہری ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پروفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھے ہی تھے کہ ملازم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں سرخ رنگ کے مشروب سے بھرے ہوئے تین گلاس موجود تھے۔ اس نے تینوں گلاس درمیانی میز پر رکھ دیئے۔

"یہ خاص جڑی بوٹی سے کشید کیا ہوا مشروب ہے۔ امید ہے کہ آپ کو پسند آئے گا"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ جوان بنانے والی جڑی بوٹی کا مشروب تو نہیں"...... عمران نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور پروفیسر ہربرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"جوانی جڑی بوٹیوں سے نہیں ملا کرتی۔ جوانی اچھے خیالات سے

ملتی ہے"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب کہ ہمارے ہاں تو یہی کہا جاتا ہے کہ جو سوچتا زیادہ ہے۔ مطلب ہے خیالات کا ماہر وہ جلد بوڑھا ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو سوچنے والے پر منحصر ہے کہ وہ کیا سوچتا ہے۔ بہرحال آپ سلطان اتنی دور اگر مجھے عزت دی ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں"...... پروفیسر نے جواب دیا۔ مشروب واقعی بے حد فرحت بخش اور لذیذ تھا۔

"سلطان نے بتایا تھا کہ آپ نے انسانیت کی بھلائی کے لئے [illegible] جس سے لاکھوں انسانوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یہ سننے کے بعد ظاہر ہے کہ آپ جیسے عظیم انسان سے ملاقات ہی ہمارے لئے باعث افتخار ہو جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ میری عمر اس وقت ستر سال ہے اور میں نے اپنی زندگی کے گزشتہ چالیس سال انسانوں کو کھا جانے والے ایک موذی مرض کینسر کی اکسیری دوا تلاش کرنے میں گزار دیئے ہیں۔ میں نے پوری دنیا میں پائی جانے والی جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کی ہے اور آخرکار میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ چند جڑی بوٹیوں کو ملا کر میں ان سے ایسی دوا تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں جو اگر کینسر کا خاتمہ مکمل طور پر نہیں کر سکتی تو اسے مزید پھیلنے سے روک دیتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ مزید

تجربات سے میں اس دوا کو اس قابل بنالوں گا کہ اس سے اس موذی مرض کا فوری طور پر قلع قمع ہو سکے گا۔ لیکن مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری زندگی بھر کی یہ محنت ایک خاتون نے ضائع کر دی ہے"۔ پروفیسر نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ تفصیل سے بات کریں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے چہرے پر بھی دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرے ساتھ بطور اسسٹنٹ ایک خاتون ولاڈی کام کرتی رہی ہے۔ وہ بھی جڑی بوٹیوں کی ماہر ہے۔ دو سال قبل وہ میرے پاس یہاں آئی اور اس نے جب جڑی بوٹیوں پر اپنی ریسرچ کے بارے میں بتایا تو میں اس سے بے حد متاثر ہوا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا تعلق یونائیٹڈ کارمن سے ہے۔ اس کے پاس شیئرز ہیں جن سے اسے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ اسے کمانے کی فکر نہیں ہے۔ اس لئے وہ جڑی بوٹیوں کی ریسرچ میں وقت گزار کر اپنا شوق پورا کرتی ہے اور چونکہ بین الاقوامی رسائل میں وہ میرے مضامین پڑھتی رہتی ہے اس لئے وہ میری ریسرچ سے بے حد متاثر ہے اور رسالے کے ایڈیٹر سے میرا پتہ لے کر تلاش کرتے کرتے وہ یہاں میرے پاس پہنچ گئی ہے اور میرے ساتھ کام کرنے کی خواہش مند ہے۔ تو میں اس کے شوق اور مہارت سے متاثر ہوا اور میں نے اسے اپنے اسسٹنٹ کے طور پر یہاں قیام کی دعوت دی۔ جو اس نے قبول کر لی۔ وہ واقعی بے حد محنتی اور کارکن خاتون تھی۔ اس کی وجہ سے مجھے ریسرچ میں کافی آسانی ہو گئی اور جب

میں نے کینسر کے خلاف نسخہ ترتیب دیا اور اس کے تجربات شہر میں جا کر کینسر کے مریضوں پر کیے تو اس نے بھی میرا ساتھ دیا۔ لیکن دو ہفتے پہلے کی بات ہے۔ وہ حسب دستور جنرل ہسپتال مریضوں کی رپورٹ لینے گئی تو پھر واپس نہ آئی۔ یہاں موبائل فون موجود ہے۔ میں نے ہسپتال میں ڈاکٹر سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ ولاڈی تو یہاں آئی ہی نہیں تھی۔ میں پریشان ہو گیا۔ لیکن ظاہر ہے وہ اجنبی تھی اور اکیلی خاتون ہے۔ اس لئے میں اس کی گمشدگی کی رپورٹ تو پولیس میں درج نہ کرا سکتا تھا۔ اس لئے میں انتظار کرتا رہا لیکن جب دو تین روز گزر گئے اور نہ ہی ولاڈی واپس آئی اور نہ اس کا فون آیا تو میں پریشان ہو گیا۔ اچانک مجھے خیال آیا میں نے اپنی الماری چیک کی تو اس میں ریسرچ فائل غائب تھی۔ میں نے ولاڈی کے کمرے میں جا کر چیکنگ کی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا سامان بھی غائب تھا اس کا مطلب صاف تھا کہ ولاڈی ریسرچ فائل لے کر واپس اپنے ملک یونائیٹڈ کارمن پہنچ گئی ہے۔ میں اس کی اس حرکت پر غور کرتا رہا۔ لیکن مجھے اس کی وجہ سمجھ نہ آئی کہ آخر ولاڈی نے ایسا کیوں کیا۔ وہ اس ریسرچ فائل کا کیا کرے گی۔ میرے ذہن میں یہی بات آئی کہ ولاڈی کا مقصد اس ریسرچ کو اپنے نام پیٹنٹ کرانا ہو گا۔ تاکہ جب کوئی کمپنی اس پر ادویات بنائے تو اسے کروڑوں اربوں ڈالروں کی رائلٹی ملتی رہے۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ ولاڈی ایسا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اس ریسرچ فائل میں صرف بنیادی

نوٹس ہیں۔ تفصیلات موجود نہیں ہیں اور وہ خود یا کوئی بھی دوسرا ماہر
صرف ان نوٹس کی مدد سے اس پیچیدہ ریسرچ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا
سکتا۔ اس نے کئی بار اس معاملے پر مجھ سے طویل ڈسکس بھی کی تھی۔
لیکن میں نے اسے کہا کہ میں تفصیلات اپنے ذہن میں محفوظ رکھتا ہوں
اس کا کہنا تھا کہ اگر اچانک مجھے کچھ ہو جائے تو میری ساری ریسرچ بیکار
ہو جائے گی۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ میں شروع سے ہی تفصیلات
الگ رکھنے کا عادی ہوں اور یہ کام میں رات گئے بالکل تنہائی میں کرتا
ہوں اور یہ تفصیلات اور فائل میں نے کبھی کسی کو نہیں دکھائی۔
بس یوں سمجھو کہ شروع سے ہی یہ میری عادت رہی ہے کہ میں اپنی
ریسرچ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے [illegible]
فائلیں اکٹھی نہ ہوں ریسرچ مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میرا خیال تھا
کہ ولاڈی اس ریسرچ فائل سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گی۔ پھر اس
نے ایسا کیوں کیا اور بالآخر یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ کل روز پہلے اچانک
ولاڈی کا فون آ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ یونائیٹڈ کارمن [illegible] پہنچ گئی ہے
اور اس نے مجھ سے معذرت کی کہ وہ میری ریسرچ فائل لے گئی ہے
اور میرے پوچھنے پر کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے تو اس نے ایک
حیرت انگیز بات کی کہ اس کا تعلق ایک ایسی ادویات ساز کمپنی سے ہے
جو ذرخونی ای میں منشیات کا دھندہ کرتی ہے اور انکے چیف نے میری اس
ریسرچ فائل کی مدد سے وہ ایک ایسی نشہ آور دوا بنانے میں کامیاب ہو
گئی ہے جس کا نشہ دنیا کے تمام نشوں سے زیادہ تیز ہو گا۔ اسنے اس

کا نام ریڈ پلز بتایا۔ اس نے مجھے اس کی تفصیل بھی بتائی میں یہ
تفصیل سن کر کانپ گیا۔ کیونکہ ریڈ پلز انتہائی خطرناک ترین نشہ ہو گا
جو انسان کو چند ماہ میں ہی یقینی اور انتہائی کربناک موت سے دوچار
کر دے گا۔ لیکن یہ نشہ ایسا ہو گا کہ ایک بار استعمال کرنے کے بعد
اسے کسی قیمت پر بھی کوئی نہیں چھوڑ سکے گا۔ میں نے اس سے یہ بات
[illegible] نے شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا کہ وہ ریڈ پلز سے دو کام
لے گی۔ ایک تو یہ کہ اس سے کروڑوں اربوں ڈالر دولت کمائے گی
اور دوسرا یہ کہ اس کی مدد سے وہ دنیا میں ناپسندیدہ اقوام کا خاتمہ کر
دے گی۔ میں نے جب اسے مزید سمجھانے کی کوشش کی تو اس نے
فون بند کر دیا [illegible] ہے کہ میں اس کی باتیں سن کر دل وجان
سے لرز گیا۔ مجھے اپنے آپ سے نفرت ہو گئی کہ میری ریسرچ۔ میری
چالیس سالہ محنت دنیا کے انسانوں کو عبرتناک موت مارنے کے کام
لائی جائے گی۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اربوں انسانوں کا میں
قاتل بن گیا ہوں۔ میں بے حد پریشان ہوا اور میں نے آخرکار فیصلہ کیا
کہ اس ولاڈی سے یہ فائل ہر صورت میں واپس لی جائے۔ انسانوں
کے اس قتل عام کو ہر قیمت پر روکا جائے۔ ایک بار یہ ریڈ پلز تیار ہو
گئیں تو پھر یوں سمجھو کہ پوری دنیا پر چھا جانے والی اس موت کے چکر
کو کوئی نہ روک سکے گا۔ اسے عام سردرد اور دوسرے امراض کی دوا بنا
کر فروخت کر دیا جائے گا۔ اس عنصر کو کسی بھی دوا میں شامل کر دیا
جائے گا اور نتیجہ وہی نکلے گا جو ولاڈی نے بتایا ہے۔ اس نے دنیا کی

"اجمالی ضروری ہے لیکن......" عمران نے بات کرتے کرتے رک کر کہا۔

"لیکن کیا......" پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ ولاڈی کے پیچھے جانے اور اسے پکڑنے اور اس سے ریسرچ فائل حاصل کرنے میں تو بے پناہ اخراجات ہوں گے۔ کیا آپ یہ اخراجات ادا کر سکیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا تو پہلے کبھی ایسے واقعات سے پالا نہیں پڑا۔ اس لئے مجھے تو اخراجات کا اندازہ نہیں۔ آپ بتائیں کیا اخراجات ہو سکتے ہیں اور کیا فیس ہو گی"...... پروفیسر ہربرٹ نے کہا۔

"فیس تو مس جولیانا فٹز واٹر بتائیں گی کیونکہ پرائیویٹ جاسوس دراصل یہ ہیں۔ میں تو ان کا سیکرٹری ہوں البتہ اخراجات کا اندازہ میں بتا سکتا ہوں۔ میرے خیال کے مطابق اخراجات کم از کم ستر اسی لاکھ ڈالر تو ہو ہی جائیں گے۔ کیوں مس جولیانا۔ میرا اندازہ درست ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ جولیا سے مخاطب ہو گیا۔

"ستر اسی لاکھ ڈالر۔ صرف اخراجات۔ اوہ۔ اوہ۔ میرے تو کل اثاثے بھی اتنے نہ ہوں گے۔ میرا تو خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ ایک ڈیڑھ لاکھ ڈالر میں کام ہو جائے گا اور اگر دیکھا جائے تو میرے اثاثوں کی کل قیمت اتنی ہی ہو گی۔ جن کے منافع پر میں ریسرچ ورک کرتا رہتا ہوں میں نے سوچا تھا کہ انسانیت کے قتل عام کو روکنے کے لئے میں اپنے

یہ اثاثے فروخت کر دوں گا۔ لیکن ستر اسی لاکھ ڈالر اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ مجبوری ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں"...... پروفیسر ہربرٹ نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اور ساتھ ہی فیس کا بل بھی ہو جائے گا کیوں مس جولیانا"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا لیکن جولیا نے کوئی جواب نہ دیا وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔ شاید اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ کیا جواب دے اور کیا کہے۔

"ویری سوری۔ میں اصولی طور پر معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو خواہ مخواہ اتنے کی تکلیف اٹھانی پڑی"...... پروفیسر ہربرٹ نے بڑے [illegible]

"لیکن اب آپ کیا کریں گے۔ آپ کی چالیس سالہ محنت جو ضائع ہو گئی ہے۔ کیا آپ دوبارہ یہ ریسرچ فائل تیار کریں گے۔ اس کی تفصیلات تو آپ کے پاس ہیں۔ ان کی مدد سے آپ آسانی سے دوبارہ یہ فائل تیار کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کاش ایسا ممکن ہو سکتا۔ فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے۔ جڑی بوٹیوں پر ریسرچ عام ریسرچ کی طرح نہیں ہوتی۔ اس میں مختلف جڑی بوٹیوں کے خواص کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے مرکبات تیار کیے جاتے ہیں اور پھر یہ مرکبات مریضوں کو کھلا کر ان کے جسم میں نمودار ہونے والی کیمیائی تبدیلیوں۔ مخصوص مرض پر اس کے اثرات کا باقاعدہ کیمیائی تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح مسلسل یہ ریسرچ جاری

نے مجھے دھمکانے اور جان کا خوف دلا کر مجھے خاموش رہنے کی دھمکی دی ہے"۔ پروفیسر ہربرٹ نے کہا۔

"اور یقیناً آپ نے اسی لئے پرائیویٹ جاسوس ہائر کرنے کا سوچا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں میں واقعی خوفزدہ ہو گیا ہوں۔ میں ایک عام سا آدمی ہوں میں نے تو زندگی میں کبھی کسی بچے کو بھی تھپڑ نہیں مارا۔ میں خوفناک قاتلوں اور بین الاقوامی مجرموں سے کیسے لڑ سکتا ہوں"۔ پروفیسر ہربرٹ نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"او۔کے پروفیسر ہربرٹ۔ اب آپ قطعی بے فکر ہو جائیں۔ اب آپ کی ریسرچ فائل بھی واپس آ جائے گی اور ولاڈی ویڈ پچز بھی ختم ہو سکے گی"...... عمران نے کہا تو پروفیسر ہربرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"م۔ مگر۔ کیسے۔ اس قدر بھاری اخراجات اور فیس۔ وہ کیسے ادا ہو گی"...... پروفیسر ہربرٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اخراجات کی آپ فکر نہ کریں۔ سعبان دارالحکومت میں ایک بہت بڑے لینڈ لارڈ رہتے ہیں۔ رانا تہور علی صندوقی۔ انہوں نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے ٹرسٹ بنایا ہوا ہے اور مجھ پر وہ پورا اعتماد کرتے ہیں۔ اس لئے میری سفارش پر وہ تمام اخراجات ادا کر دیں گے اور مس جولیانا فٹز واٹر انتہائی نیک دل اور انسانیت نواز خاتون ہیں۔ یہ یقیناً انسانیت کی خاطر اس کیس کی فیس نہ لیں گی۔ کیوں مس جولیانا فٹز واٹر میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

اور جولیا نے بجائے کوئی بات کرنے کے کسی معمول کی طرح صرف سر ہلا دیا۔

"لیجئے میں نے کہا تھا ناں کہ مس جولیانا عظیم خاتون ہیں۔ اس نے فیس ختم اور آپ اپنا کام کرتے رہیں۔ اگر پھر ولاڈی کا فون آئے تو اب اس سے یہی کہیے کہ آپ نے ریسرچ فائل کا خیال ترک کر دیا ہے۔ تاکہ وہ مطمئن ہو جائے۔ مجھے مس جولیانا کی بے پناہ صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے کہ جلد از جلد یہ کیس مکمل کر لیں گی"...... عمران کی زبان چل پڑی اور پروفیسر ہربرٹ کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا واقعی رانا تہور۔ وہ کیا نام ہے ان کا۔ مشکل سا نام ہے۔ صندوقی۔ رانا صاحب کیا واقعی اتنی قدر کثیر اور بھاری رقم دے دیں گے"۔ پروفیسر ہربرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری سفارش پر وہ دس کروڑ ڈالر بھی دے سکتے ہیں۔ وہ مجھ پر اعتماد کرتے ہیں۔ ویسے معاف کیجئے۔ آپ سے میں نے سارے سوالات صرف اس نقطہ نظر سے کیے تھے کہ کیا واقعی ویڈ پچز کی بات میں کوئی حقیقت ہے یا نہیں۔ میرا خیال تھا کہ آپ نے صرف ریسرچ فائل کی اہمیت بنانے کے لئے ویڈ پچز کا شوشہ چھوڑا ہے۔ لیکن آپ کے جوابات اور خاص طور پر آپ کے لہجے کی صداقت نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ آپ غلط نہیں کہہ رہے۔ اس لئے اب میں پورے اعتماد سے رانا صاحب کو سفارش کر سکوں گا"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور پروفیسر ہربرٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں رانا صاحب کا اور مس جولیانا جیسی عظیم خاتون کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اول تو میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ آپ یقیناً کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوا تو میرا ضمیر اور میری روح مطمئن رہے گی کہ میں اپنے طور پر جو کچھ کر سکتا تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ اس سے میری اقدار بھی قائم ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں ایکریمیا میں اپنے وکیل کو فون کر کے اپنے اثاثے فروخت کرنے کا کہہ دوں۔ اس سے جو رقم بھی وصول ہو۔ وہ آپ لے لیں" پروفیسر ہربرٹ نے کہا۔

"نہیں پروفیسر اس کی ضرورت نہیں۔ آپ عظیم انسان ہیں جو انسانیت کی خاطر نہ صرف اپنی دولت خرچ کر رہے ہیں بلکہ اپنی صلاحیتیں بھی۔ آپ قطعی بے فکر رہیں سب اوکے ہو جائے گا۔ ہاں کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم خود اس مس ولادی کا کمرہ دیکھ لیں شاید کوئی ایسی چیز ہمیں نظر آ جائے جسے آپ نے اہمیت نہ دی ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یقیناً۔ میں آپ کو لے چلتا ہوں" پروفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں آپ تکلیف نہ کریں۔ آپ ملازم کو بلا کر کہہ دیں۔" عمران نے کہا اور پروفیسر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی

کو بجایا تو دروازہ کھلا اور وہی ملازم اندر داخل ہوا۔

"ان صاحبان کو مس ولادی کے کمرے تک لے جاؤ" پروفیسر نے ملازم سے کہا۔

"جی اچھا جناب" ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران اور جولیا اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں آگے بڑھتے ہوئے مکان کے عقبی حصے میں واقع ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

"تمہارا نام کیا ہے" عمران نے ملازم سے پوچھا۔

"سلامت علی جناب" ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کب سے یہاں کام کر رہے ہو" عمران نے پوچھا۔

"جی پانچ سال ہو گئے ہیں۔ میں یہیں قریب ہی ایک بستی کا رہنے والا ہوں۔ پروفیسر صاحب یہاں آئے تو میں ان کے پاس آ گیا۔ پروفیسر صاحب بہت اچھے اور نیک دل انسان ہیں۔ وہ نہ صرف مجھے بھاری تنخواہ دیتے ہیں بلکہ میرے بچوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھتے ہیں۔" ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس ولادی یہاں کتنا عرصہ رہی ہیں" عمران نے پوچھا۔

"جی تقریباً ایک سال رہی ہیں" ملازم نے جواب دیا۔

"ان کا حلیہ ان کا قد و قامت پوری تفصیل سے بتا دو" عمران نے کہا تو ملازم نے اس کے حلیے کے ساتھ ساتھ اس کے قد و قامت اور جسامت کے بارے میں اس طرح تفصیلات بتانی شروع کر دیں جیسے

ایک سال تک وہ مسلسل ولاڈی کا جائزہ ہی لیتا رہا ہو۔ جولیا نے اس کے اس طرح تفصیل بتانے پر حیرت سے عمران کی طرف دیکھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ان کی کوئی خاص بات کوئی خاص نشانی جس سے انہیں کسی بھی روپ میں پہچانا جاسکے"...... عمران نے کہا۔

"جی ایسی تو کوئی نشانی مجھے معلوم نہیں ہے"...... ملازم نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"سوچ کر جواب دو مسٹر۔ وہ لنگڑا کر چلتی ہوں۔ بولتے وقت کان کھجاتی ہوں۔ مطلب ہے ایسی کوئی حرکت جس کا انہیں خود بھی احساس نہ ہوتا ہو"...... عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ہاں مجھے یاد آگیا۔ مس ولاڈی اکثر بات کرتے وقت اپنے ایک نتھنے پر انگلی رکھ لیتی تھیں۔ اکثر وہ ایسا کرتی تھیں۔ کبھی کبھار نہیں بھی کرتی تھیں"...... ملازم نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگلی سے نتھنا بند کر کے عملی طور پر بھی اس کی حرکت کا مظاہرہ کر دیا تھا۔

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ"...... عمران نے کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"حیرت ہے۔ اس آدمی نے اس قدر تفصیل سے حلیہ اور جسامت بتائی ہے جیسے یہ ساری عمر اسے ہی دیکھتا رہا ہو"...... ملازم کے جاتے ہی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ملازم ان معاملات میں بے حد تیز ہوتے ہیں۔ اگر میں پروفیسر سے پوچھتا تو وہ اس کا عشر عشیر بھی نہ بتا سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ تم نے کیا چکر چلا دیا ہے۔ چیف اس کیس کی کیسے اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ سیکرٹ سروس کا کام تو نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ میں نے اسی لئے تو تمہارے قصیدے پڑھے تھے کہ تم خود ہی چیف کو رضامند کر لو گی۔ آخر تم ڈپٹی چیف ہو۔ کچھ اختیارات تو تمہارے بھی ہونے چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"اصول اصول ہی ہوتا ہے۔ جب یہ کام سیکرٹ سروس کے دائرہ میں نہیں آتا تو پھر اس پر ہم کام کیسے کر سکتے ہیں۔ پروفیسر انٹرپول کی بات کر رہا تھا۔ وہ انہیں اطلاع کر دے۔ وہ خود ہی اس مس ولاڈی کو پکڑتے رہیں گے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے مس ولاڈی کے بارے میں تفصیلات تو سن لی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بات کرنے کے ساتھ ساتھ اس کمرے کا بھی انتہائی گہری نظروں سے جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں تو تمہاری طرح سرکاری ملازم نہیں ہوں اور ولاڈی بہرحال ابھی تک مس ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نصیب ہے تم ہو ہی اسی کے قابل جاؤ" ... جولیا نے کہا تو عمران خلاف توقع جواب سن کر بے اختیار چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

"یعنی ۔ یعنی کہ اجازت ہے ۔ واقعی" ... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل اجازت ہے" ... جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ خدایا تیرا شکر ہے ۔ تو نے میرا ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا" ۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ ۔ کس مسئلے کی بات کر رہے ہو" ... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی تمہاری اجازت کا مسئلہ ۔ اب دیکھنا میں کس تیز رفتاری سے مس والدی کو تلاش کرتا ہوں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ۔ وہ خود چل کر تمہارے پاس آجائے گی" ... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو" ... عمران واقعی جولیا کے اس ذہنی کایا پلٹ پر حیران ہو رہا تھا۔

"ظاہر ہے ۔ تمہاری قبر پر دو پھول تو رکھنے آئے گی ہی ۔ کیونکہ میں تمہیں گولی مار دوں گی" ... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"گولی ۔ اوہ ۔ اوہ وہ کیوں ۔ تم ۔ تم نے تو خود اجازت دی ہے" ۔ عمران نے مصنوعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو اجازت دی ہے کہ ۔ مردہ اجازت کے باوجود کچھ نہیں کر سکتا" ... جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی اور عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا ۔ اسے اب معلوم ہوا تھا کہ جولیا کس موڈ میں بات کر رہی تھی ۔ عمران بھی خاموشی سے باہر آگیا ۔ کیونکہ کمرے میں اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی تھی۔

"تو جولیا تمہیں ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ میں نے اگر اجازت کی بات کی تھی تو کسی بات پر ہی کی تھی ۔ ورنہ ویسے کون کسی سے اجازت لیتا پھرتا ہے" ... عمران نے کمرے سے باہر راہداری میں آتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے دل نے تھوڑا کہا تھا" ... جولیا نے یکلخت انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا ۔ لیکن عمران نے اس کے چہرے پر ابھرنے والی مسرت کی جگمگاہٹ دیکھ لی تھی ۔ ظاہر ہے عمران کا یہ فقرہ ہی جولیا کے دل کی کلیاں چٹکنے کے لئے کافی تھا۔

"اچھا مطلب ہے ۔ دل سے علیحدہ اجازت لینی چاہتی ہے" ۔ عمران نے پروفیسر کے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے" ... جولیا نے مسرت سے کپکپاتے لہجے میں کہا۔

"دل کے معاملات بکواس نہیں ہوا کرتے ۔ یقین نہ آئے تو بے شک دل سے پوچھ لو" ... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

جلدی سے دروازہ کھول کر پروفیسر کے کمرے میں داخل ہو گیا۔

"وہاں تو کچھ نہیں ملا پروفیسر۔اب آپ ہمیں اپنی فائل کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔ مطلب ہے ایسی تفصیلات جس سے ہم پہچان سکیں کہ کون سی آپ کی ریسرچ فائل ہے"......... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولیا بھی خاموشی سے آکر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی اور پروفیسر نے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"او۔کے پروفیسر آپ مطمئن رہیں ہم آج ہی کام شروع کر دیتے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی ہم آپ کو کامیابی کی خبر دیں گے۔ اب ہمیں اجازت دیں"....... عمران نے کہا اور پھر وہ اور جولیا پروفیسر سے اجازت لے کر اس حویلی مکان سے باہر آ گئے۔

"کیا تم واقعی اس کیس پر کام کرنے کے لئے سنجیدہ ہو"......... جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مس جولیا یہ کام پوری انسانیت سے تعلق رکھتا ہے"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن چیف نے اگر اجازت نہ دی تو"......... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں اپنے طور پر کام کروں گا"......... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف سے صاف کہہ دوں گی کہ اگر اس کام پر وہ اجازت نہیں دیتے تو میں استعفیٰ دے کر تمہارے ساتھ اس مشن پر کام کروں گی"......... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو تفصیلات مس ولادی کی سلامت علی نے بتائی ہیں وہ سلامت علی کا نقطہ نظر ہے اور ضروری نہیں کہ سلامت علی کا جو نقطہ نظر ہو۔ عمران کی نظر بھی اسی نقطے پر ہی ٹھہرے۔ دوسری بات یہ کہ جس نقطے پر پہلے نظر ٹھہری ہے اس نقطے سے نظر ہٹے گی تو دوسرے نقطے پر جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس جو میں نے کہہ دیا وہی فائنل ہے بس"......... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھی ہوئی عورت نے سامنے رکھی ہوئی فائل [illegible] ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ولاڈی سپیکنگ"....... عورت نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں میڈم"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس کیا رپورٹ ہے"....... ولاڈی نے چونک کر پوچھا۔

"میڈم....... ایک انتہائی اہم اطلاع ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ پروفیسر ہربرٹ سے ملا ہے اور پروفیسر ہربرٹ نے انہیں پوری تفصیلات بتا دی ہیں۔ اس نے انہیں آپ کا کوئی خط بھی دیا ہے نارتھین ہوٹل کے پیڈ پر لکھا ہوا۔ جو چیف ڈان جان نے آپ کے نام

لکھا تھا اور اس علی عمران نے اس کیس پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"....... راجر نے کہا۔

"اوہ تو یہ خط وہیں رہ گیا تھا۔ لیکن یہ عمران کون ہے۔ کیا وہ ہمارے خلاف کام کر سکتا ہے۔ ایک آدمی ہماری اتنی بڑی تنظیم کے خلاف کیا کر سکتا ہے"....... ولاڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے مادام۔ اس کے متعلق وہی جانتے ہیں جن کا تعلق کسی بھی سیکرٹ ایجنسی سے رہا ہو۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی سے متعلق رہا ہوں اس لئے مجھے اس کے بارے میں معلومات حاصل ہیں"....... راجر نے جواب دیا۔

"اس پروفیسر کا کیا ہوا"....... ولاڈی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا جیسے راجر نے اس علی عمران کو خواہ مخواہ اہمیت دے دی ہو۔

"اسے ہلاک کر دیا گیا ہے"....... راجر نے جواب دیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ تم فکر نہ کرو عمران یا کوئی بھی آدمی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"....... ولاڈی نے کہا۔

"میڈم آپ چیف سے اس بارے میں بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہے"....... راجر نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں کر لوں گی"....... ولاڈی نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ نانسنس یہ راجر بھی احمق ہے۔ بھلا یہ مشرقی لوگ ہمارا

کیا بگاڑ سکتے ہیں"...... ولاڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سامنے رکھی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں۔ کافی دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو۔

"ولاڈی بول رہی ہوں ڈان جان سے بات کراؤ"...... ولاڈی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ڈان جان بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے لہجے میں بھی رعب نمایاں تھا۔

"ڈان جان تمہارے کہنے پر پروفیسر ہربرٹ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ ابھی راجر نے مجھے رپورٹ دی ہے"۔ ولاڈی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میڈم اس طرح اب ہم ہمیشہ کے لئے کسی بھی ممکنہ خطرے سے دوچار ہونے سے بچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے ڈان جان کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"لیکن راجر نے ایک اور احمقانہ رپورٹ بھی دی ہے"...... ولاڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"احمقانہ رپورٹ کیا مطلب میں سمجھا نہیں میڈم"...... ڈان جان

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے بتایا ہے کہ پروفیسر ہربرٹ سے پاکیشیا کا کوئی آدمی علی عمران ملا ہے اور پروفیسر نے اسے تمام تفصیلات بتا دی ہیں اور اس نے پروفیسر سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کیس پر کام کرے گا اور راجر کہہ رہا تھا کہ یہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اور اس سے ہمیں خطرہ پیش آ سکتا ہے۔ یہ احمقانہ رپورٹ نہیں ہے تو اور کیا ہے"...... ولاڈی نے کہا۔

"کیا واقعی راجر نے علی عمران کا ہی نام لیا ہے"...... دوسری طرف سے ڈان جان کی گھمبیر سی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ تم بھی اسے جانتے ہو"...... ولاڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس میڈم اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اور اگر وہ ہمارے پیچھے لگ گیا تو پھر میں کچھ کہہ نہیں سکتا کہ پھر کیا ہوگا۔ وہ تو عفریت ہے۔ یہ واقعی انتہائی اہم خبر ہے"۔ ڈان جان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ولاڈی کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کمال ہے۔ حیرت ہے۔ کیا تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کہ ایک مشرقی آدمی سے اس قدر خوفزدہ ہو رہے ہو۔ ہماری تنظیم ریڈ رنگ پورے ایکریمیا اور یورپ کی سب سے طاقتور تنظیم ہے۔ پوری دنیا میں ریڈ رنگ کا جال پھیلا ہوا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ

ایک مشرقی نوجوان سے ہمیں خطرہ ہے"...... ولاڈی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے میڈم لیکن بہرحال اس کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ ہمیں اسے روکنے کے لئے خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے"...... ڈان جان نے کہا۔

"لیکن وہ ہمارے خلاف کیا کر سکتا ہے۔ وہ کیسے ہمیں تلاش کر سکے گا"...... ولاڈی نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے ناں کہ ان معاملات میں اسے بھوت اور عفریت کہا جاتا ہے۔ نجانے کس طرح وہ کلیو حاصل کر لیتا ہے اور آپ تو بہرحال ایک سال تک اس پروفیسر کے پاس رہی ہیں۔ آپ کا حلیہ وغیرہ اس نے معلوم کر لیا ہوگا۔ آپ کا پاسپورٹ اور دیگر کاغذات بھی وہاں موجود رہے ہیں۔ سو طریقے استعمال ہو سکتے ہیں اور اگر اس نے آپ کو ٹریس کر لیا تو پھر ریڈ رنگ تک پہنچنا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں رہے گا"...... ڈان جان نے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ راجر نے بتایا ہے کہ تم نے نارجن ہوٹل سے مجھے جو خط لکھا تھا وہ میں وہیں چھوڑ آئی تھی وہ خط پروفیسر نے اس عمران کو دیا تھا"...... ولاڈی نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ پھر تو کلیو صاف ہے۔ نارجن ہوٹل آپ کی ملکیت ہے نارجن ہوٹل سے وہ آسانی سے آپ تک پہنچ جائے گا۔ میڈم آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر سوجان آئی لینڈ پہنچ جائیں۔ اب جب تک اس

عمران کا خاتمہ نہیں ہو جاتا آپ کو وہیں رہنا ہوگا اور میں ہیڈ کوارٹر شفٹ ہو جاؤں گا۔ تاکہ اس عمران کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جا سکے"...... ڈان جان نے کہا۔

"اچھا اگر تم بھی وہی کچھ کہہ رہے ہو جو کچھ راجر نے کہا ہے تو درست ہوگا۔ لیکن میں وہاں جزیرے پر بیٹھ کر انتظار نہیں کر سکتی۔ میں بھی [illegible] رہوں گی۔ البتہ میں سپیشل ہیڈ کوارٹر میں شفٹ ہو جاتی ہوں اور [illegible] میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس علی عمران کے خلاف خود بھی کام کروں گی۔ تم راجر کے ساتھ مل کر علیحدہ کام کرنا میں بھی اپنے سپیشل گروپ کے ساتھ مل کر کام کروں گی۔ اس طرح دونوں رخوں سے بیک وقت کام کرنے سے وہ جتنا بھی خطرناک ہو اس کا خاتمہ یقینی طور پر ہو جائے گا"...... ولاڈی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میڈم اگر آپ خود اس علی عمران کے مقابلے پر آنا چاہتی ہیں تو پھر میرے ہیڈ کوارٹر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ریڈ رنگ کے لئے نئی مشینری آ رہی ہے۔ اس کی تنصیب کا کام ہونا ہے۔ اس لئے میں بے حد مصروف رہوں گا۔ بس آپ اتنا خیال رکھیں کہ راجر اور اپنے گروپ کو سامنے رکھیں خود کسی صورت بھی سامنے نہ آئیں۔ راجر سے آپ کو اس علی عمران کا حلیہ وغیرہ تفصیل سے معلوم ہو جائے گا"...... ڈان جان نے کہا۔

"اوکے تم اپنا کام کرو وہ زیادہ اہم ہے۔ ریڈ رنگ کی تیاری کے بعد ہم پوری دنیا کی دولت اکٹھی کر لیں گے اور تم فکر نہ کرو میں اس علی

عمران کا بندوبست خود کر لوں گی"........ ولاڈی نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راجر سپیکنگ"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"ولاڈی بول رہی ہوں راجر"........ ولاڈی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"........ راجر کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"سنو میں نے چیف ڈان جان سے بات کی ہے۔ اس نے بھی اس علی عمران کے بارے میں وہی کچھ کہا ہے جو تم نے بتایا ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس علی عمران کو اور اگر اس کے ساتھی بھی ہوئے تو ان سب کو عبرتناک موت [illegible] والے کلیو کی وجہ سے مجھے خطرہ ہے کہ عمران میرے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائے۔ اس لئے میں سپیشل ہیڈ کوارٹر شفٹ ہو رہی ہوں۔ اب تم نے وہیں مجھ سے رابطہ کرنا ہے۔ تم اپنے آدمیوں [illegible] عمران کا حلیہ وغیرہ بتا کر پورے واشنگٹن میں پھیلا دو اور خاص طور پر نارجن ہوٹل کی نگرانی کرو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ لازماً پہلے نارجن ہوٹل آئے گا۔ جیسے ہی وہ ٹریس ہو۔ تم نے اس کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو سکے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں سپیشل گروپ کو بھیج کر اس کا خاتمہ کر دوں"........ ولاڈی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس میڈم آپ نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ

کے لئے ختم ہو جائے گا۔ لیکن آپ کو سپیشل گروپ کو حرکت میں لانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ میں خود اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ وہ جو کچھ جانتا ہوگا آپ کے متعلق ہی جانتا ہوگا۔ میرے متعلق اسے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ یقیناً بے خبری میں مارا جائے گا"........ راجر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گو تمہارا یہ اعتماد مجھے پسند آیا ہے ورنہ پہلے تم نے جس طرح اس کی قصیدہ گوئی کی تھی۔ اس سے مجھے بے حد غصہ آیا تھا"........ ولاڈی نے کہا۔

"میڈم میں نے حقیقت بتائی تھی۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہ [illegible] خطرناک آدمی ضرور ہے لیکن اس وقت حالات اس کے خلاف ہیں۔ وہ صرف آپ کو تلاش کرنے آئے گا اور چونکہ پروفیسر بہرحال اتنا جانتا ہے کہ آپ جرمنی بولیوں کی ماہر ہیں۔ اس لئے اسے خیال بھی نہیں آ سکتا کہ آپ ریڈ رنگ کی چیف بھی ہو سکتی ہیں اور میں نے بھی صرف اس کے متعلق فائلوں میں پڑھا ہے۔ براہ راست اس سے کبھی میرا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ اس لئے وہ میرے یا میرے گروپ کے متعلق بھی کچھ نہ جانتا ہوگا۔ یہ ایسے حالات ہیں کہ اس کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے"........ راجر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم نے اس کا خاتمہ کر دیا تو تمہیں اور تمہارے گروپ کو انعام بھی ملے گا۔ میں تمہیں ہیڈ کوارٹر میں اعلیٰ عہدہ دے

دوں گی۔ تمہارا اٹیسٹ کیسا ہے"....... ولاڈی نے کہا۔

"اوہ میڈم۔ یہ تو میرے لئے اعزاز ہے۔ میں لازماً اس کیس پر دل و جان سے کام کروں گا"....... راجر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"....... ولاڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیس تو بڑا عجیب ہے عمران صاحب۔ ویسے جو کچھ پروفیسر ہربرٹ نے بتایا ہے [illegible] اگر واقعی اس طرح کے مثلیات تیار ہو گئیں تو بے شمار انسان ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پروفیسر ہربرٹ پر اس لئے میں نے طویل جرح کی تھی تاکہ اصل حالات سامنے آسکیں اور آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچا کہ پروفیسر ہربرٹ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ وہ درست ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ کوئی عورت جو جڑی بوٹیوں کے علم میں ماہر ہو۔ وہ کسی مجرم تنظیم سے بھی متعلق ہو سکتی ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی ہے۔ لیکن جرائم تو بہرحال ہر جگہ ہوتے ہیں بڑے بڑے سائنسدان بھی تو مجرم نکل آتے ہیں"....... عمران نے کہا

اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا آپ اس مشن پر کام کریں گے؟" بلیک زیرو نے کہا۔

"کام تو کرنا ہے۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اس بار جولیا کو لیڈر بنا کر بھیج دوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ آپ کیوں نہیں جانا چاہتے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں بھی جاؤں گا۔ لیکن علیحدہ رہ کر۔ کیونکہ بات صرف ولادی تک ہی محدود نہیں ہے۔ سوڈرگ مافیا کی انتہائی خطرناک تنظیم سے بھی واسطہ پڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا۔ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"دانش منزل۔ بغیر دانشور کے دانش منزل کہلائی ہی نہیں جا سکتی"...... عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے تم پروفیسر ہربرٹ سے ملے تھے"...... سر سلطان نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران

چونک پڑا۔

"ہاں کل ملاقات ہوئی تھی۔ ظاہر ہے سلطان کے شاہی فرمان کے سامنے غریب رعایا کو سوائے تعمیل کے اور کیا چارہ ہو سکتا ہے۔ حکم حاکم مرگ مفاجات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ جسے مارنا مقصود ہو اس کے پاس تمہیں بھیج دیا جائے۔ تم اب مجسم مرگ مفاجات بن چکے ہو"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ کیا ہوا۔ کیوں آپ اس قدر ناراض ہو رہے ہیں۔ کیا پروفیسر ہربرٹ نے کوئی شکایت کی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اسے قتل کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"کب"...... عمران نے بے ساختہ پوچھا۔

"کل رات"...... اس کے ملازم نے پولیس کو آج صبح اطلاع دی ہے۔ ملازم رات کو اپنے گاؤں چلا جاتا ہے جو وہاں سے قریب ہی ہے اور صبح کو آتا ہے۔ اس ملازم نے پولیس کو اطلاع دی کہ رات کو وہ پروفیسر ہربرٹ کو ٹھیک ٹھاک چھوڑ کر گیا تھا۔ صبح وہ آیا تو پروفیسر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس پر تشدد بھی کیا گیا ہے اور اسے گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ پولیس نے قتل کے الزام میں اس ملازم کو بھی پکڑ لیا۔ لیکن جب پروفیسر کے سامان میں سے میرا کارڈ پولیس کو ملا تو انہوں

نے ڈی۔ آئی۔ جی کو اطلاع دی اور ڈی۔ آئی۔ جی نے مجھے فون کر کے اس واردات کی اطلاع دی۔ میں خود وہاں گیا۔ اس ملازم کو تو میں نے رہا کروا دیا ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پروفیسر نے جب مجھے فون کیا تھا تو وہ انتہائی خوفزدہ تھا اور اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ اسے اپنی جان کا شدید خطرہ ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم جا کر پروفیسر سے مل لو۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تمہارا وہاں جانا اس کی موت کا باعث بن جائے گا"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو تمہاری بد قدمی کے بارے میں بات کر رہا تھا"...... سر سلطان نے فوراً ہی گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن میری بد قدمی نے آج تک آپ پر کوئی اثر نہیں دکھایا"۔ عمران نے اسی طرح ناراض سے لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ہربرٹ شاید مجھ جیسا ڈھیٹ نہ ہوگا"...... سر سلطان نے بے ساختہ کہا اور عمران ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس دیا۔

"بہرحال مجھے پروفیسر کی موت پر بے حد افسوس ہے۔ وہ انسانیت کی فلاح کے لئے کام کر رہے تھے۔ مجھے خیال آیا تھا کہ میں انہیں کہوں کہ وہ اس ویران کالونی کو چھوڑ کر شہر شفٹ ہو جائیں لیکن پھر میں اس

لئے خاموش ہو گیا کہ مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ اتنی جلدی یہ واردات بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پروفیسر ہربرٹ کی موت واقعی المناک ہے عمران بیٹے۔ جب وہ یہاں آئے تھے تو ان سے تفصیل سے بات چیت ہوئی تھی ویسے بھی وہ بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ انہوں نے مجھے بین الاقوامی رسائل دکھائے تھے جن میں نہ صرف ان کے مضامین شائع ہوئے تھے بلکہ ان رسائل کے ایڈیٹرز کی طرف سے انتہائی توصیفی کلمات درج تھے اس لئے میں نے ان کے لئے خصوصی انتظامات کئے تھے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ جب وہ کینسر کے علاج پر کام کر رہے تھے تو پھر کسی کو ان سے کیا خطرہ ہو سکتا تھا اور وہ کیوں خوفزدہ تھے کیوں انہوں نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ میں ان کے لئے کسی پرائیویٹ جاسوس کا بندوبست کر دوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"تو آپ کو انہوں نے اپنے خوف کی کوئی تفصیل نہیں بتائی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے تمہیں ان کے پاس بھجوا دیا تھا"...... سر سلطان نے جواب دیا تو عمران نے مختصر طور پر ولادی اور ریڈ بچز کے بارے میں سر سلطان کو بتا دیا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ ریڈ بچز تو انتہائی خطرناک منشیات ہو گی۔ اس سے تو لاکھوں افراد ہلاک ہو جائیں گے اور اسے ہتھیار کے طور پر بھی

استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ کسی بھی عام دوا میں اسے ڈال کر ملک میں یا فوج میں پھیلایا جا سکتا ہے اور جو اس کا ایک بار شکار ہو جائے گا وہ سوائے مرنے کے اور کچھ بھی نہ کر سکے گا ویری بیڈ"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"او اوہ یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب تو ان ریڈ بلڈ کو تیار ہونے سے روکنا فرض بن گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل یہ تو بہت ضروری ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے دشمن ملک کے ہاتھ لگ جائے پھر تو ہمارا بے پناہ نقصان ہو گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں میں اب اس مشن پر کام کروں گا"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"خدا حافظ"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور عمران نے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا۔ سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم کل عمران کے ساتھ پروفیسر ہربرٹ کے پاس گئی تھیں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا نے جواب دیا۔

"عمران نے رپورٹ دی ہے کہ کوئی عورت والاڈی پروفیسر کی ریسرچ فائل لے گئی ہے اور وہ اس سے کوئی خطرناک منشیات تیار کرنا چاہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"عمران نے تفصیل نہیں بتائی باس"...... دوسری طرف سے جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتائی ہے۔ لیکن عمران غیر متعلق آدمی ہے۔ جب کہ تم میری ٹیم کی ممبر ہو اس لیے میں عمران کی نسبت تمہاری رپورٹ پر زیادہ اعتماد کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

"باس عمران غیر متعلق کیسے ہو گیا۔ ہر مشن میں وہی ہمارا لیڈر ہوتا ہے"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ اس لیے لیڈر ہوتا ہے کہ میں اسے لیڈر تصور کرتا ہوں اور اسے اس کی باقاعدہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ بہرحال غیر سرکاری آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس عمران مذاق ضرور کرتا ہے۔ ویسے وہ انتہائی ذمے دار آدمی ہے"...... جولیا نے الٹا عمران کی تعریف شروع کر دی۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ میں عمران کو تم سے بہتر

جانتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اچانک سرد ہو گیا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر اس نے وہی تفصیل دوہرانی شروع کر دی جو عمران پہلے ہی بلیک زیرو کو بتا چکا تھا۔

"جب تم نے یہ تفصیلات سنی تھیں۔ کیا تم نے پروفیسر ہربرٹ کو یہ مشورہ نہیں دیا تھا کہ وہ اس دوران کالج میں نہ رہے۔ اس کی جان کو خطرہ ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ عمران نے۔۔۔۔۔ جی نہیں باس۔ دراصل مجھے تو کسی بات کا علم ہی نہیں تھا۔ عمران تو زبردستی مجھے ساتھ لے گیا تھا"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"پروفیسر ہربرٹ کو رات کالج میں [illegible] اور اسے ہلاک کرنے سے پہلے اس پر تشدد بھی کیا گیا ہے۔ تم صفدر کو ساتھ لے کر فوراً کالج جاؤ اور اس کے قتل کے بارے میں کھوج لگاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ باس۔ پروفیسر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوہ ویری [illegible] مجھے تو اس کا تصور بھی نہ تھا۔ میں ابھی جاتی ہوں۔ لیکن باس کیا آپ اس مشن پر عمران کو کام کرنے کی اجازت دیں گے"۔۔۔۔۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران میرا ماتحت نہیں ہے کہ وہ مجھ سے اجازت مانگتا پھرے۔ البتہ کچھ شواہد ایسے سامنے آئے ہیں کہ ان ریڈ بلڈز سے پاکیشیا کے دفاع کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس لئے سیکرٹ سروس اس مشن پر کام

کرے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے باس"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور تم اس بار ٹیم کو لیڈ کرو گی"۔۔۔۔۔ عمران نے آخر کار دھماکہ کر دیا۔

"[illegible] مگر عمران کیوں نہیں کرے گا"۔۔۔۔۔ جولیا نے اچانک حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہر بار عمران کو لیڈ کرنا ضروری بھی نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبروں کی صلاحیتیں کسی بھی طرح عمران سے کم نہیں ہیں"۔ عمران [illegible]

"پھر بھی عمران ساتھ تو جائے گا ناں"۔۔۔۔۔ جولیا نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"وہ اپنے طور پر جانا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بہرحال اس بار وہ سرکاری طور پر نہیں جائے گا۔ میں اس لئے تمہیں اور صفدر کو وہاں بھیج رہا ہوں کہ اگر تم پروفیسر کے قاتل کا سراغ لگا لو تو اس سے تمہیں آگے بڑھنے میں مدد مل سکتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب جولیا آپ کو ساتھ چلنے پر مجبور کرے گی"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اسے ملوں گا تو مجبور کرے گی۔ میں ٹائیگر کے ساتھ علیحدہ کام کروں گا۔ تم نیم کو جولیا کے ساتھ بھیج دینا۔ مجھے ولادی سے زیادہ اس ڈرگ مافیا کی فکر ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"تھری سٹار آرگنائزیشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام اریتا سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو اریتا بول رہی ہوں"...... ایک [illegible] سنائی دی۔

"آپ کی آواز سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ اریتا کسی مرد کا نام ہے اور آپ نے بول رہی ہوں کے الفاظ غلطی سے ادا کر دیئے ہیں۔ حالانکہ پہلے تو آپ کی آواز اس قدر سریلی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ بس ساری عمر آپ سے باتیں ہی ہوتی رہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یو نانی بوائے۔ مذاق کرنے سے باز نہیں آتے تم۔ بڑے عرصے بعد فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"وہ پچھلی ملاقات کا سحر ہی نہیں ٹوٹ رہا تھا۔ سحر ٹوٹا تو اب بھی نہیں ہے۔ بس ذرا زمانے کی گرد پڑنے سے مدھم پڑ گیا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس سحر کو دوبارہ روشن کر لیا جائے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس ملاقات میں بھی ایسی ہی باتیں کی تھیں جیسے میں نوجوان لڑکی ہوں اور یقین کرو کہ تمہارے جانے کے بعد کافی دیر تک میں یہی سوچتی رہی تھی کہ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن پھر مجبوراً مجھے اس خواب سے باہر آنا پڑا اور اب تم نے پھر ویسی ہی باتیں شروع کر دی ہیں"...... اریتا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے آنٹی۔ آپ خواہ مخواہ اپنے آپ کو بوڑھا سمجھتی ہیں۔ کیا ہوا اگر آپ کا وزن کچھ زیادہ ہے کیا ہوا اگر آپ کی جسامت کچھ زیادہ ہی پھیل گئی ہے اور کیا ہوا اگر آپ کی آواز بھاری ہو گئی ہے اور کیا ہوا اگر آپ کی [illegible] غلطی سے چالیسویں پیالیسویں سالگرہ منالی ہے۔ یہ سب باتیں تو کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ آپ کی خوبصورت دلفریب اور جاندار مسکراہٹ۔ آپ کے چہرے کے قلوپطرہ جیسے نقوش۔ آپ کا بوٹا سا قد۔ آپ کی دلکش چال۔ آپ کا زندہ اور جوان دل۔ آپ کا حسن اخلاق۔ یہ سب کچھ کوئی بھول سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ پھر وہی باتیں۔ پھر وہی دل کو چھونے والی باتیں۔ نہیں نانی بوائے۔ اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب فارگاڈ سیک ایسی باتیں مت کرو۔ جب سے جیف فوت ہوا ہے۔ اب اریتا بس زندہ لاش بن چکی ہے"...... دوسری طرف سے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا گیا۔

"آپ جو مرضی آنے کہتی رہیں جو کچھ سچ تھا وہ میں نے کہہ دیا۔ ویسے
چیف سے آپ کی محبت بتا رہی ہے کہ آپ زندہ دل کی مالک ہیں۔
ورنہ آپ کے معاشرے میں مرنے والے کے ساتھ اس طرح کوئی
نہیں مرجاتا۔ آپ کی پاکیزہ روح اس ظالم اور خود غرض معاشرے میں
بالکل ویسے ہی ہے جیسے کیچڑ اور گندے پانی میں کنول کا سفید اور
خوبصورت پھول ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات سچ ہے۔ چیف کی یاد آج تک میرے دل میں اسی
طرح موجود ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے چیف آج بھی میرے ساتھ اس
روز کی طرح ہو۔ جیسا روز چرچ میں وہ شادی کے وقت موجود تھا۔
بہر حال چھوڑو۔ تم بتاؤ کیسے فون کیا"......

"آپ کی آرگنائزیشن ڈرگ مافیا کو ڈیل کرتی ہے"...... عمران
نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس نے صوفیہ ارسنا کے لہجے سے ہی
محسوس کر لیا تھا کہ اگر اس نے مزید کوئی بات کی تو ارسنا پھوٹ پھوٹ
کر رونا شروع کر دے گی۔

"ہاں کیوں"...... ارسنا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک محترمہ ہیں مس ولادی۔ جڑی بوٹیوں کی ماہر بھی ہیں اور
ڈرگ مافیا کی کسی تنظیم سے متعلق بھی ہیں۔ ان کے متعلق معلومات
چاہئیں تھیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ولادی۔ میں جانتی ہوں اسے۔ وہ انتہائی خطرناک عورت ہے۔
ڈرگ مافیا کی سب سے طاقتور اور خطرناک تنظیم ریڈ رنگ کی چیف

ہے۔ ریڈ رنگ کا جال پورے ایکریمیا اور یورپ میں پھیلا ہوا ہے۔
بے شمار گروپ اس سے وابستہ ہیں"...... ارسنا نے جواب دیا۔

"اس ریڈ رنگ کا اصل دھندہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈرگ مافیا کا مطلب تو یہی ہے کہ اصل دھندہ منشیات ہی ہو سکتا
ہے۔ لیکن ریڈ رنگ جعلی ادویات بنانے اور اسے سپلائی کرنے کا
انتہائی مکروہ دھندہ بھی کرتی ہے اور اس معاملے میں بھی انتہائی بدنام
ہے"...... ارسنا نے جواب دیا۔

"جعلی ادویات کیا مطلب"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"[illegible] بڑے پیمانے پر ادویات بنانے کی فیکٹریاں قائم
کر رکھی ہیں۔ جہاں انتہائی ماہر لوگوں کو رکھا گیا ہے۔ ایسی ادویات
جو انتہائی مہنگی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ ویسی ادویات تیار کرتے ہیں اور
بالکل ویسی ہی پیکنگ اور اسی نام سے جس نام سے اصل کمپنی انہیں
[illegible] پورے ایکریمیا اور یورپ میں مخصوص طریقے سے فروخت
کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ لاکھوں کروڑوں ڈالر کماتی ہے"...... ارسنا
نے جواب دیا۔

"تو کیا یہ ادویات ضرر رساں ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے ان میں وہ پورے اجزاء تو نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ ویسے
فائدہ نہیں کرتیں بلکہ بعض اوقات الٹا نقصان کر دیتی ہیں اور لوگ مر
جاتے ہیں لیکن انہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہوتا اور پھر یہ ہی ان

پر کوئی چیک ہوتا ہے اور نہ کوئی ڈیوٹی"...... اریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو مریضوں کو مارنے والی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"لوگ تو اچھے بھلے انسانوں کو مار دیتے ہیں۔ یہ تو پھر مریض ہوتے ہیں۔ اب تم دیکھو کہ منشیات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ عبرتناک موت۔ لیکن یہ دھندہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے"...... اریٹا نے جواب دیا۔

"لیکن آنٹی۔ منشیات جو استعمال کرتا ہے۔ اس میں اس کی بہرحال رضا مندی تو شامل ہوتی ہے۔ جبکہ ادویات استعمال نہیں کرائی جا سکتی سب کہ جعلی ادویات تو بہرحال مجبوراً استعمال کرنی ہی ہوتی ہیں۔ یہ تو منشیات سے بھی زیادہ مذموم اور قابل نفرت دھندہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔ بہرحال ریڈ رنگ یہ دھندہ کرتی ہے اور بڑے پیمانے پر کرتی ہے"...... اریٹا نے جواب دیا۔

"کیا آپ ریڈ رنگ کے بارے میں مزید تفصیلات بتا سکیں گی۔" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ترین تنظیم ہے۔ اس لئے میں نے اس کے متعلق کسی قسم کی معلومات اپنی آرگنائزیشن میں نہیں رکھیں۔ ایک تو ہماری جیسی تنظیمیں انہوں نے اس وجہ سے ختم کر دی ہیں کہ

ان کے پاس ان کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔ یہ انتہائی حد تک بے رحم اور سفاک قاتل ہیں اور یہ بھی جو کچھ میں نے بتایا ہے تمہیں بتایا ہے۔ ورنہ تو میں نے آج تک ولاڈی یا ریڈ رنگ کا نام تک نہیں لیا"...... اریٹا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔ بہرحال مزید جو کچھ آپ جانتی ہیں وہ بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"صرف سنا ہوا ہے کہ اس کا اہم آدمی کوئی ڈان جان نامی شخص ہے جس کا تعلق پہلے ایکریمیا کی کسی خفیہ ایجنسی سے رہا ہے۔ ویسے عملی طور پر اصل باس وہی ہے۔ ونگٹن میں ایک آدمی راجر کا نام بھی سننے میں آیا ہے جس کا تعلق بھی ایکریمین سیکرٹ سروس سے رہا ہے۔ مجھی اس مزید میں کچھ نہیں جانتی کیونکہ میں نے اس بارے میں کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں کی"...... اریٹا نے کہا۔

"کوئی ایسی ٹپ بتا دیں جس سے راجر۔ ولاڈی یا ڈان جان کے حالات کے متعلق معلوم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ڈان جان اور ولاڈی کے بارے میں تو مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ راجر ونگٹن میں ایک کاروباری فرم کا مالک ہے۔ راجر انٹرنیشنل کارپوریشن۔ یہ کارپوریشن سیاحت سے متعلقہ سامان کا کاروبار کرتی ہے۔ اس کا دفتر ونگٹن میں ولیز روڈ پر ہے"...... اریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس راجر کا حلیہ"...... عمران نے پوچھا اور اریٹا نے حلیہ بتا دیا۔

"او۔کے شکریہ آنٹی گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کال سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ پروفیسر ہربرٹ مرحوم کی یہ بات درست تھی کہ ریڈ پلز بنائی جا سکتی ہیں۔ اگر یہ لوگ جعلی اوویات بناتے ہیں تو یہ ان اوویات میں ریڈ پلز کے خصوصی مرکب شامل کر سکتے ہیں یا ان ریڈ پلز کو کسی بھی عام دوا کی شکل میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً سر درد کی گولیاں یا ایسی دوائیں جو پوری دنیا کے لوگ ویسے ہی عام استعمال کرتے ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور سر سلطان کا آئیڈیا بھی درست ہے۔ فوج کے لئے اوویات کو باقاعدہ فنڈز دیا جاتا ہے۔ [illegible] سپلائی میں ریڈ پلز شامل کر دی جائیں تو نتیجہ یہ ہو گا کہ چند ماہ بعد انتہائی محنت سے تربیت یافتہ فوج قطعی مفلوج ہو کر رہ جائے گی اور چاہے ہمارے پاس دنیا کے کتنے ہی جدید ترین اسلحے کے ڈھیر ہوں۔ جب سپاہی ہی اس قابل نہیں رہے گا کہ ہتھیار کو چلا سکے تو یہ ہتھیار کس کام کے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں ولاڈی کی بجائے اس ڈان جان پر توجہ کرنی چاہئے۔ اربنا نے اسے عملی چیف کہا ہے۔ لہذا وہی اس لیبارٹری کا انچارج ہو گا۔ جہاں یہ جعلی اوویات تیار ہوتی ہوں گی۔ جب تک یہ لیبارٹریاں تباہ نہ ہوں تب تک مشن مکمل نہیں ہو سکتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس مشن کے دو حصے بن رہے ہیں ایک تو اس ولاڈی کو ٹریس کر کے اس سے وہ فائل حاصل کرنا تاکہ آئندہ ریڈ پلز تیار ہونے کا سکوپ ختم کر دیا جائے اور دوسرا ان لیبارٹریوں کو تباہ کرنا تاکہ اگر وہاں ریڈ پلز کی تیاری شروع کر دی گئی ہے تو انہیں تباہ کر کے اس خطرے کا مکمل طور پر سدباب کرنا۔ اس لئے جولیا کی سربراہی میں جو ٹیم جائے گی وہ ولاڈی کو کور کر کے اس سے ریسرچ فائل واپس لے گی۔ جب کہ میں اس ڈان جان کے خلاف براہ راست کام کروں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ ڈان جان کے بارے میں کیسے معلوم کریں گے"۔

[illegible]

"میرے ذہن میں یہ مخصوص انداز کا نام موجود ہے۔ مجھے لا محالہ ہی وہاں جا کر کام کرنا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو جولیا کی سربراہی میں فوری طور پر ونگٹن روانہ کر دو۔ انہیں نارجن ہوٹل اور وہاں کی کارپوریشن کے بارے میں تفصیلات بتا دینا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جلد ہی اس راجر یا نارجن ہوٹل کی مدد سے ولاڈی کو ٹریس کر لیں گے۔ فائل کی تفصیلات جولیا کو معلوم ہیں اور ولاڈی کا حلیہ بھی اس لئے اسے ان بارے میں بریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چوہان، نادر، صدیقی اور نعمانی کو تیار رہنے کا کہہ دو۔ وہ میرے ساتھ جائیں گے۔ میں ان سے خود ہی رابطہ کر لوں گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جولیا کو تو آپ نے پروفیسر ہربرٹ کے کالج میں بھیجا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تم اسے ٹرانسمیٹر پر کال کر لو۔ اب اس قاتل کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ راجر کے متعلق معلوم ہو جانے کے بعد اب اس کارروائی میں صرف وقت ہی ضائع ہوگا"...... عمران نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں صوفوں پر جولیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے جب کہ تنویر باتھ روم میں تھا۔ جولیا اپنی اصل شکل میں تھی۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل ایکریمین میک اپ میں تھے وہ کل رات پاکیشیا سے ولنگٹن پہنچے تھے اور رات ایک عام سے ہوٹل میں گزار کر انہوں نے صبح ہوٹل چھوڑا اور ایک پراپرٹی سینڈیکیٹ کی وساطت سے یہ کوٹھی حاصل کر لی۔ کوٹھی مکمل طور پر فرنشڈ تھی۔ مارکیٹ سے انہوں نے ضروری اسلحہ، میک اپ کا سامان، نئے لباسوں کے ساتھ ساتھ ایک کار بھی خریدی تھی اور پھر سوائے جولیا کے سب نے مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ تنویر میک اپ کے سلسلے میں ہی باتھ روم میں موجود تھا۔ جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔

"آپ کیا سوچ رہی ہیں مس جولیا"...... صفدر نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"نجانے کیا بات ہے کہ مجھے عمران کا خلا محسوس ہو رہا ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ ابھی کمرے کا دروازہ کھلے گا اور عمران کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آجائے گا۔ لیکن پھر خیال آتا ہے کہ اس بار عمران تو ہمارے ساتھ ہے ہی نہیں" ...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ اس کے بارے میں سوچنے کی۔ ہمیں اپنے مشن کے بارے میں سوچنا چاہئے" ...... تنویر نے باتھ روم سے باہر آتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تنویر کی بات درست ہے مس جولیا ہم ہر بار عمران کو لیڈر بنانے کا شور مچاتے رہتے ہیں۔ اس لئے چیف نے ہمیں یہ کیس دیا ہے اور یہ ہمارے لئے چیلنج بھی ہے۔ ہمیں ہر صورت میں اس کیس کو کامیاب کرنا ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں متفق ہوں۔ بہر حال چھوڑو ان باتوں کو ہمیں واقعی مشن کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ ہمارے پاس دو کلیو ہیں ایک تو نارجن ہوٹل کا ہے۔ وہاں سے اس ولاڈی کا کلیو نکالا جا سکتا ہے اور دوسرا اس رابر کا ہے جس کا تعلق اس ولاڈی گروپ سے بتایا جاتا ہے۔ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے" ...... جولیا نے کہا۔

"نارجن ہوٹل والا کلیو تو مبہم ہے۔ ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ نارجن ہوٹل ولاڈی کی ملکیت ہے اور بس اور ضروری نہیں کہ نارجن ہوٹل والے ولاڈی کی مصروفیات کے بارے میں بھی جانتے ہوں۔

اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں سب سے پہلے اس رابر کو تلاش کرنا چاہئے۔ اگر رابر ہمارے ہاتھ لگ جاتا ہے تو ہم آسانی سے اس ولاڈی کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر سکتے ہیں" ...... تنویر نے بڑے پر جوش لہجے میں کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں کہ رابر کہاں ہے" ...... صفدر نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"رابر ہوٹل کا نمبر دے دیں" ...... صفدر نے انگریزی میں کہا اور دوسری طرف سے فوری نمبر بتا دیا گیا۔ صفدر نے نمبر ڈائل کیا۔

"رابر ہوٹل" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابر صاحب سے بات کرائیں۔ میں ابیالو سے بول رہا ہوں" ...... صفدر نے یہاں ایک دور دراز ریاست کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"چیف تو بزنس ٹور پروگرام میں لگے ہوئے ہیں اور ان کا دورہ خاصا طویل ہے۔ آپ جنرل منیجر سے بات کر لیں" ...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"سوری مجھے ان سے ذاتی کام تھا" ...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لو ایک کلیو تو ختم ہوا۔ اب صرف دوسرا ہی رہ گیا ہے"۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"راجر کوئی عام کاروباری آدمی نہیں ہے صفدر۔ اس لئے ضروری نہیں ہے کہ جو کچھ بتایا گیا ہے وہ درست بھی ہو۔ اس کے باوجود میرا خیال ہے ہمیں نارتین ہوٹل جا کر ولاڈی کے متعلق معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ لیکن ولاڈی کا تعلق چونکہ مجرم تنظیم سے ہے اس لئے ہمیں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے محتاط رہنا ہوگا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے محتاط رہنے کی۔ اس طرح سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ ہو [illegible] کچھ نہ کچھ جانتا ہوگا اور جو کچھ وہ جانتا ہوگا اسے بتانا پڑے گا"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس طرح اس تنظیم کو ہمارے متعلق اطلاع پہنچ جائے گی اور ولاڈی غائب ہو جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"پہنچتی ہے تو پہنچتی رہے"۔ تنویر نے فطرت کے مطابق کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تو اپنا خیال ظاہر کیا تھا۔ فیصلہ تو بہرحال مس جولیا نے کرنا ہے۔ ہم تو حکم کے پابند ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ اگر ہم احتیاط کے چکر میں پڑے رہے تو ہم کوئی آگے نہ بڑھ سکیں گے اور اگر کوئی مقابلہ ہوتا

ہے تو اس طرح وہ لوگ بھی کھل کر سامنے آجائیں گے اس طرح ہمیں آگے بڑھنے میں مزید آسانی ہو جائے گی"۔ جولیا نے تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ ہمیں نارتین ہوٹل چلنا ہے"۔ جولیا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر، اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے نارتین ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ وہ شنگٹن وہ پہلے دو بار آئے تھے۔ [illegible] ان کا دیکھا بھالا ہوا تھا۔

نارتین ہوٹل ایک وسیع و عریض سات منزلہ عمارت کی پارکنگ میں کار روک کر وہ سب نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے مین ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ نارتین ہوٹل میں آنے جانے والے سب اعلیٰ طبقے کے افراد تھے اور ہال میں پہنچ کر بھی انہیں یہی احساس ہوا کہ یہ ہوٹل اعلیٰ طبقے کے افراد کی آماجگاہ ہے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان خوبصورت انگریزین لڑکیاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک فون کال سننے میں مصروف تھی جب کہ دوسری ویٹرز کو ہدایات دینے میں مصروف تھی۔

"منیجر صاحب سے ملنا ہے"۔ جولیا نے قریب جا کر ایک لڑکی سے کہا۔

ان کا آفس دوسری منزل پر ہے۔ آپ سٹاف لفٹ کے ذریعے
تشریف لے جائیں" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا سر
ہلاتی ہوئی اس لفٹ کی طرف بڑھ گئی جس پر سٹاف کی تختی لگی ہوئی تھی
منیجر کا نام رابرٹ ہوف تھا۔ اس کی نیم پلیٹ دفتر کے باہر موجود تھی۔
دفتر کا دروازہ بند تھا۔ جولیا نے اس پر دستک دی۔
"یس کم ان پلیز" دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سپیکر سے
ایک مہذب آواز سنائی دی اور جولیا نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور
اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر چلے گئے۔
آفس خاصا وسیع اور [illegible] تھا اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا
تھا۔ بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ [illegible]
جسم پر قیمتی کپڑے اور چہرے پر تراش دار [illegible] سوٹ تھا۔ وہ اونچے
سے کھڑا تھا [illegible] نظر آ رہا تھا جولیا
اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"تشریف رکھیے۔ میں رابرٹ ہوف ہوں۔ ہوٹل کا منیجر" منیجر
نے بااخلاق لہجے میں کہا اور بغیر مصافحہ کیے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔
جولیا میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ اس کے ساتھی
سائیڈ پر موجود صوفوں پر ٹک گئے۔
"ہمیں فوری طور پر مادام ولاڈی سے ملنا ہے" جولیا نے سپاٹ
لہجے میں کہا تو منیجر چونک پڑا۔
"اوہ مادام تو یہاں ہوٹل میں نہیں ہوتیں۔ یہ ہوٹل ان کی ملکیت

ضرور ہے۔ لیکن یہاں وہ رہتی نہیں" منیجر نے جواب دیا لیکن اس
کی آنکھیں اب انتہائی توجہ سے جولیا اور اس کے ساتھیوں کا جائزہ لینے
میں مصروف تھیں۔
"جہاں بھی وہ موجود ہوں اس جگہ کا پتہ بتا دیں" جولیا نے
کہا۔
"سوری مادام۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے ان کے معمولات کا
کوئی علم نہیں ہے اور نہ میں نے کبھی انہیں جاننے کی کوشش کی
ہے" منیجر نے کہا۔
"مسٹر رابرٹ ہوف۔ ابھی اور اسی وقت ہر قیمت پر ولاڈی کا
[illegible]" تنویر نے اچانک اٹھ کر میز کے قریب آتے
ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ انتہائی ذمہ داری سے
کہا ہے۔ میں ایک ذمہ دار آدمی ہوں۔ ویسے آپ تشریف رکھیں میں
ان کی رہائش گاہ سے معلوم کرتا ہوں" منیجر نے کہا اور تنویر
خاموشی سے ہونٹ بھینچتا ہوا واپس صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ منیجر نے میز
پر پڑے ہوئے مختلف فونوں کے انٹرکام میں سے ایک کا رسیور اٹھایا
اور ایک نمبر ڈائل کر دیا۔
"منیجر بول رہا ہوں مسز مادام ولاڈی کی رہائش گاہ پر میری کسی سے
بات کراؤ" منیجر نے کہا اور واپس رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد
سرخ رنگ کے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور منیجر نے رسیور اٹھا لیا۔

"منیجر رابرٹ ہوف بول رہا ہوں ہوٹل سے۔ مادام ولاڈی سے ملاقات کے لئے ایک خاتون اور تین صاحبان یہاں میرے دفتر میں تشریف لائے ہیں۔ وہ میڈم سے فوری ملاقات چاہتے ہیں۔ کیا میڈم رہائش گاہ پر موجود ہیں"...... منیجر نے بااخلاق لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بہت ٹھیک ہے"...... منیجر نے دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اتفاق سے میڈم اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں۔ جارج کالونی کوٹھی نمبر چھ اے بلاک۔ آپ وہاں تشریف لے جائیں آپ کی ملاقات ہو جائے گی اور کوئی خدمت"...... منیجر نے اسی طرح بااخلاق لہجے میں کہا۔

"آپ کے تعاون کا شکریہ"...... جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور منیجر بھی اخلاقاً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جولیا واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے دفتر سے باہر آ گئے۔

"مجھے صورت حال خطرناک محسوس ہو رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے باہر آتے ہی کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"خطرناک۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"منیجر کا رویہ قدرے پراسرار تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہوگا"...... صفدر نے کہا اور چند لمحوں

بعد وہ اسی سٹاف لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچ گئے ہال میں اسی طرح سکون تھا۔ وہ خاموشی سے مین گیٹ سے باہر آئے اور پارکنگ کی طرف چل پڑے۔ ہر چیز ویسے ہی معمول کے مطابق تھی۔

"اگر ہم واقعی اتنی آسانی سے اس ولاڈی تک پہنچ جاتے ہیں تو پھر واقعی زندگی کا سب سے آسان مشن ثابت ہوگا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی مسکرا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہوٹل سے باہر آئی اور سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی ٹریفک میں شامل ہو گئی۔ جارج کالونی پہنچنے تک وہ سب بار بار تعاقب یا نگرانی کو چیک کرتے رہے۔ لیکن باوجود کوشش کے وہ کسی کو اپنے تعاقب میں چیک نہ کر سکے۔ جارج کالونی میں بڑی بڑی عظیم الشان کوٹھیاں تھیں اور اے بلاک کی چھ نمبر کوٹھی تو واقعی عظیم الشان تھی۔ بند پھاٹک کے سامنے تنویر نے کار روکی اور پھر وہ نیچے اتر کر ستون پر لگی ہوئی کال بیل کی طرف بڑھ گیا۔ ستون پر صرف کوٹھی کے نمبر کی پلیٹ موجود تھی۔ تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو چند ہی لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک باوردی نوجوان باہر آ گیا۔

"مادام ولاڈی سے ملنا ہے۔ ابھی نارجن ہوٹل کے منیجر نے فون کیا تھا"...... تنویر نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی اچھا میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ گاڑی اندر لے آئیں"۔ ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس چلا گیا۔ تنویر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"واقعی اب تو مجھے بھی حیرت سی ہو رہی ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پروفیسر ہربرٹ کو قتل کرنے کے بعد یہ لوگ مطمئن تھے۔ اس لئے ان کی بے خبری کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے"۔ تنویر نے کہا۔ اسی لمحے بڑا پھاٹک کھلا اور تنویر کار اندر لے گیا۔ وسیع پورچ میں پہلے سے دو کاریں موجود تھیں۔ تنویر نے کار ان کے ساتھ جا کر کھڑی کر دی اور وہ کار سے باہر نکلے۔ برآمدے میں ایک قیمتی سوٹ پہنے ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا وہ برآمدے سے اتر کر ان کی طرف بڑھا۔

"میں میڈم کی رہائش گاہ کا منیجر ہوں"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل نارتھ ٹاؤن کے منیجر نے ابھی فون کیا تھا۔ ہم نے مادام سے ملاقات کرنی ہے"۔ اس بار جولیا نے کہا۔

"اوہ یس۔ میں نے ہی فون اٹنڈ کیا تھا۔ آیئے تشریف لایئے"۔ منیجر نے کہا اور واپس برآمدے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک گیلری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں کرسیاں اور صوفے موجود تھے۔ لیکن یہ کمرہ ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا بلکہ اپنے فرنیچر کی وجہ سے عام سا سٹنگ روم لگتا تھا۔

"تشریف رکھئے میں مادام کو آپ کی آمد کی اطلاع کرتا ہوں"۔ منیجر نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مجھے اب پہلے سے بھی زیادہ خطرے کا احساس ہونے لگا ہے۔ منیجر کا انداز غیر فطری ہے"۔ کیپٹن شکیل نے منیجر کے کمرے سے باہر جاتے ہی کہا۔

"وہ کیسے"۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس نے ابھی تک نہیں پوچھا کہ ہم کون ہیں کہاں سے آئے ہیں۔ [illegible] کیا ہے اور ہماری آمد کا مقصد کیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل کی بات سن کر ان سب کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ چند لمحوں بعد اچانک انہیں چھت سے سرسراہٹ کی ہلکی سی آوازیں سنائی دیں اور وہ چاروں بے اختیار چونک [illegible] تھے کہ اچانک چھت سے سرخ رنگ کی [illegible] جسموں پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں پر اچانک کسی نے تاریک چادریں ڈال دی ہوں اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں دور کہیں جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح جولیا کے ذہن میں بھی جگنو سا چمکا اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی رہی لیکن پھر اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اور اس کے ساتھی لوہے کی راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے

بیٹھے تھے۔ اس کا اپنا جسم بھی لوہے کی ایک کرسی میں راڈز سے جکڑا ہوا تھا۔ یہ راڈز اس قدر تنگ تھے کہ اسے سانس لینا بھی محال ہو رہا تھا۔ ایک آدمی ہاتھ میں سرنج اٹھائے سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے تنویر کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ اس کے دائیں طرف صفدر اور بائیں طرف کیپٹن شکیل کی کرسی تھی۔ جب کہ تنویر صفدر کے بعد تھا۔ ان چار کرسیوں کے علاوہ بھی کئی کرسیاں وہاں موجود تھیں لیکن وہ خالی تھیں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے جسم انتہائی سختی سے جکڑے ہوئے تھے اور ان دونوں کے جسموں میں ہلکے ہلکے حرکت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ کمرہ ان کرسیوں کے علاوہ ہر قسم کے فرنیچر سے پاک تھا۔ دوسرے لمحے جولیا کو اچانک [illegible] چڑی۔ کیونکہ اسے اب خیال آیا تھا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ اسے اس بات کا پہلے احساس ہی نہ ہوا تھا اسی لمحے وہ آدمی تنویر کو انجکشن لگا کر مڑا اور کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ مسٹر" اچانک جولیا نے اسے مخاطب ہو کر کہا اور وہ اس طرح چونک کر مڑا جیسے اسے جولیا کے ہوش میں آنے پر حیرت ہو رہی تھی۔

"تمہیں ہوش آ گیا۔ اس کا مطلب ہے تمہیں ڈوز زیادہ دے دی گئی ہے۔ ویسے تمہارا بازو اس قدر خوبصورت تھا کہ جی چاہتا تھا کہ ساری عمر بازو تھامے گزار دوں" ...... اس آدمی نے بڑے گھٹیا لہجے

اور انداز میں مڑ کر بات کرتے ہوئے کہا اور جولیا اس کے اس لہجے اور گفتگو سے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ لوگ انتہائی گھٹیا سطح کے ہیں۔

"ہم کس کی قید میں ہیں۔ کیا مادام ولادی اس طرح اپنے مہمانوں سے ملاقات کرتی ہے" جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو وہ نوجوان اوباشانہ انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مادام ولادی۔ وہ کون ہے۔ ہم تو اسے نہیں جانتے" نوجوان نے کہا۔

"تو پھر یہاں کا انچارج کون ہے" جولیا نے کہا۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

"باس [illegible]" نوجوان نے جلنے والے انداز میں کہا اور تیزی [illegible] باہر نکل گیا۔

"وہی ہوا جس کا مجھے خطرہ محسوس ہو رہا تھا" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں [illegible] بڑے سکون بھرے انداز میں ٹریپ کیا گیا ہے اور ہمارے میک اپ صاف کرنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ لوگ ہمارے منتظر تھے" جولیا نے کہا اور اسی لمحے تنویر بھی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے" تنویر نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آدمی کیا کہہ رہا تھا مس جولیا" صفدر نے جولیا سے

دونوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا۔

"کتوں والا کام تو تم کر رہے ہو کہ پہلے ہمیں باندھ کر اور پھر ہم پر بھونک رہے ہو۔ نانسنس"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ڈیمپو"۔۔۔ اچانک ماسٹر چینو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کے جسم کے پٹھے پھڑک رہے تھے۔

"یس ماسٹر"۔۔۔ ڈیمپو نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ان تینوں کو کھول دو۔ اب یہ جنگ موت ان کا مقدر بن چکی ہے۔ انہوں نے ماسٹر چینو کو للکارا ہے۔ ماسٹر چینو کو جس کے سامنے بڑے سے بڑا [illegible] آنکھیں نہیں اٹھا [illegible] ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ آپ کا ان سے لڑنا آپ کی توہین ہے۔ آپ مجھے حکم دیں میں ابھی ان تینوں کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"۔۔۔ ڈیمپو کے ساتھ کھڑے ہوئے دوسرے آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"واہ۔ چوہوں کی طرح اپنی دموں پر کھڑے ناچ رہے ہو۔ تم تین کر رہے ہو۔ تم صرف مجھے آزاد کر دو اور تینوں میرے مقابلے پر آجاؤ"۔۔۔ تنویر نے ان کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا اور پھر تو وہ تینوں جیسے پاگل سے ہو گئے۔

"کھولو انہیں۔ کھولو کرافٹ۔ فوراً"۔۔۔ ماسٹر چینو نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے اس دوسرے آدمی سے کہا اور پھر ڈیمپو اور

کرافٹ دوڑتے ہوئے ان کی کرسیوں کے عقب میں آئے اور پھر کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی پہلے صفدر، اور تنویر کی کرسیوں کے راڈز غائب ہوئے اور پھر ایک سیکنڈ کے وقفے کے بعد کیپٹن شکیل بھی کرسی کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ جولیا البتہ اسی طرح بندھی ہوئی بیٹھی رہی تھی۔ اس نے ان کی گفتگو میں بھی کوئی دخل نہ دیا تھا کیونکہ معلوم تھا کہ اس کے ساتھیوں نے ان گھٹیا بدمعاشوں کو اکسا کر آزاد کرانے کا صحیح طریقہ استعمال کیا ہے۔

"اب سنبھل جاؤ"۔۔۔ ماسٹر چینو نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس نے سامنے کرسی سے اٹھ کر [illegible] ہوتے ہوئے کیپٹن شکیل پر حملہ کر دیا جب کہ ڈیمپو اور کرافٹ [illegible] کے مقابل آگئے۔ لیکن دوسرے لمحے کمرہ ان تینوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر تینوں ان کے حملہ آور ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہوئے اور وہ تینوں اپنے ہی زور میں لوہے کی انہی کرسیوں سے جا ٹکرائے جن پر ایک لمحہ پہلے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے اور اس طرح اچانک لوہے کی کرسیوں سے پوری قوت سے ٹکرانے کی وجہ سے ان تینوں کے حلق سے چیخیں سی نکل گئیں۔

"ڈیمپو اور کرافٹ کا فوراً خاتمہ کر دو اور اس چینو کو بے ہوش کر دو۔ ہو سکتا ہے باہر ان کے اور ساتھی ہوں"۔۔۔ جولیا نے چیخ کر کہا اور

ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے یکلخت سیدھے ہوتے ہوئے ان تینوں کو گردنوں سے پکڑا اور کمرہ ایک بار پھر ان کی بھیانک چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ تینوں ایک ہی جھٹکے سے فضا میں اچھلتے ہوئے قلابازی کھا کر جیسے ہی واپس آئے۔ ان تینوں کے بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے جب دھماکوں سے وہ تینوں نیچے فرش پر گرے تو ڈمپو اور کرافٹ دونوں کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں جب کہ ٹیٹو کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے اپنی جگہ سے کھسک گئے تھے اور وہ فرش پر پڑا اس بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے کوئی ڈوبتا ہوا آدمی اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پیر مارتا ہے۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے [illegible] اس کے حلق میں پھنس گئی ہو اور پھر اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ جب کہ دوسرے دونوں کو تو نیچے گر کر تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔

"کیپٹن شکیل تم جولیا کو آزاد کرو ہم باہر دیکھتے ہیں" صفدر نے کیپٹن شکیل سے کہا اور پھر وہ اور تنویر تیزی سے کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ کیپٹن شکیل نے جولیا کی کرسی کے عقب میں آکر کرسی کے عقبی پائے پر موجود بٹن کو پیر سے ٹھوکر ماری تو کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی جولیا کرسی کی گرفت سے آزاد ہو گئی۔

"یہ کرسیاں تو بتا رہی ہیں کہ اس جگہ کا تعلق ان گھٹیا بدمعاشوں

سے نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے گھٹیا بدمعاش اس قسم کی کرسیوں کے چکر میں نہیں پڑا کرتے"...... جولیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مس جولیا"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹیٹو مر تو نہیں گیا"...... جولیا نے ایک طرف ساکت پڑے ہوئے ٹیٹو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں صرف مفلوج اور بے ہوش ہے"...... کیپٹن شکیل نے گھوم کر سامنے آتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اور تنویر دونوں اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین [illegible]

"یہ وشنگٹن سے کہیں دور واقع جنگل کے اندر بنی ہوئی عمارت ہے ان تینوں کے علاوہ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔ باہر صرف ایک کار موجود ہے جس پر وشنگٹن کی نمبر پلیٹ ہے"...... صفدر نے واپس آکر کہا۔

"او کے اب یہ ٹیٹو بتائے گا کہ وہ کون ہے اور ہم یہاں کیسے لائے گئے ہیں"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اسے پہلے ٹھیک کر دوں ورنہ تو یہ زبان بھی نہ ہلا سکے گا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پشت کے بل پڑے ہوئے ٹیٹو کو جھک کر بازو سے پکڑ کر ایک

جھٹکے سے پلٹ دیا اور پھر اس کی دونوں پنڈلیاں دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر کیپٹن شکیل نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سر کے دونوں اطراف میں رکھے اور اس کے دونوں کاندھوں کو اپنے پیروں سے دبا کر وہ ایک جھٹکے سے آگے کی طرف جھکتا چلا گیا۔ ٹیٹو کا جسم کمان کی طرح مڑا اور پھر کڑاک کڑاک کی آوازوں کے ساتھ ہی نیچے پڑے ہوئے ٹیٹو کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور کیپٹن شکیل اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ ٹیٹو کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ وہ کروٹ بدل کر سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے سمٹنا اور پھیلنا شروع ہو گیا۔ کیپٹن شکیل نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھینچ کر اس نے اسے اپنے والی کرسی پر پھینکا اور تیزی سے گھوم کر کرسی کے عقب میں گیا اور چند لمحوں بعد ٹیٹو کا جسم راڈز میں جکڑا جا چکا تھا۔ ٹیٹو کی آنکھیں ابھی تک بھنچی ہوئی سی تھیں۔ چہرہ مسخ ہو چکا تھا اور وہ مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ دوسرے لمحے کیپٹن شکیل کا ہاتھ گھوما اور ٹیٹو کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ مارا اور اس کے ساتھ ہی ٹیٹو نے پوری قوت سے چیخ کر آنکھیں کھول دیں اور کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا۔ ٹیٹو نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکتا تھا۔

"تم۔ تم۔ تم۔ یہ۔ یہ۔ سب کس طرح ہو گیا۔ یہ۔ تم۔ تم"...... ٹیٹو حیرت کی شدت کی وجہ سے فقرہ بھی مکمل نہ کر پا رہا تھا اس کی حیرت بھری نظریں سامنے کھڑی جولیا اور ان کے ساتھیوں کے

ساتھ ساتھ فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کے جسموں پر بھی بار بار پڑ رہی تھیں۔

"تم بہت چھوٹے درجے کے مجرم ہو ٹیٹو اس لئے ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ یہ عمارت کس کی ہے اور تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے اور کیوں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ تم ایشیائی اس قدر تیز اور تند بھی ہو سکتے ہو۔ اوہ۔ اوہ کاش میں تمہیں آزاد نہ کراتا"...... ٹیٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب آخری بار کہہ رہی ہوں کہ سب کچھ تفصیل سے بتا دو ورنہ ایسا حشر ہو گا کہ تم اس کا اندازہ اچھی طرح کر سکتے ہو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... ٹیٹو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں کس نے تمہیں بھیجا ہے اور کیوں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو فون پر بتایا گیا ہے کہ چند افراد یہاں موجود ہیں۔ جن سے معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس"۔ ٹیٹو نے منہ بناتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور کمرہ زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ یہ تھپڑ تنویر نے مارا تھا۔

"ابھی بتاؤ گے تم سب کچھ"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر گھوم گیا۔

"تم۔ تم باندھ کر مار رہے ہو تم"...... ٹیٹو نے اپنی چیخ روکتے

ہوئے کہا۔

"تم ہو ہی اسی قابل"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس بار چینو کے حلق سے ایسی کربناک چیخ نکلی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا اور وہ چند لمحے سر ادھر ادھر مارنے کے بعد ساکت ہو گیا..... تنویر نے اس کی آنکھ پر اس طرح ضرب لگائی تھی کہ ایک مڑی ہوئی انگلی نے اس کا ڈھیلا باہر نکال دیا تھا اور اب اس کی آنکھ سے مواد اور خون ابل کر خارج ہو رہا تھا۔ جولیا اور باقی ساتھی خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ تنویر نے بڑے اطمینان سے ہاتھ چینو کی بنیان سے صاف کیے اور ایک بار پھر اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی...... تیسرے تھپڑ پر چینو چیخ مار کر ہوش میں آ گیا اور پھر اس کے حلق سے ... چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کی نکل جانے والی آنکھ میں گہری سرخی نمودار ہو گئی تھی۔

"اب اندھا ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... اس بار چینو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اسے آخری موقع دے دو تنویر"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ پہلے وعدہ کرو کہ مجھے ہلاک نہ کرو گے"...... چینو

نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا بازو گھوما اور کمرہ ایک بار پھر زوردار تھپڑ اور چینو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"وعدے لیتے ہو ہم سے جیسے ہم تمہارے بندھے ہوئے ہیں۔ نہ بتاؤ میں ابھی تمہارا وہ حشر کر دوں گا کہ تم سسک سسک کر مرو گے"۔ تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چینو وعدہ کہ تمہیں جان سے نہ مارا جائے گا۔ بولو سب کچھ بتا دو"...... جولیا نے تنویر کو پیچھے ہٹ جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تنویر ہونٹ بھینچے پیچھے ہٹ گیا جیسے وہ اچانک [illegible] ہو۔

"م م م پانی پلا دو میری جان نکل رہی ہے۔ مجھے بے حد تکلیف ہو رہی ہے"...... چینو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں لے آتا ہوں پانی"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل چینو کے منہ سے لگا دی۔ چینو نے اس طرح غٹاغٹ شراب پینی شروع کر دی جیسے صدیوں بعد اسے پہلی بار شراب پینے کا موقع مل رہا ہو۔

"کیا ضرورت تھی اسے شراب پلانے کی"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شراب ان لوگوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ اب اس کے ہوش

وہ اس زیادہ اچھی طرح درست ہو جائیں گے۔ ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور آدھی سے زیادہ بوتل پلانے کے بعد صفدر نے بوتل ہٹائی اور اسے ایک طرف رکھ دیا۔ پنٹو کی مسخ شدہ حالت واقعی تیزی سے نارمل ہوتی چلی جا رہی تھی۔ شراب نے اس پر اکسیر کا کام کیا تھا۔

"سنو پنٹو ہمیں معلوم ہے کہ تم درمیانی آدمی ہو۔ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم سچ سچ سب کچھ بتا دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے" ...... جولیا نے کہا۔

"ہاں میں بتاتا ہوں ...... میرا [illegible] گروہ ہے۔ میں رائل بار کا مالک ہوں اور ریڈ رنگ تنظیم کے تحت کام کرتا ہوں۔ ریڈ رنگ کا چیف مائیکل ہمارا چیف باس ہے۔ وہ اکثر مجھ سے اور میرے آدمیوں سے کام لیتا رہتا ہے۔ یہ اڈہ میرا ذاتی ہے۔ یہاں میں ان لوگوں کو رکھتا ہوں جن سے خطرہ ہوتا ہے کہ شہر کا دوسرا گروپ مداخلت کرے گا۔ مجھے مائیکل نے فون کیا کہ ایک سوئس لڑکی اور تین ایشیائی افراد کو میرے اس اڈے پر پہنچا دیا گیا ہے۔ میرا آدمی ڈیمپو یہاں مستقل طور پر رہتا ہے۔ مائیکل نے مجھے کہا تھا کہ تم لوگوں کو کسی گیس وغیرہ سے بے ہوش کیا گیا ہے اور ڈیمپو کو وہ انجکشن دے دیئے گئے ہیں جن کی مدد سے تمہیں ہوش میں لایا جا سکتا ہے۔ مائیکل نے مجھے کہا تھا کہ میں نے تم لوگوں سے صرف یہی معلوم کرنی ہے کہ کیا تم لوگوں کا تعلق کسی علی عمران سے ہے یا نہیں اور اگر ہے تو علی عمران کہاں

ہے۔ اس کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرنا ہے اور اس کے بعد تمہیں گولیوں سے اڑا کر یہاں جنگل میں دفن کر دینا ہے اور اگر تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر بھی تمہیں ہلاک کر کے جنگل میں دبا دینا ہے۔ میں کرافٹ کے ساتھ یہاں پہنچا تو ڈیمپو نے مجھے بتایا کہ اس نے تمہیں انجکشن لگا دیئے ہیں اور ڈیمپو نے کہا کہ تم ایک خوبصورت لڑکی ہو۔ اس لئے تمہیں ہلاک نہ کیا جائے۔ بس یہ بات تھی۔ لیکن مجھے تو پوچھ گچھ کا موقع ہی نہ مل سکا" ...... پنٹو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ پوچھ گچھ وہ مائیکل بھی کر سکتا تھا۔ اس نے تمہارے ذمے یہ [illegible]" ...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ اسے تمہارے ساتھیوں کی طرف سے کوئی خطرہ ہوگا۔ اس لئے اس نے ایسا کیا ہو" ...... پنٹو نے جواب دیا۔

"تم پوچھ گچھ کی تفصیلات اسے کیسے بتاتے" ...... جولیا نے پوچھا۔

"اس نے کہا تھا کہ وہ فون کر کے پوچھ لے گا" ...... پنٹو نے جواب دیا۔

"تم اسے کس نمبر پر فون کرتے ہو" ...... جولیا نے کہا۔

"وہ اپنے آپ کو خفیہ رکھتا ہے۔ وہ خود فون کرتا ہے یا پھر اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو کسی کارپوریشن میں فون کر کے کہہ دیا جاتا ہے کہ اس تک پیغام پہنچا دیا جائے کہ وہ فلاں نمبر پر فون کرے اور پھر اس کا فون

آجاتا ہے"۔ ..... ٹینو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سی کارپوریشن میں کس کو فون کرتے ہوئے"۔ ..... جولیا نے پوچھا۔

"اسسٹنٹ منیجر مارکیٹنگ مچل ولیم کو"۔ ..... ٹینو نے جواب دیا۔

"اور اگر دفتر کا وقت نہ ہو تب"۔ ..... جولیا نے پوچھا۔

"تو پھر اس کی رہائش گاہ پر فون کیا جاتا ہے۔ میرا مطلب ہے مچل ولیم کی رہائش گاہ پر"۔ ..... ٹینو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کی تفصیل اور فون نمبر بتاؤ"۔ ..... جولیا نے پوچھا تو ٹینو نے رہائش گاہ کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ فون نمبر بھی بتا دیا۔

"یہاں فون ہے"۔ ..... جولیا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"نہیں یہاں فون نہیں ہے"۔ ..... ٹینو نے جواب دیا۔

"پھر کس طرح تصدیق ہو گی کہ تم نے سچ بولا ہے یا نہیں"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی"۔ ٹینو نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک الماری میں ٹرانسمیٹر موجود ہے"۔ ..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ تو جولیا اور اس کے ساتھ ساتھ ٹینو بھی چونک پڑا۔

"اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ ٹینو نے ہمیں چکر دینے کی کوشش کی ہے"۔ ..... جولیا کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"نہیں نہیں میں نے سچ کہا تھا۔ ٹرانسمیٹر تو ایمرجنسی کے لئے استعمال ہوتا ہے"۔ ..... ٹینو نے جلدی سے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ اور یہ سن لو کہ اگر تم نے جھوٹ بولا ہے تو پھر اپنے انتہائی عبرتناک انجام کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ..... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں لے آتا ہوں ٹرانسمیٹر"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مس جولیا بات حلق سے اتر نہیں رہی کہ ہمیں ولاڈی کی رہائش گاہ پر پراسرار انداز میں بے ہوش کیا جائے۔ پھر ہمارے میک اپ [illegible] اور اس کے بعد یہاں جنگل میں پہنچا کر ان عام سے غنڈوں کو کہا جائے کہ وہ ہم سے معلومات حاصل کریں۔ نہیں یہ ٹینو بکواس کر رہا ہے۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے"۔ ..... صفدر نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے سچ کہا ہے۔ یقین کرو میں نے سچ کہا ہے"۔ ..... ٹینو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔ ..... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اسی لمحے کیپٹن شکیل ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"فریکوئنسی بتاؤ۔ جس پر تم ولاڈی سے بات کرتے ہو"۔ جولیا نے ٹرانسمیٹر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ولاڈی۔ میں تو کسی ولاڈی کو نہیں جانتا۔ میرا تعلق تو مائیکل

سے ہے اور مجھے فریکوئنسی کا علم نہیں ہے۔ ڈیسوجہاں رہتا ہے اسے معلوم ہوگا"...... ٹیٹو نے جواب دیا۔

"تنویر یہ ٹیٹو ہم سب کو چکر دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ مشین پسٹل نکالو اور اس کے جسم کو شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا دو لیکن خیال رکھنا اسے مرنا نہیں چاہئے"...... جولیا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"ابھی دیکھو کس طرح سچ اس کے منہ سے نکلتا ہے"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور صفدر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس نے جھپٹ لیا۔

"ایک منٹ رک جاؤ تنویر۔ یہ آدمی جان بوجھ کر وقت ضائع کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مجھے ایک اور طریقہ استعمال کرنے دو"...... صفدر نے تنویر کو ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ ٹیٹو کے سر پر اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں موڑ کر اس نے ٹیٹو کی پیچ سالم آنکھ پر رکھ دیں اور پھر جیسے ہی اس نے انگلیوں کو مخصوص انداز میں حرکت دینی شروع کی۔ ٹیٹو کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا پورا جسم ایک لمحے میں پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔

"بولو ورنہ"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ اوہ۔ کیسا عذاب ہے۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... ٹیٹو نے انتہائی کربناک لہجے میں کہا۔

"بولتے رہو ورنہ"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ راجر نے تمہیں یہاں بھیجا تھا۔ راجر نے۔ اس نے ڈیسو سے کہا تھا کہ وہ تمہیں ہوش میں لے آئے۔ وہ پوچھ گچھ کے لئے آ رہا ہے ہمیں اس نے یہاں کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن جب ڈیسو نے بتایا کہ لڑکی بے حد خوبصورت ہے تو میں لڑکی دیکھنے اندر آ گیا۔ راجر ابھی آنے والا ہے"...... ٹیٹو نے رک رک کر کہا۔

"نہیں تم پھر جھوٹ بول رہے ہو۔ ڈیسو نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ تمہارا آدمی ہے۔ ورنہ پہلا نام راجر کا نام لیتا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے ایک بار پھر انگلیوں کو حرکت دینی شروع کی۔ ایک بار پھر ٹیٹو کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اب اس کا رسیوں میں جکڑا ہوا جسم اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے وہ انتہائی تیز ڈانس کر رہا ہو۔

"بولو"...... صفدر نے ہاتھ روکتے ہوئے غرا کر کہا۔

"وہ۔ وہ اب میں سچ بتاؤں گا۔ راجر نے تمہیں یہاں قید کرنے کے لئے بھجوایا تھا۔ یہ میرا اڈہ ہے۔ میں راجر کا آدمی ہوں۔ راجر نے کہا تھا کہ جب تک علی عمران کا پتہ نہ چل جائے۔ تمہیں یہاں قید رکھا جائے اور زندہ بھی رکھا جائے"...... ٹیٹو نے چیختے ہوئے کہا۔

"راجر کی فریکوئنسی بتاؤ"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور ٹیٹو نے فریکوئنسی بتا دی۔

"آیئے مس جولیا باہر آ جائیے"...... صفدر نے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا

جب کہ صفدر کے ہاتھ ہٹاتے ہی ٹیٹو کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی
اس کی آنکھ سوج کر بند ہو گئی تھی اور آنکھ کے ارد گرد کا حصہ پکے
ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ اوپر ایک کمرے
میں پہنچ گئے۔

"بڑا سخت جان آدمی ثابت ہوا ہے یہ ٹیٹو۔ حالانکہ عام غنڈے
بدمعاش اس قدر سخت جان نہیں ہوا کرتے لیکن یہ کون سا طریقہ تھا
تشدد کا"...... جولیا نے باہر آتے ہی کہا۔

"یہ عمران صاحب نے ایک شکاری سے سیکھا تھا۔ اسے عقرب
طریقہ کہتے ہیں۔ پھر میں نے عمران صاحب سے سیکھ لیا۔ آسان اور سادہ
سا طریقہ ہے"...... صفدر نے [illegible] جواب
دیا۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں جس کوٹھی میں بھجوایا گیا تھا وہ ولاڈی کی
رہائش گاہ نہیں تھی اور ہمیں ٹریپ کیا گیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے
کہا۔

ٹیٹو کے منہ سے عمران کا نام سننے کے بعد تو یہ بات ظاہر ہو گئی
ہے کہ انہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مسٹر ولاڈی کے پیچھے
آنے کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔ انہیں عمران کی تلاش تھی۔ لیکن
جب ہمارے میک اپ صاف نہیں ہوئے تو اس نے ہمیں یہاں بھجوا
دیا۔ تاکہ عمران کو پکڑ لیا جائے اور پھر اسے یہاں لے آکر ہم سب کا
خاتمہ کر دیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ نارجن ہوٹل میں ہماری نگرانی کی جا رہی
تھی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں لیکن چونکہ ہم میک اپ میں تھے اس لئے انہوں نے ہم پر
فوری ہاتھ ڈالنے کی بجائے ہمیں ٹریپ کر کے اس کوٹھی پر بھجوا دیا۔
لیکن سوال تو پھر بھی یہی پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں وہاں سے یہاں کیوں
شفٹ کیا گیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آخری بار ٹیٹو نے درست بات کی ہے۔ انہیں
واقعی علی عمران کی تلاش تھی۔ اس کا حلیہ بھی انہیں معلوم تھا۔ لیکن
جب ہم میں سے کسی کا حلیہ بھی اس پر پورا نہ اترا تو انہوں نے ہمیں
وہاں قید کرنے کی پلاننگ کی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ راجر اچانک
[illegible] یہاں نہ آسکا ہو اور اس نے یہاں
ان ہمیں پر تشدد کر کے پوچھنا ہو۔ پہلی کوٹھی میں انہیں کسی گڑبڑ کا خطرہ
ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں ٹیٹو کے لہجے میں اس راجر سے بات کرتا ہوں اس طرح اصل
بات سامنے آجائے گی"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ٹیٹو کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ وہ سب
خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہیلو ہیلو ماسٹر ٹیٹو کالنگ اوور"...... صفدر نے ٹیٹو کے لہجے میں
کال دینا شروع کر دی۔

"یس راجر اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے اوور"...... دوسری طرف

سے ایک مردانہ تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"وہ علی عمران کے متعلق کچھ نہیں جانتے اور"۔ صفدر نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اسے تفصیلات کا علم نہ تھا۔ اس لئے وہ نہ اسے بتا سکتا تھا اور نہ چیف۔

"ٹھیک ہے پھر غیر متعلق آدمی ہوں گے۔ انہیں ہلاک کر دو اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو ہمیں واقعی غیر متعلق سمجھ کر یہاں پھینک دیا گیا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں اور اب یہ بات طے ہو گئی کہ ہمیں راجر کو تلاش کرنا ہے جب تک یہ راجر سامنے نہ آئے گا یہ ولادی پر ہاتھ نہیں ڈالا جا سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن راجر کا سراغ کیسے لگایا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"پنٹو بتائے گا۔ یہ لازماً جانتا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں ...... راجر کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ ان گھٹیا درجے کے بدمعاشوں کے سامنے نہیں آ سکتا۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اگر عمران ہمارے ساتھ ہوتا تو وہ یقیناً راجر کا بہتر کھوج لگاتا"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں واقعی اب ہمیں قدم قدم پر عمران کی کمی کا احساس ہو رہا ہے

لیکن کیا ہم عمران کو سامنے رکھ کر کوئی طریقہ نہیں سوچ سکتے میرا مطلب ہے جس طرح عمران کام کرتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا طریقہ کار دوسرا ہے۔ وہ ایسے لوگوں کو ہاتھ میں رکھتا ہے جو مخبری کا دھندہ کرتے ہیں۔ وہ کسی بھی ایسے آدمی سے راجر کا پتہ چلا لیتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں ویری گڈ واقعی اس طرح آسانی سے راجر کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ یہاں ایک آدمی ہے نساکی۔ بوڑھا آدمی ہے۔ میں ایک بار عمران کے ساتھ اس سے ملا تھا۔ اس سے عمران کے حوالے سے بات ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر نکلو یہاں سے یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں دوبارہ میک اپ کرنا ہو گا۔ یقیناً راجر کے آدمی عمران کی تلاش میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہوں گے اور وہ ہمیں دیکھ کر چونک بھی سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تو چلو اپنی رہائش گاہ پر چلو۔ وہاں سے میک اپ کر لیں گے"۔ جولیا نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف چل پڑے جہاں پنٹو کی کار موجود تھی۔

"اس پنٹو کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اسے ختم کر دو"...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور تنویر تیزی سے واپس مڑا۔

"مگر میں نے اس سے وعدہ کیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"آپ ان جذباتی باتوں کو رہنے دیں۔ آپ نے اس کے خاتمے کا کوئی علم نہیں دیا۔ اس لئے آپ کا وعدہ قائم ہے"...... صفدر نے کہا اور جولیا خاموش ہو کر آگے بڑھ گئی۔

عمران نے کار راک ویلی کمرشل پلازہ کی سائیڈ میں بنی ہوئی کھلی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ نعمانی، چوہان، صدیقی اور خاور تھے۔ نعمانی سائیڈ سیٹ پر تھا جبکہ باقی تینوں ساتھی عقبی سیٹ پر سے نیچے اترے تھے۔ وہ چاروں اس وقت ایکریمی میک اپ میں تھے۔ ان کے جسموں پر سوٹ تھے اور ہاتھوں میں بزنس بریف کیس۔ وہ چاروں اپنے انداز سے بزنس مین دکھائی دے رہے تھے۔

"کہاں ہے وہ جیوی ڈرگز کا دفتر"۔ عمران نے مڑ کر نعمانی سے پوچھا۔

"اس پلازہ کی چھٹی منزل پر ہے سر"۔ نعمانی نے کہا اور پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ وہ سب کل رات یہاں ناراک پہنچے تھے۔ اور نعمانی نے جب انہیں بتایا کہ اس نے پاکیشیا سے ناراک کی ایک ایسی ادویات بنانے والی کمپنی کا پتہ معلوم کر لیا ہے جو پوری دنیا میں ہر قسم کی

اودیات سپلائی کرتی ہے تو عمران نے سب سے پہلے وہیں چلنے کا ہی فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے وہیں پاکیشیا میں اپنے ساتھیوں کو مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق یہ مشن انہوں نے انتہائی تیز رفتاری سے پورا کرنا تھا۔ اور اس کے لیے عمران نے لائحہ عمل بھی طے کیا تھا کہ ایسی کمپنیوں کا پتہ چلایا جائے جو ریڈ رنگ کی جعلی اودیات سپلائی کرتی ہوں۔ اگر ایسی ایک بھی کمپنی کا پتہ چل جائے تو وہاں سے کام کا آغاز تیزی سے کیا جا سکتا تھا۔ لیکن چونکہ یہ کاروباری معاملہ تھا۔ اس کا تعلق جرائم پیشہ افراد سے نہ تھا۔ اس لیے کام کرنے کے لیے کوئی نقطہ آغاز بھی نہ تھا۔ اور عمران یہ بھی نہ چاہتا تھا کہ وہ ہفتوں ایسی کمپنی کی تلاش میں بھٹکتا پھرے اور اودیات کا کاروبار کرنے والی بڑی کمپنیوں کی تعداد لاکھوں میں نہیں تو ہزاروں میں بہرحال ضرور تھی۔ لیکن نعمانی نے جب بتایا کہ اس کی واقفیت ایک ایسے سرکاری آفیسر سے ہے جو بین الاقوامی اودیات کا بزنس کرنے والی کمپنیوں کو ڈیل کرتا ہے تو عمران نے نعمانی کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ فوری طور پر ایسی کمپنی کا پتہ معلوم کرے اور نعمانی نے اسے بتایا تھا کہ ناراک میں راک ویل کمرشل پلازہ میں ایک کمپنی بی وی ڈرگز کارپوریشن ایسی ہے جو پوری دنیا میں ہر قسم کی اودیات کی سپلائی کا دھندہ کرتی ہے اور خاص طور پر یہ کہ بین الاقوامی سطح پر نمبر ٹو اودیات میں بھی اس کا نام لیا جاتا ہے تو عمران نے نقطہ آغاز کے طور پر اس کمپنی کا انتخاب کر لیا اور اس وقت وہ اودیات کے ڈیلرز کے طور پر

یہاں موجود تھے۔ جب وہ لفٹ کے ذریعے چھٹی منزل پر پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ چھٹی منزل کے تمام کمرے بی وی ڈرگز کارپوریشن پر ہی مشتمل تھے۔ اس سے بھی پتہ چلتا تھا کہ یہ بہت بڑی کمپنی ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ ناراک پہنچنے کے بعد اور یہاں آنے سے پہلے عمران اپنے طور پر اس کمپنی کے مارکیٹنگ شعبے کے ایک مینجر پال ولسن کے بارے میں ایک ٹپ حاصل کر چکا تھا اور چند لمحوں بعد وہ مارکیٹنگ شعبے کے مینجر کے انتہائی شاندار انداز میں سجائے گئے دفتر میں موجود تھے۔ مینجر پال ولسن علیحدہ کیبن میں بیٹھا تھا۔ جب کہ کیبن کے دروازے کے ساتھ ہی کاؤنٹر تھا جس پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی تھی۔ کمرے میں صوفے رکھے ہوئے تھے اور ملاقاتی اس لڑکی کو اپنے بارے میں بتاتے تو وہ انہیں بیٹھنے کا کہتی اور پھر مینجر سے بات کر کے انہیں اندر بھجوا دیتی۔

"نیشنل ڈرگز کارپوریشن ایباما"...... عمران نے لڑکی کے قریب جا کر کہا۔

"اوہ یس تشریف رکھیے"...... لڑکی نے کہا اور عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ یہ نیشنل ڈرگز کارپوریشن ایباما کی ٹپ بھی عمران نے ملاقات کے لئے حاصل کی تھی۔ یہ کمپنی ایکریمی ریاست ایباما کی ڈرگز بزنس میں بے حد مشہور کمپنی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد لڑکی نے ان کا نام پکارا تو عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے

ہوئے۔لڑکی نے کیبن کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

"سر صرف پانچ منٹ کا وقت ہوگا آپ کے پاس۔صاحب آج بے حد مصروف ہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔کیبن کا فرنیچر سادہ سا تھا۔ایک دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن باوقار شخصیت کا مالک آدمی موجود تھا۔میز پر صرف ایک فون رکھا ہوا تھا۔

"تشریف لایئے جناب آپ سے پہلے تو کبھی ملاقات نہیں ہوئی"۔پال ولسن نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"اب دوبارہ بھی ملاقات مشکل سے ہی ہوگی مسٹر پال ولسن"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پال [illegible] چونک پڑا۔یہاں کاروباری اداروں میں چونکہ مصافحہ کرنا اور رسمی کلمات وغیرہ کہنا وقت کا ضیاع سمجھا جاتا ہے۔اس لئے ان باتوں کا یہاں رواج ہی نہ تھا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... پال ولسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ نیشنل ڈرگز کارپوریشن تو صرف حوالے کے لئے تھی۔ہمارا تعلق ڈرگز انڈر گراؤنڈ مارکیٹ سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کے باقی ساتھی خاموشی سے دونوں اطراف میں موجود صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"ڈرگز انڈر گراؤنڈ مارکیٹ۔کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... پال ولسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم ایشیائی ملکوں میں نمبر ٹو مال کا کاروبار کرتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ سے بہت بڑا معاہدہ کرنے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نمبر ٹو مال اوہ ویری سوری جناب آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے۔ہماری کمپنی تو نمبر ٹو مال کا دھندہ نہیں کرتی۔ہم تو صاف ستھرا بزنس کرتے ہیں"...... پال ولسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر ہمیں اجازت"...... عمران نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ [illegible]

"دس کروڑ ڈالر کا سودا کرنا چاہتے تھے ہم۔آپ نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ایک منٹ ایک منٹ"...... پال ولسن نے بےاختیار تیز لہجے میں کہا اور عمران رک گیا۔

"کیا آپ پہلی بار بزنس کرنے نکلے ہیں"...... پال ولسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہر نئے کام کا آغاز کبھی نہ کبھی بہرحال پہلی بار تو کیا ہی جاتا ہے۔پہلے ہماری کمپنی یہ دھندہ دوسرے انداز میں کرتی ہے۔لیکن اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ڈرگ کی فیلڈ میں بھی کام کریں اور جناب یہ بھی بتا دوں کہ زیادہ سے زیادہ ایک دو برس کے اندر ہماری کمپنی کی اس

معاملے میں بھی ساکھ قائم ہو جائے گی۔ ہم انتہائی اونچے معاوضے پر اور انتہائی صاف طریقے سے دھندہ کرتے ہیں۔ اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ دوبارہ آپ سے ملاقات نہ ہو گی کیونکہ اس کے بعد رقم آپ کے اکاؤنٹ میں خود بخود پہنچ جایا کرے گی اور فون پر آرڈر نوٹ کرا دیا جائے گا۔ بس۔ چاہے یہ پچاس کروڑ کا سودا کیوں نہ ہو اور ہماری کامیابی کا راز کیش ایڈوانس میں ہے۔ اس وقت جو بیگ آپ کو ہمارے ہاتھوں میں نظر آ رہے ہیں۔ ان میں دس کروڑ ڈالر کے اصل نوٹ کیش کی صورت میں موجود ہیں۔ طریقہ کار طے کیجئے۔ سودا کیجئے بات ختم"...... عمران نے اسی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھئے مسٹر......" پال ولسن نے کہا۔

"جیکب"...... عمران نے جواب دیا۔

"مسٹر جیکب یہ کام اس طرح اوپن نہیں ہوا کرتے جس طرح آپ کرنا چاہتے ہیں"...... پال ولسن نے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے۔ ہماری ایسے دھندوں میں عمر گزر گئی ہے۔ لیکن ہم نے چونکہ آغاز کرنا ہے اس لئے پہلی بار ایسا ضروری تھا۔ اب بات ہو گئی ہے۔ اب آپ جو طریقہ کار بتائیں گے اسی پر عمل ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کو کس نے بتایا ہے کہ ہماری کمپنی یہ کام کرتی ہے"۔ پال ولسن نے کہا۔

"اس بات کو چھوڑیں مسٹر پال ولسن یہ چیزیں سیکرٹ ہوتے ہیں

اور صرف آپ کی کمپنی ہی یہ کام نہیں کرتی اور بھی بے شمار کمپنیاں ہیں۔ آپ کا انتخاب بہرحال ہم نے سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ اب اگر آپ نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی۔ دوسری کسی کمپنی سے بات ہو جائے گی۔ کیش ایڈوانس دیا جائے گا تو کیا چیز نہیں مل سکتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ایسا کریں کہ رقم ہمارے پاس جمع کرا دیں اور ڈیمانڈ ہمیں دے دیں۔ کوئی فون نمبر بھی دے دیں۔ آپ سے مزید بات چیت ہو جائے گی اور کام مکمل کر دیا جائے گا"...... پال ولسن نے کہا۔

"نہیں پہلی بار تفصیل سے بات ہو گی۔ آپ جس وقت فارغ ہوں اور جہاں بھی ملنا چاہیں ہمیں بتا دیں ہم آپ سے مل لیں گے لیکن آج کی تاریخ میں۔ تفصیلات طے ہوتے ہی رقم بھی آپ کو مل جائے گی اور آئندہ کا جو طریقہ کار آپ چاہیں گے اسی پر عمل ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ سارکن کلب شام چھ بجے تشریف لے آئیں۔ آپ گیٹ پر صرف میرا نام لیں گے۔ آپ کو مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہیں تفصیلات طے کر لی جائیں گی"...... پال ولسن نے کہا۔

"اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا لیکن دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا۔

"مسٹر پال ولسن ہمارے بارے میں چھان بین کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم فی الحال ایک پرائیویٹ رہائش گاہ پر رہ رہے ہیں"۔ عمران

نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب چاڑوہ سے باہر آگئے۔

"کیا یہ پال ولسن کلب میں ملاقات کرے گا"...... نعمانی نے کہا

"کلب میں ملاقات کی ضرورت ہی نہیں پیش آئے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ انکوائری کے لئے کال فری رکھی جاتی تھی۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل انوسٹی گیشن بیورو۔ ڈائریکٹر سمتھ بول رہا ہوں"۔ عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر فرمایئے"...... دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل سیکرٹ انکوائری ہے۔ آپ جی وی ڈرگز کارپوریشن کے مارکیٹنگ شعبے کے منیجر پال ولسن کی رہائش گاہ کا فون نمبر اور پتہ تفصیل سے بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد فون نمبر کے ساتھ ساتھ پتہ بھی بتا دیا گیا۔

"تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سپیشل سیکرٹ انکوائری مکمل ہو گئی۔ اب یہ آپریٹر کال اپنے تک ہی رکھے گی"...... عمران نے رسیور رکھ کر واپس مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"لیکن اس نے تو کلب میں وقت دیا ہے"...... خاور نے کہا۔

"جو باتیں ہم نے اس سے پوچھنی ہیں اس سپیشل انکوائری کے لئے اس کی رہائش گاہ ہی مناسب ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا تھا کہ وہ کسی طرح یہ اعتراف کر لے کہ اس کی کمپنی یہ کاروبار کرتی ہے اور وہ اعتراف اس نے کر لیا ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو کیا ہم نے یہیں اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کریں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں تم مجھے کوٹھی پر اتار دو اور اس کی رہائش گاہ پر پہنچ جاؤ۔ تم نے اسے وہاں سے اغوا کر کے وہیں کوٹھی میں لے آنا ہے۔ وہاں اس سے تفصیل سے بات چیت ہو گی۔ میں اس دوران کچھ دوسرے کلیو تلاش کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد عمران نے کار اپنی رہائش گاہ کے سامنے روکی اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا پتہ انہیں سمجھا کر وہ کار سے اترا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا نعمانی کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ عمران تو تالا کھول کر کوٹھی کے اندر چلا گیا جب کہ نعمانی نے کار بیک کی اور پھر وہ دائیں طرف کو بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ولاڈی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ولاڈی بول رہی ہوں"...... ولاڈی [illegible] کہا۔

"راجر بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ [illegible] عمران کے بارے میں"...... ولاڈی نے چونک کر کہا۔

"وہ ابھی تک سامنے ہی نہیں آیا مادام۔ ویسے وہ پاکیشیا سے روانہ ہو چکا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا وہ ولنگٹن آیا ہے یا نہیں اور کہاں گیا ہے آج ایک گروپ نارجین ہوٹل پہنچا تھا جس میں ایک سوئس نژاد عورت اور تین ایکریمین شامل تھے۔ انہوں نے منیجر سے آپ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو منیجر نے فون پر خصوصی کال دے دی۔ جس پر میں نے مزید انکوائری کے لئے انہیں

پوائنٹ ایون پر کال کر لیا۔ کیونکہ وہ لوگ ایکریمین تھے۔ اس لئے مزید انکوائری کی ضرورت بہرحال تھی وہاں انہیں بے ہوش کیا گیا اور عمران کے میک اپ چیک کیے گئے تو وہ لڑکی تو اصل چہرے میں تھی لیکن وہ تین افراد میک اپ میں تھے۔ میک اپ صاف ہوا تو ان کے ایشیائی چہرے سامنے آگئے۔ لیکن ان میں سے ایک بھی نہ چہرے کے لحاظ سے اور نہ قدوقامت کے لحاظ سے عمران سے ملتا تھا۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ عمران کے ساتھی نہ ہوں۔ میں نے خود سامنے آنا مناسب نہ سمجھا اور انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں سافٹ ہاؤس پہنچا دیا اور ساتھ ہی میں نے ماسٹر ٹیٹو کو حکم دے دیا کہ وہ وہاں جا کر ان سے معلومات حاصل کرے۔ آپ جانتی تو ہیں ماسٹر ٹیٹو کو کہ وہ عام [illegible] معاملات میں کس قدر تیز واقع ہوا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ ان سے معلوم کرے کہ کیا ان کا تعلق عمران سے ہے اور اگر یہ لوگ عمران سے متعلق ہوں تو وہ مجھے کال کر کے بتائے پھر باقی تفصیلات میں خود جا کر معلوم کر لوں گا اور اگر نہ ہو تو انہیں ہلاک کر کے وہیں جنگل میں دبا دے۔ چنانچہ ٹیٹو نے مجھے کال کیا اور بتایا کہ اس نے انکوائری کر لی ہے۔ ان کا تعلق عمران سے نہیں ہے۔ اس پر میں نے ان کی ہلاکت کا حکم دے دیا"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن بہرحال یہ ایشیائی تھے اور نارجین ہوٹل گئے تھے۔ تمہیں خود انکوائری کرنی چاہئے تھی"...... ولاڈی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میڈم ماسٹر ٹیٹو ان معاملات میں بے حد سفاک اور سرد مزاج واقع ہوا ہے۔ وہ تشدد میں اس آخری حد تک چلا جاتا ہے۔ جہاں تک کوئی دوسرا آدمی نہیں جا سکتا۔ اس لئے اس کے سامنے بڑے سے بڑا سخت جان بھی اپنی سخت جانی پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں نے خود ہی اس کے ذمے لگائی تھی۔ دوسری بات یہ تھی کہ اگر یہ واقعی عمران کے ساتھی ہوتے تو پھر لازماً عمران ان کے پیچھے آتا۔ اس نے انہیں نے فوراً انہیں سافٹ ہاؤس شفٹ کرا دیا تھا۔ لیکن عمران ان کے پیچھے نہیں آیا۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عمران کے ساتھی نہیں تھے"...... راجر نے جواب دیا۔

"تم نے خود بتایا تھا کہ عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہو"...... ولادی نے کہا۔

"میڈم دنیا کی کوئی بھی سیکرٹ سروس ایسی نہیں ہے جو کسی غیر ملکی کو اپنا ایجنٹ بنائے اور ان میں ایک لڑکی سوئس نژاد تھی اور وہ اصل چہرے میں تھی۔ اس لئے ان کا تعلق کسی طرح بھی سیکرٹ سروس سے نہیں ہو سکتا تھا"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ماسٹر ٹیٹو اب کہاں ہو گا میں اس سے براہ راست بات کرنا چاہتی ہوں"...... ولادی نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں میڈم اور اس کی آپ سے بات کراتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ولادی نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"راجر نے یقیناً حماقت کی ہے۔ کسی ایشیائی کو میرے متعلق نارمین ہوٹل میں جا کر معلومات حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ ولادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس میڈم"...... رسیور اٹھاتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میکر کو میرے پاس بھیجو فوراً"...... ولادی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ راجر کی طرف سے اس اطلاع نے کہ ایشیائی نارمین ہوٹل میں اس کے متعلق پوچھ گچھ کرنے گئے تھے اسے ذہنی طور پر بے حد پریشان کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور مضبوط جسم کا چوڑے جبڑوں والا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر جینز اور جیکٹ تھی یہ میکر تھا۔ ریڈ رنگ کے ایکشن گروپ کا چیف۔

"یس میڈم"...... میکر نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو"...... ولادی نے کہا اور میکر خاموشی سے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں تجسس کے آثار نمایاں تھے۔

"ماسٹر ٹیٹو کو جانتے ہو"...... ولادی نے کہا۔

"ماسٹر ٹیٹو ہاں جانتا ہوں مگر"...... میکر نے حیران ہو کر کہا۔

"کیسا آدمی ہے وہ"...... ولادی نے کہا۔

اجتماعی تو ڈکلاس غنڈہ ہے۔ گھٹیا درجے کا ...... سیکر نے جواب دیا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا لیکن راجر نے اس پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے اور اس کے خیال کے مطابق وہ یہ ذمہ داری نبھا سکتا ہے ...... ولاڈی نے کہا۔

"کیسی ذمہ داری کچھ تفصیل بتائیں" ...... سیکر نے کہا تو ولاڈی نے اسے ایک سوئس نژاد لڑکی اور تین ایشیائی مردوں کے نارجن ہوٹل جانے سے لے کر آخر تک ساری بات بتا دی۔

"راجر نے درست اقدام کیا ہے میڈم۔ ماسٹر پینو واقعی انسانوں پر تشدد کرنے میں پورے ولنگٹن میں ... ادمی ہے کہ انسان کا ایک ایک ریشہ ... دانتوں سے ادھیڑ لیتا ہے۔ اگر اس نے انکوائری کی ہو گی تو اس کے سامنے کوئی جھوٹ نہیں بول سکتا" ...... سیکر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ولاڈی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تمہارے جواب نے میری الجھن دور کر دی ہے سیکر ورنہ میرا خیال تھا کہ کسی ملک کی سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کی ایک تھرڈ کلاس غنڈے سے انکوائری کرانا حماقت ہے" ...... ولاڈی نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں بلکہ میرا خیال ہے ماسٹر پینو اس معاملے میں زیادہ مناسب آدمی ہے۔ یہ ایجنٹ قسم کے لوگ انتہائی تربیت یافتہ اور سخت جان ہوتے ہیں۔ عام سے تشدد کے سامنے زبان نہیں کھولتے

ماسٹر پینو تو پتھروں کی زبان بھی کھلوا سکتا ہے۔ ایجنٹوں کی تو اس کے سامنے کوئی اہمیت نہیں ہے" ...... سیکر نے جواب دیا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ ولاڈی سیکر کی بات کا جواب دیتی۔ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ولاڈی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ولاڈی بول رہی ہوں" ...... ولاڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں میڈم۔ ماسٹر پینو اپنے ساتھی گرافٹ کے ساتھ سافٹ ہاؤس گیا تھا اور پھر ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے اسے ٹرانسمیٹر کال کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ میں نے آدمی سافٹ ہاؤس بھجوا دیئے ہیں تاکہ صورت حال معلوم ہو سکے" ...... راجر نے کہا تو ولاڈی کے چہرے پر ایک بار پھر الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب کیا وہاں کوئی گڑبڑ ہے" ...... ولاڈی نے کہا۔

"کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے میڈم وہ جگہ اس قدر علیحدہ ہے کہ وہاں کسی گڑبڑ کا کوئی امکان ہی نہیں ہو سکتا" ...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ماسٹر پینو یا اس کا کوئی آدمی کال اٹنڈ کیوں نہیں کر رہا" ...... ولاڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی میڈم۔ بہرحال میں نے آدمی بھیج دیئے ہیں چونکہ وہ شہر سے بہت دور ہے۔ اس لئے ظاہر ہے انہیں جانے میں کئی گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے آپ کو فون

کیا ہے کہ آپ منتظر رہیں"۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً یہاں میرے ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ میں تمہارے اور میکر کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر وہاں جاؤں گی۔ فوراً پہنچو بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے"۔ ولادی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ راجر انتہائی احمق ثابت ہو رہا ہے۔ نانسنس۔ سنو میکر۔ تم اپنے دو ساتھیوں کو تیار کرو اور بڑا ہیلی کاپٹر بھی تیار کر لو۔ جیسے ہی راجر یہاں پہنچے۔ تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے"۔۔۔۔ ولادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔ میکر نے اٹھ کر [illegible] ہوئے [illegible] لہجے میں کہا۔

"اور میرا دوسرا حکم سنو۔ اگر وہاں واقعی کوئی گڑبڑ ہوئی تو تم نے میرے حکم پر راجر کو گولی مار دینی ہے۔ میں ایسے احمق کو مزید ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ سمجھے"۔۔۔۔ ولادی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔ میکر نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ۔ اب کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو"۔۔۔۔ ولادی واقعی غصے سے پاگل ہو رہی تھی اور میکر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"احمق نانسنس تھرڈ کلاس غنڈوں پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ کام ہو،

نااہل"۔۔۔ ولادی نے وہیں کمرے میں ٹہلتے ہوئے بڑبڑانا شروع کر دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور میکر اندر داخل ہوا۔

"آیئے میڈم، راجر پہنچ گیا ہے اور ہیلی کاپٹر بھی تیار ہے"۔۔۔۔ میکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ولادی سر ہلاتی ہوئی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا وسیع و عریض شہر کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ولادی مخصوص خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ راجر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن وہ بھی خاموش تھا۔ اس کے چہرے پر البتہ الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ عقبی طرف میکر اور اس کا ایک ساتھی بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ اس کا دوسرا ساتھی پائلٹ سیٹ پر موجود تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر ایک وسیع و عریض جنگل پر پہنچ گیا۔ راجر نے پائلٹ کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر جنگل کے اندر ایک قدرے کھلی جگہ پر اتر گیا۔ ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ سب تیزی سے راجر کی راہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک [illegible] اور تنگ سی سڑک پر پہنچ گئے۔ سڑک کے اختتام پر لکڑی کا بنا ہوا ایک بڑا سا مکان تھا جو درختوں سے اس طرح ڈھکا ہوا تھا کہ قریب جانے پر ہی اس کی موجودگی کا احساس ہوتا تھا۔ یہ سافٹ ہاؤس تھا۔ لیکن اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے اندر داخل ہوئے۔ وہاں کوئی کار بھی موجود نہ تھی۔

"یہاں تو ویرانی ہے جیسے کوئی آدمی موجود نہ ہو"۔۔۔۔ ولادی نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں حالانکہ ڈسپو یہاں مستقل طور پر رہتا ہے"...... راجر نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد جب وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچے تو ان کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ یہاں راڈز والی کرسیاں موجود تھیں اور ایک کرسی پر ایک آدمی کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔ اس کے سینے میں گولیوں کے نشانات تھے۔ جب کہ فرش پر دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ اوہ یہ تو ماسٹر نینو ہے"...... راجر اور میگر دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"کون"...... ولاڈی نے پوچھا۔

"یہ کرسی پر جکڑا ہوا یہی ماسٹر نینو ہے"...... اس بار میگر نے جواب دیا۔

"اور یہ ڈسپو اور یہ ماسٹر نینو کا ساتھی کرافٹ ہے"...... راجر نے ان لاشوں کو پلٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ وہ سوئس نژاد لڑکی اور وہ ایشیائی۔ ان کی لاشیں کہاں ہیں"...... ولاڈی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بات کرنے کی بجائے کوڑا مار رہی ہو۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں میڈم"...... راجر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر نینو یہاں لازماً کار پر آیا ہوگا اور یہاں کوئی کار موجود نہیں

ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ان کا خاتمہ کر کے اس کار میں بیٹھ کر واپس گئے ہوں گے اور ماسٹر نینو کا چہرہ بتا رہا ہے کہ اس پر انتہائی بہیمانہ تشدد کیا گیا ہے۔ اس کی ایک آنکھ غائب ہے اور دوسری سوج کر پچک چکی ہے۔ سارا چہرہ بے حد مسخ ہے"...... میگر نے کہا۔

"راجر تم نے کمال حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ میں تو سمجھتی تھی کہ تمہارا تعلق ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسی سے رہا ہے۔ اس لئے تم ذہین آدمی ہو۔ لیکن تم تو دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔ جب تم نے ان لوگوں پر قابو پا لیا تھا اور جب تم نے ان کے میک اپ صاف بھی کر دیئے تھے۔ پھر انہیں یہاں بھیجا اور ان تھرڈ کلاس غنڈوں کے حوالے کر کے خود مطمئن ہو کر چلے جانا۔ یہ حماقت کی انتہا ہے۔ انتہا"...... ولاڈی نے چیختے ہوئے کہا۔

"میڈم میں نے تو انتہائی نیک نیتی سے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ایسے حالات بھی پیش آ سکتے ہیں۔ بہرحال میں انہیں جلد ہی دوبارہ ٹریس کر لوں گا"...... راجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب میں تم پر ایک لمحے کے لئے بھی اعتماد نہیں کر سکتی۔ تمہاری حماقت نے میری جان کو بھی خطرے میں ڈال دیا ہے۔ میگر"...... ولاڈی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... میگر نے چونک کر کہا۔

"راجر کو شوٹ کر دو"...... ولاڈی نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس

سے پہلے کہ راجر چونکتا۔ میکر نے جو پہلے ہی ایسے حکم کے لئے ذہنی طور
پر تیار تھا۔ پلک جھپکنے میں جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے
لمحے کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ اور راجر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں
سے گونج اٹھا۔

"نانسنس۔ احمق" ...... ولاڈی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور
واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ راجر نیچے گر کر چند لمحے تڑپتا رہا۔ پھر
ساکت ہو گیا۔

"سنو میکر اب تم نے راجر کی سیٹ سنبھالنی ہے اور ان ایشیائی اور
اس سوئس عورت کو تلاش کر کے ختم کرنا ہے" ...... میڈم نے
باہر آتے ہوئے کہا۔

"لیکن میڈم راجر کے کاروبار کا کیا ہوگا"

"اس کی فکر مت کرو۔ وہ راجر کا نہیں ہیڈ رنگ کا کاروبار ہے۔ وہ
ہوتا رہے گا۔ تم میرے ساتھ آؤ اور اپنے آدمیوں کو کہو کہ وہ راجر کی لاش
اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں ڈال دیں۔ اب ہم یہاں سے سیدھے راجر کے
ہیڈ کوارٹر جائیں گے۔ تاکہ میں وہاں تمہارے متعلق ہدایات دے
سکوں اور ان سب کو بھی یقین آجائے کہ جو حماقت کرے گا۔ اسے
اسی طرح عبرتناک سزا ملے گی" ...... ولاڈی نے تیز تیز لہجے میں کہا اور
باہر کھلے صحن کی طرف بڑھ گئی۔

[illegible] میں اس وقت جولیا اور اس کے ساتھی
[illegible] میک اپ میں تھے۔ جنگل والے مکان سے وہ
ماسٹر ٹیکسی کار میں شہر پہنچے اور پھر کار شہر سے باہر چھوڑ کر وہ سٹی روٹ
پر مختلف بسوں میں سفر کرتے ہوئے اس کالونی تک پہنچ گئے تھے جہاں
ان کی رہائش گاہ تھی۔ رہائش گاہ پہنچ کر انہوں نے ایک بار پھر میک
اپ کیا۔ اس بار جولیا نے بھی میک اپ کر لیا تھا اور وہ اب ایکریمین
لڑکی کے روپ میں آ گئی تھی۔ پھر صفدر نے ایک کمپنی کو فون کر کے
وہاں سے ایک کار منگوائی تھی۔ کیونکہ ان کی پہلی کار تو اس کوٹھی میں
رہ گئی تھی جسے ولاڈی کی رہائش گاہ بنایا گیا تھا اور جہاں انہیں بے
ہوش کر دیا گیا تھا اور میک اپ کر کے وہ ایک بار پھر نساکی کی رہائش
گاہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے اور اس وقت وہ نساکی کی رہائش گاہ کے
کمرے میں ہی موجود تھے۔ نساکی کے ملازم نے انہیں اس کمرے میں لا

بٹھایا تھا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بانس کی طرح دبلا پتلا بوڑھا جس کا سر انڈے کی طرح گنجا تھا۔ اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ایک قیمتی نائٹ گون تھا۔

"میرا نام نسائی ہے اور میں اپنے مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں"...... نسائی نے کہا اور پھر ایک طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے لہجے اور چہرے پر اجنبیت اور سرد مہری کے آثار واضح طور پر دکھائی دے رہے تھے۔

"آپ پرنس آف ڈھمپ کو جانتے ہیں"...... صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا تو نسائی بے اختیار چونک پڑا۔ اب وہ آگے کی طرف جھک کر غور سے انہیں دیکھنے لگا۔

"کون پرنس آف ڈھمپ"...... نسائی نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"وہی پرنس آف ڈھمپ۔ جنہیں آپ [illegible] بھتیجا بھی کہتے ہیں۔ ہم پرنس کے ساتھی ہیں۔ ہم اس وقت میک اپ میں ہیں۔ میرا نام صفدر ہے اور کئی سال پہلے ہوٹل آرگانا کے ایک کمرے میں [illegible] پرنس کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تھی۔ اس ملاقات کے بارے میں ایک خاص بات بھی بتا دوں کہ پرنس چونکہ میک اپ میں تھا۔ اس لئے آپ نے پہلے تو اسے پہچاننے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے آپ کے گنجے ہونے کا واقعہ سنایا تو آپ نے انہیں پہچان لیا تھا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یاد آگیا ہے۔ لیکن آپ کون ہیں۔ میں کیسے تسلیم کروں کہ

آپ ان کے ساتھی ہیں"...... نسائی نے کہا۔

"اگر آپ کے پاس میک اپ واشر ہو اور میک اپ کا سامان بھی ہو تو ہم اپنا میک اپ اتارنے کے لئے تیار ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ ہو گے تم پرنس کے ساتھی۔ لیکن میں کیا کر سکتا ہوں۔ آپ لوگ میرے پاس کس لئے آئے ہیں"...... نسائی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ سے چند معلومات چاہئیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ویری سوری میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ آپ جا سکتے ہیں"...... نسائی نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے تنویر نے کوئی بات کرنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ صفدر نے اشارے سے اسے بولنے سے روک دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی۔ ہمیں تو پرنس نے کہا تھا کہ ان کا حوالہ دے کر آپ سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ہم انہیں اطلاع کر دیں گے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بوڑھا ہونٹ دبائے کافی دیر تک خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔

"یہ خاتون بھی پرنس کی ساتھی ہیں"...... نسائی نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ان کا اصل نام"...... نسائی نے کہا۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے"..... اس بار جولیا نے جواب دیا تو نسائی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"او۔ کے اب مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ واقعی پرنس کے ساتھی ہیں آیئے میرے ساتھ۔ ہم اندر چل کر بیٹھتے ہیں"..... نسائی نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمارت کے ایک تہہ خانے میں پہنچ کر نسائی نے انہیں بٹھایا اور پھر ایک الماری کھول کر اس نے ایک جدید قسم کا میک اپ واشر نکالا۔

"پہلے اپنا میک اپ صاف کر دیجئے تاکہ میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں۔ میرے پاس میک اپ باکس ہے"..... نسائی نے میک اپ واشر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے صرف میں اپنا میک اپ صاف کر دیتا ہوں مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے پہچان لیں گے کیونکہ جب پچھلی بار پرنس کے ساتھ آپ سے ملاقات ہوئی تھی تو میں اصل شکل میں تھا"..... صفدر نے اٹھ کر نسائی کے ہاتھ سے میک اپ واشر لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میری یادداشت اتنی بری بھی نہیں ہے"۔ نسائی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد جب صفدر نے میک اپ واشر سے اپنا چہرہ صاف کیا تو نسائی جو اسے غور سے دیکھ رہا تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے یاد آگیا ہے۔ آپ واقعی پرنس

کے ساتھ آئے تھے اور انہوں نے آپ کو اپنا ساتھی بتایا تھا۔ اب میری پوری تسلی ہو گئی ہے۔ میں اس تکلیف کے لئے انتہائی معذرت خواہ ہوں۔ اب آپ کی خدمت کے لئے مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکا میں کروں گا۔ پرنس کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں ان کی تعداد بھی شمار نہیں کر سکتا"..... نسائی نے کہا اور صفدر نے بھی بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ ایک بڑا مسئلہ حل ہو گیا تھا۔

"شکر ہے آپ کو یقین آگیا ورنہ شاید مجھے کسی اور طرح آپ کو یقین دلانا پڑتا۔ معلومات تو بہرحال ہم آپ سے لینی ہی تھیں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"معافی چاہتا ہوں لیکن آپ اپنے آپ کو میری جگہ رکھ کر سوچیں پھر آپ کو احساس ہو گا کہ میری تسلی ضروری تھی یا نہیں"۔ نسائی نے تنویر کے لہجے میں تلخی محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب آپ کا رویہ درست تھا"..... صفدر نے کہا۔

"سوری مسٹر نسائی۔ واقعی اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا ہے آپ کو ایسا ہی کرنا چاہئے تھا"..... اس بار تنویر نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور نسائی حیرت سے تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر بے اختیار اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

"گو آپ کا اس طرح اعتراف آپ کے پرنس کے ساتھی ہونے کا

ایک اور ثبوت ہے"...... نساکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔اب میرا خیال ہے۔ مطلب کی بات ہو جائے۔ ہمارے پاس وقت کم ہے دراصل......" صفدر نے اس موضوع کو ختم کرنے کی خاطر بات کا رخ موڑ دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بوڑھے نساکی نے ابھی عمران کی قصیدہ گوئی شروع کر دینی ہے اور جوزف کا ذہن پھر گھوم جائے گا اور مسئلہ خراب ہو جائے گا۔

"نہیں پہلے آپ فرمائیں کہ کیا پینا پسند کریں گے"...... نساکی نے کہا۔

"آپ ان تکلفات میں نہ پڑیں۔ ہم اس وقت ڈیوٹی پر ہیں اور ہمارا ایک ایک لمحہ انتہائی قیمتی ہے"......

"ڈیوٹی پر۔ اوہ تو آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔ نساکی نے چونک کر کہا۔

"پلیز آپ اس سلسلے میں کوئی سوال نہ کریں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سوری بہرحال بتائیں آپ میرے پاس کس لئے آئے ہیں"...... نساکی نے کہا۔

"یہاں ایک راجر کارپوریشن ہے۔ اس کا مالک راجر نام کا آدمی ہے اور اس کا تعلق ایک عورت ولاڈی سے ہے۔ ہمیں اس ولاڈی اور راجر کی تلاش ہے۔ راجر کارپوریشن فون کرنے سے یہی جواب دیا جاتا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہوں تو آپ لوگ ریڈ رنگ کے خلاف کام کر رہے ہیں"۔ نساکی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہم اس لئے آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں ہماری مدد کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"آپ کو صرف ولاڈی کی تلاش ہے یا آپ کا مقصد ریڈ رنگ کا خاتمہ ہے۔ صرف یہ بتا دوں کہ ریڈ رنگ بہت وسیع، منظم اور انتہائی خطرناک تنظیم ہے اور اس کے انتظامی دفاتر تو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور انتظامی ہیڈ کوارٹرز تو یہاں ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کا اصل ہیڈ کوارٹر کسی دور دراز جزیرے میں ہے جس کے متعلق کوئی بھی نہیں جانتا"...... نساکی نے کہا۔

"ہمیں اس ولاڈی کی تلاش ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ولاڈی کو معلوم ہے کہ آپ لوگ اس کے پیچھے ہیں"...... نساکی نے کہا۔

"ہاں کچھ واقعات ایسے ہوئے ہیں کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے علم ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تو پھر ولاڈی کو آپ تلاش نہیں کر سکتے۔ وہ ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے۔ وہ اس طرح انڈر گراؤنڈ ہو گئی ہو گی کہ اب اس کے خاص آدمی بھی نہ جانتے ہوں گے کہ وہ کہاں ہے۔ البتہ راجر کی تلاش میں آپ کی مدد کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے آدمیوں کو کہہ دوں کہ وہ راجر کا موجودہ ٹھکانہ معلوم کر کے مجھے بتائیں

کیونکہ وہ یہاں ناراک میں ریڈ رنگ کا چیف ہے اور اس لحاظ سے وہ کبھی کسی ایک جگہ نہیں رہتا۔ ویسے آدمی بے حد ہوشیار اور مستعد ہے۔ ایکریمین سیکرٹ ایجنسی سے متعلق رہا ہے" ...... نساکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ معلومات حاصل کر لیں" ...... صفدر نے کہا۔

"زیادہ وقت نہیں لگے گا" ...... نساکی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ ایک سائیڈ میں موجود اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں سے اس نے میک اپ واشر نکالا تھا۔ اس نے الماری کے ایک خانے سے ایک ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے لا کر درمیانی میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو بی۔ ون کالنگ اوور" ...... بوڑھے نساکی کی آواز اور لہجہ یکسر بدل گیا تھا۔

"یس ایف ون اٹنڈنگ یو اوور" ...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آر۔ آر لسٹ اٹھاؤ اوور" ...... نساکی نے کہا۔

"یس باس آر۔ آر لسٹ میرے سامنے ہے اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آر۔ ایف۔ ون کا کوڈ بتاؤ اوور" ...... نساکی نے کہا۔

"ایف۔ ایف لو اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے مجھے فوری طور پر آر۔ ایف۔ ون کے بارے میں تازہ ترین معلومات چاہئیں۔ خاص طور پر یہ کہ وہ فوری طور پر کہاں مل

سکتا ہے اوور" ...... نساکی نے کہا۔

"یس باس اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نساکی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ابھی تھوڑی دیر میں اطلاع آ جائے گی" ...... نساکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے۔ اب تو آپ کو کچھ پینے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا" ...... نساکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اب تو مجبوری ہے" ...... صفدر نے جواب دیا اور نساکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"مہمانوں کے لئے لائم جوس لے آؤ" ...... نساکی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ پرنس کے ساتھی ہیں۔ اس لئے میں نے لائم جوس منگوایا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ شراب نہیں پیتے ہوں گے" ...... نساکی نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں آپ نے درست سمجھا ہے" ...... صفدر نے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہی ملازم اندر آیا جس نے انہیں ڈرائنگ روم تک پہنچایا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں لائم جوس کے گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور خاموشی سے خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا اور وہ سب چسکیاں لے کر

مشروب پینے میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً پندرہ منٹ کے طویل انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور نسائی کے ساتھ ساتھ وہ سب چونک پڑے۔ نسائی نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایف ون کالنگ اوور" ...... وہی آواز سنائی دی۔

"یس پی۔ ون اٹنڈنگ یو اوور" ...... نسائی نے جواب دیا۔

"باس۔ ار۔ ایف۔ ون ختم ہو چکا ہے اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نسائی کے ساتھ ساتھ جولیا اور اس کے ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔ کیونکہ یہ سادہ سا کوڈ وہ بھی اچھی طرح سمجھ رہے تھے کہ ختم ہونے کا مطلب تھا کہ راجر ہلاک ہو چکا ہے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ اوور" ...... نسائی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ سپیشل فون پر بات کریں باس پھر تفصیل بتائی جا سکتی ہے اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل" ...... نسائی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"سپیشل فون لے آؤ۔ جلدی" ...... اس نے کسی سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرے آدمی نے کہا کہ راجر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ انتہائی

عجیب خبر ہے" ...... نسائی نے انٹرکام کا رسیور رکھ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہو گیا ہے" ...... صفدر نے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہی ملازم اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فون سیٹ موجود تھا۔ اس نے فون سیٹ نسائی کے سامنے میز پر رکھا اور اس کا پلگ دیوار میں موجود ساکٹ میں لگا دیا۔ نسائی نے رسیور اٹھانے سے پہلے اس سیٹ کے نیچے لگے ہوئے دو بٹن دبائے اور پھر رسیور اٹھا لیا۔ ملازم خاموشی سے واپس چلا گیا تھا۔ نسائی نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو نسائی بول رہا ہوں" ...... نسائی نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"یس باس میں ولیم بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب کو آسانی سے سنائی دے رہی تھی۔

"تفصیل سے رپورٹ دو۔ راجر کیسے ہلاک ہوا کس نے ہلاک کیا ہے اسے اور کیوں" ...... نسائی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ایک مخبر کے ذریعے معلومات ملی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق راجر نے کسی مشن کے سلسلے میں ماسٹر نینو کی خدمات حاصل کیں کوئی غیر ملکی ایجنٹوں کا مسئلہ تھا۔ ان ایجنٹوں نے ماسٹر نینو کو ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔ جس پر سیڈم ولاڈی نے راجر کو ہلاک کر

دیا اور اب میکر نے راجر کی جگہ لے لی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا

"وہ میڈم ولاڈی کہاں ہے۔ کیا اس کے بارے میں معلومات مل سکتی ہے" نسائی نے چونک کر پوچھا۔

"معلومات حاصل کرنی پڑیں گی باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس میکر کے بارے میں پوچھیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ میکر اب کہاں ہے"...... نسائی نے پوچھا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہو سکتا باس کہ اس وقت میکر کہاں ہو گا۔ لیکن اس کے بارے میں حتمی معلومات نرگیٹ کلب کی رقاصہ روزی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ میکر ...... اسے معلومات حاصل ہوں گی۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ وہ کس قدر شاطر اور لالچی عورت ہے"...... دوسری طرف سے وسیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ روزی کہاں مل سکتی ہے"...... صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وسیم روزی کہاں مل سکتی ہے" نسائی نے پوچھا۔

"باس وہ ہفتے میں ایک بار کلب میں ڈانس کرتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ سرنگوری فلیٹس میں اپنے فلیٹ میں رہتی ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں کسی آدمی کے ذریعے اس سے معلومات حاصل کر لوں۔ ویسے

ایک بات ہے کہ اس طرح میکر چونک پڑے گا اور معاملات خطرناک بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ میکر بے حد خطرناک آدمی ہے"...... وسیم نے جواب دیا۔

"تم اس کا پتہ بتا دو صرف"...... نسائی نے کہا اور وسیم نے فلیٹ کا نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس بات کو ختم سمجھو"...... نسائی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بے حد شکریہ جناب ہمارے لئے کافی ہے۔ اب اس روزی سے ہم میکر اور میکر سے ولاڈی تک آسانی سے پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے ...... کہا۔

"میں آپ کو ایک مشورہ دوں اگر آپ ناراض نہ ہوں تو" ...... نسائی نے کہا۔

"فرمائیے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اگر آپ کا مقصد صرف ولاڈی تک پہنچنا ہے تو پھر آپ روزی اور میکر کے پیچھے نہ بھاگیں۔ ولاڈی بے حد محتاط عورت ہے مجھے یقین ہے کہ میکر کو بھی معلوم نہ ہو گا کہ ولاڈی کہاں ہے۔ وہ ایسی ہی عورت ہے۔ لیکن وسیم کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ولاڈی بہاں وشنگٹن میں بہرحال موجود ہے اور اگر ولاڈی یہاں وشنگٹن میں موجود ہو تو وہ لازماً ساؤتھ ایونیو میں اپنی بیوہ بڑی بہن کے پاس جاتی ہے۔ اس کی بڑی بہن مارتھا بہت مالدار عورت ہے اور ولاڈی اور اس کے درمیان

بے حد محبت ہے۔ اگر کسی طرح تم مارتھا کو مجبور کر دو کہ وہ ولاڈی کو بلائے تو وہ اسے بلوا سکتی ہے "...... نساکی نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ ایسی ہی ٹپ تو ہمیں چاہئے تھی" صفدر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں نے اس لئے یہ بات نہ بتائی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ خطرے کی بو سونگھتے ہی ولاڈی وشنگٹن سے نکل گئی ہو گی لیکن اب جیم کی رپورٹ کے مطابق وہ یہاں موجود ہے۔ اس لئے اب میں آپ کو یہ ٹپ دے رہا ہوں۔ لیکن ایک بار پھر بتا دوں کہ وہ انتہائی ہوشیار عورت ہے۔ اگر اسے معمولی سا شبہ بھی ہو گیا تو وہ چکنی مچھلی کی طرح آپ کے ہاتھوں سے پھسل جائے گی "...... نساکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم خیال رکھیں گے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ لیکن اب آپ وہ میک اپ باکس مجھے دے دیں تاکہ میں میک اپ کر لوں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں آیئے اوپر چلتے ہیں "...... نساکی نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں موجود کرسی پر پال ولسن رسیوں سے بندھا بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے کرسیوں پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پال ولسن کو عمران کے ساتھی اغوا کر کے لے آئے تھے اور عمران نے معلوم کر لیا تھا کہ پال ولسن کو اغوا کرنے کے دوران خطرے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ بھی مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ پال ولسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات آہستہ آہستہ تیز ہوتے جا رہے تھے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"مسٹر پال ولسن"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا تو ولسن نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھند غائب ہو گئی۔

"تم۔ تم جیک۔ تم وہی ہو ناں "...... پال ولسن کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کے لہجے میں بھی

حیرت تھی۔

"ہاں ہم وہی ہیں۔ جنہوں نے تم سے دفتر میں ملاقات کی تھی"۔ اس بار عمران نے بھی اسے تم سے مخاطب کرتے ہوئے کہا کیونکہ پال وسن نے تم کا لفظ استعمال کیا تھا۔

"مگر۔ یہ۔ تم لوگوں نے کیا کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں اور یہ میرا جسم، رسیوں سے کیوں بندھا ہوا ہے۔ تم تو بزنس کرنا چاہتے تھے پھر"..... پال وسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اب بھی بزنس ہی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اب اس بزنس کا انحصار تمہارے رویے پر ہے۔ اگر تم تعاون کرو گے تو آزاد بھی ہو جاؤ گے۔ رقم بھی کماؤ گے۔ لیکن اگر تم نے [illegible] تو پھر تمہاری موت بھوت کی ذمہ داری بہرحال ہم پر نہ ہو گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کون ہو۔ یہ کیا طریقہ ہے بزنس کرنے کا"..... پال وسن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اسے تم ہمارا خاص طریقہ سمجھ لو"..... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ میں کوئی مجرم نہیں ہوں۔ میں تو بزنس مین ہوں"۔ پال وسن نے کہا۔

"چھوڑ دیں گے اور یہ بھی سن لو کہ ہم بھی مجرم نہیں ہیں۔ بہرحال اب میرا خیال ہے۔ تعارف مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اصل ایجنڈے پر

مذاکرات ہونے چاہئیں۔ تم نے ہمیں یہ بتانا ہے کہ ریڈ رنگ جو جعلی ادویات بناتی ہے اور تمہاری فرم انہیں سپلائی کرتی ہے۔ ان ادویات کی فیکٹریاں کہاں ہیں"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ فیکٹریاں۔ مجھے کیا معلوم۔ میرا تو تعلق مارکیٹنگ سے ہے۔ میں تو مارکیٹنگ کے شعبے سے منسلک ہوں"۔ پال وسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس بارے میں معلومات شعبہ پرچیز کو ہوں گی"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال میرا پرچیز سے کوئی تعلق نہیں"..... پال وسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو پال وسن تمہارا رویہ غلط ہے۔ تم ہم سے اس طرح بات کر رہے ہو۔ جیسے ہم اپنی فیلڈ میں اناڑی ہوں۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم پہلے شعبہ پرچیز کے بھی سربراہ تھے۔ مارکیٹنگ اور پرچیز دونوں شعبے تمہارے پاس تھے۔ لیکن پھر تم نے پرچیز میں نیا آدمی رکھ لیا اور خود مارکیٹنگ سنبھال لی۔ اس لئے تمہیں بہرحال تمام معلومات حاصل ہیں اور ہمیں وہ معلومات چاہئیں"..... عمران نے کہا

"تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے۔ میرا تو پرچیز سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"..... پال وسن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پال وسن کی یادداشت تیز کرنے کا بندوبست کرو مائیکل"۔ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے خاور سے کہا اور خاور کرسی سے اٹھا اور پال

ولسن کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے پال ولسن کے حلق سے انتہائی کربناک تیز چیخ نکلی اور کمرہ زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔

"ایک ہی کافی ہے۔ بیا" ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ غلط سمجھے ہو۔ تم۔ تم" ...... پال ولسن نے کہا۔

"مائیکل خنجر نکالو اور پال ولسن کے جسم پر زخم ڈالنا شروع کر دو۔ تمہارا ہاتھ اس وقت تک نہیں رکنا چاہئے۔ جب تک پال ولسن سچ بولنے پر آمادہ نہ ہو جائے" ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور خاور نے کوٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ پال ولسن کی دوسری چیخ سے گونج اٹھا۔ خاور نے پلک جھپکنے میں خنجر اس کے بازو میں اتار دیا تھا۔ لیکن دوسری چیخ اس کے حلق سے نہ نکل سکی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"رک جاؤ کافی ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ نعمانی پانی کا گلاس لے آؤ۔ یہ کاروباری آدمی ہے۔ زیادہ تشدد برداشت بھی نہیں کر سکے گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔ جب کہ نعمانی اٹھ کر سائیڈ میں موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس موجود تھا۔ اس نے بے ہوش پال ولسن کا منہ کھول کر پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ دو چار گھونٹ اس کے حلق میں اتارنے کے بعد اس نے باقی پانی اس کے زخم پر انڈیل دیا۔ تاکہ زخم سے نکلنے والا خون بند ہو سکے اور چند لمحوں بعد پال ولسن ہوش میں آ گیا اور ہوش

میں آتے ہی اس نے ایک بار پھر کربناک انداز میں چیخنا شروع کر دیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا اور چند لمحوں بعد ہی پال ولسن کی چیخیں آہستہ ہوتے ہوتے کراہوں میں بدل گئیں۔

"بڑی جلدی تمہاری چیخوں کا سٹاک ختم ہو گیا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ بین الاقوامی کمپنی کے مارکیٹنگ منیجر کے پاس کافی سٹاک ہو گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ ظالم اور سفاک آدمی ہو۔ میں تو کبھی ان جھگڑوں میں نہیں پڑا۔ آج تک تو میں نے صرف ناولوں میں پڑھا تھا اور فلموں میں دیکھا تھا کہ تم جیسے بے رحم اور ظالم لوگ دوسروں پر غیر انسانی تشدد کر کے [illegible] خوش اور مسکراتے ہیں۔ میں سوچتا تھا کہ کیا دنیا میں ایسے ظالم اور سفاک درندے بھی ہو سکتے ہیں۔ آج مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ جو کچھ دکھایا جاتا ہے وہ سچ ہوتا ہے" ...... پال ولسن نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر مایوس ہو گیا ہو اور اب جو کچھ اس کے منہ میں آ رہا ہے وہ بولتا چلا جا رہا ہو۔

"کمال ہے تم ہمیں ظالم اور سفاک درندے کہہ رہے ہو۔ حالانکہ ہم نے تمہیں پانی پلایا۔ تمہارے زخم پر پانی ڈال کر تمہارے بہتے ہوئے خون کو بند کیا اور بڑے صبر و تحمل سے اس انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ کب تمہاری چیخیں ختم ہوں اور کب تمہاری یادداشت واپس آئے۔ ہم جیسے صابر، تحمل مزاج اور ہمدرد لوگ اور کون ہو

سکتے ہیں"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جب میں بتا رہا ہوں کہ میرا پرچیز سے کوئی تعلق نہیں ہے تو۔ تم یقین کیوں نہیں کرتے"...... پال ولسن نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے ابھی یادداشت واپس نہیں آئی۔ بہت موٹی گرد کی تہہ چڑھی ہوئی لگتی ہے اس پر۔ میرا خیال ہے ایک دو تھپڑ سے کام نہیں چلے گا۔ اب اکٹھے تین چار زخم لگانے پڑیں گے۔ چلو مائیکل یادداشت کی صفائی کا کام پھر سے شروع کرو"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کرسی کے ساتھ کھڑے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس کے ہاتھ میں خون آلود خنجر موجود تھا۔

"ٹھیک ہے ابھی صفائی ہو جاتی ہے"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ فضا میں اٹھا ہی تھا کہ پال ولسن ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ تم واقعی انتہائی سفاک آدمی ہو۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے رک جاؤ"...... پال ولسن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوکے...... رک جاؤ مائیکل۔ میرا خیال ہے پال ولسن صاحب کی یادداشت اب واپس آ گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے خاور سے کہا۔

"م۔ م۔ میں نے حلف اٹھا رکھا ہے کہ میں پرچیز کے سلسلے میں کسی

کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میرا حلف تمہارے مقابلے پر نہ ٹھہر سکے گا"...... پال ولسن نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا حلف قائم رہے گا مسٹر پال ولسن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس طرح قائم رہے گا"...... پال ولسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کاروباری اداروں کے بڑے عہدے داروں سے جو حلف لیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کمپنی کو یہ نہیں بتائیں گے کہ کتنی پرچیز کی گئی۔ کس سے کی گئی۔ یہی حلف ہوتا ہے ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسے ہم عام زبان میں بزنس اوتھ کہتے ہیں"...... پال ولسن نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے تم سے یہ باتیں نہیں پوچھیں۔ میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ ریڈ رنگ کی جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریاں کہاں ہیں اور ظاہر ہے یہ بات تمہارے حلف میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے جو کچھ بھی بتاؤ گے وہ حلف کے خلاف نہیں ہو گا"...... عمران نے باقاعدہ وکیل کی طرح دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں پہلے ہی بتا دیتا۔ اس کے لئے مجھے تمہیں اس فرم کے بارے میں تفصیلات

بتانی پڑیں گی۔ جہاں سے ہم مال لیتے ہیں اور یہ میرے حلف کی خلاف ورزی ہوگا۔ بہرحال اب مجھے پرواہ نہیں ہے کہ حلف کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا نہیں۔ سنو۔ واقعی مجھے فیکٹریوں کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ صرف اتنا سا ہے کہ کسی دور دراز جزیرے میں یہ فیکٹریاں قائم ہیں۔ ہمیں ہمارا مطلوبہ مال لارڈ اسپانٹو سپلائی کرتا ہے اور اسپانٹو یہ مال یقیناً براہ راست فیکٹریوں سے ہی منگواتا ہوگا"۔ پال ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسپانٹو کون ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر اسپانٹو سے تمہاری بات کی تصدیق نہ ہو سکی تو پھر ہم واقعی وہی ناولوں اور فلموں والے ظالم شخص بن جائیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے درست ہے۔ اسپانٹو کا کوئی دفتر نہیں ہے وہ تھری وے کالونی کی ایک کوٹھی نمبر ڈبل فور اے بلاک میں لارڈ اسپانٹو کے نام سے رہتا ہے۔ بے شمار محافظ، خادم اور ملازم اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کام کے لئے اس نے اپنا ایک سیکرٹری رکھا ہوا ہے۔ اس سیکرٹری کا نام جمیز ہے۔ اسے ڈرگ سیکرٹری کہا جاتا ہے۔ جب ہمیں مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم ڈرگ سیکرٹری کو فون کرتے ہیں۔ اسے تفصیل لکھوا دی جاتی ہے اور سٹورز کے بارے میں بتا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مال خاموشی سے سٹورز میں پہنچ جاتا ہے اور ہمارے بنک ادائیگی کر دیتے ہیں"...... پال ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخری بار مال کب منگوایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"تین روز پہلے"...... پال نے جواب دیا۔

"اس لارڈ اسپانٹو سے تمہاری ملاقات کس طرح ہوتی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ ہر ماہ کی آخری تاریخ کو اپنی رہائش گاہ پر ایک خصوصی میٹنگ کرتا ہے جس میں تمام ایسی کمپنیوں کے مارکیٹنگ منیجر شرکت کرتے ہیں۔ جو اس سے کاروبار کرتی ہیں۔ وہ انہیں ماہانہ خصوصی بونس کے لفافے دیتا ہے اور انتہائی قیمتی تحفے بھی اسی دوران اس سے ملاقات ہوتی ہے"...... پال ولسن نے جواب دیا۔

"مہینے کی آخری تاریخ تو ابھی بہت دور ہے۔ اس سے پہلے اگر تم اس سے ملاقات کرنا چاہو تو تم کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"آج تک کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی"...... پال ولسن نے جواب دیا۔

"سمجھ لو کہ آج اس کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہیں پھر انہی ناولوں اور فلموں سے واسطہ پڑ سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے یقین ہے وہ نہیں ملے گا"...... پال ولسن نے کہا۔

"اوکے پھر تمہارے زندہ رہنے کا ہمیں کیا فائدہ۔ ملاقات ہم خود کر لیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس نے اس کا رخ پال ولسن کی طرف کر دیا۔ اس کی آنکھوں

اور چہرے پر انتہائی درجے کی سفاکی نمودار ہو گئی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بات کرتا ہوں۔ میں ایک نئی دوا کے سلسلے میں بات کرتا ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... پال ولسن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"فون اٹھاؤ اور جو نمبر یہ بتائے اسے ڈائل کر کے رسیور اس کے کان سے لگا دو۔ اب اس کی زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ یہ کاروں اسپاٹو سے فوری ملاقات کا وقت کس طرح لیتا ہے"...... عمران نے خاور سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خاور نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر ایک طرف موجود تپائی پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر لاؤڈر کا بٹن دبا دیا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے پال ولسن سے کہا اور پال ولسن نے نمبر بتا دیئے۔ خاور نے نمبر ڈائل کیے اور رسیور پال ولسن کی گردن میں اس طرح پھنسا دیا کہ اب اسے پکڑنے کی ضرورت نہ تھی۔ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ چونکہ رسیور کے ساتھ منسلک کاونٹر سی چڑی تھی اس لئے خاور نے فون سیٹ واپس تپائی پر رکھ دیا۔

"لارڈ ہاؤس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈرگ سیکرٹری جیمز سے بات کراؤ میں جی ڈی ڈرگ سے پال ولسن بات کر رہا ہوں"...... پال ولسن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو جیمز بول رہا ہوں ڈرگ سیکرٹری"...... چند لمحوں بعد ایک

بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"پال ولسن بول رہا ہوں جیمز"...... پال ولسن نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ خیریت ہے۔ آف ٹائم میں فون کر رہے ہو۔ کیا کوئی ایمرجنسی ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک اہم معاملہ ڈسکس کرنا ہے۔ تین روز پہلے جو سپلائی تم نے بھجوائی تھی اس میں روزان نامی دوا کے بارے میں"...... پال ولسن نے کہا۔

"ہاں مجھے یاد ہے۔ سب سے زیادہ آرڈر تم نے اس کا دیا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ کیا ڈسکس کرنا ہے میں سمجھا نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کے لیبل پر جو نسخہ چھپا ہے۔ اس کے اوزان غلط شائع کیے گئے ہیں"...... پال ولسن نے جواب دیا۔

"غلط چھپ گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو قطعی ناممکن ہے۔ ڈبل کاپی شائع ہوتی ہے"...... جیمز کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"غلط چھپا ہے تو میں بات کر رہا ہوں اور تم اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ جب یہ بات آؤٹ ہو گئی تو کیا ہو سکتا ہے"۔ پال ولسن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ ویری بیڈ واقعی بہت بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔ یہ تو معاملہ انتہائی گھمبیر ہے۔ ٹھیک ہے میں لارڈ صاحب کے نوٹس میں تمہاری بات

لے آؤں گا۔ وہ اس معاملے کو سنبھال لیں گے اور آئندہ بھی ایسا نہ
ہوگا۔ جیمز نے جواب دیا۔
"دیکھو جیمز اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس لئے تم میری
لارڈ سے بات کرا دو۔ تم اس معاملے کی نزاکت نہیں سمجھ رہے۔
صرف کروڑوں اربوں ڈالرز کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ انتہائی تباہ کن بھی
ہے اور سارا بزنس ہی ٹھپ ہو سکتا ہے"۔ پال ولسن نے تیز لہجے میں
کہا۔
"واقعی تمہاری بات درست ہے۔ ایک منٹ ہولڈ آن کرو میں
بات کرتا ہوں لارڈ صاحب سے"۔ دوسری طرف سے جیمز نے کہا اور
فون پر خاموشی چھا گئی۔
"گڈ تم واقعی ذہین آدمی ہو مجھے یقین ہے کہ تم اپنی زندگی بچانے
میں کامیاب ہو جاؤ گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہیلو"۔ اچانک ایک کرخت اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"میں پال ولسن بول رہا ہوں ریڈی ڈرگز کا مارکیٹنگ منیجر جناب"
پال ولسن نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔
"کیا بات ہے پال ولسن تم نے ڈرگ سیکرٹری سے کیا احمقانہ
بات کی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔
"جناب وہ بات درست ہے اور جیمز نے یقیناً آپ کو بتا دیا ہوگا کہ
اس کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے"...... پال ولسن نے کہا۔
"نہیں ایسا ہونا ہی ناممکن ہے۔ میں کیسے اسے تسلیم کر لوں۔ تم

بکواس کر رہے ہو"۔ لارڈ کا لہجہ بے حد کرخت اور توہین آمیز تھا۔
"جناب آپ مجھے ابھی وقت دیں میں دونوں بوتلیں لے کر آپ
کے پاس پہنچ جاتا ہوں آپ خود چیک کر لیں۔ اگر آپ کی مخصوص
نشانی والی بوتل پر یہ بات درست ثابت نہ ہو تو آپ مجھے وہیں گولی
مار دیں"۔ پال ولسن نے کہا۔
"ہونہہ ٹھیک ہے۔ تم جلد ہمارے پاس پہنچ جاؤ"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور خاور نے
رسیور پال ولسن کی گردن سے نکال واپس کریڈل پر رکھ دیا۔
"گڈ۔ تم نے واقعی ذہانت سے بڑا کام کیا ہے۔ اب ریڈ رنگ کی
اور بات [illegible] نشانی بھی بتا دو جس کا ذکر تم نے لارڈ سے کیا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ریڈ رنگ کی ہر شیشی والے لیبل پر درمیان میں ایک سرخ رنگ کا
دائرہ ہوتا ہے۔ جو ہمارا ریڈ سکوپ سے صاف نظر آتا ہے۔ ورنہ نہیں
اور یہ بات سوائے پیک کے باقی سب کو معلوم ہوتی ہے"...... پال
ولسن نے جواب دیا۔
"جناب کس دکان پر اصل اور ریڈ رنگ کی یہ دوا مل سکتی ہے"۔
عمران نے کہا۔
"کوئی دکاندار بتائے گا ہی نہیں کہ وہ نقل فروخت کر رہا ہے۔ یہ
صرف ہمارے سٹور نمبر تھری سے میسر آ سکتی ہے"...... پال ولسن نے
جواب دیا۔

"او۔ کے پال ولسن صاحب کو رہا کر دو۔ ان کے زخم کی بینڈیج
کر دو۔ اور پھر ان کے ساتھ جا کر اس دوا کی اصل اور نقلی بوتلیں لے کر
آؤ۔ چھ بجنے میں ابھی تین گھنٹے رہتے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ پال
ولسن صاحب جب لارڈ سے ملیں تو یہ اپنی بات اس پر ثابت کر
دیں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن حقیقت میں تو ایسا نہیں ہوگا پھر"...... پال ولسن نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہو جائے گا۔ ایک لیبل پر ایسا کر لینا ہمارے لیے کوئی مسئلہ
نہیں ہے پال ولسن۔ لیکن تمہارے تحفظ اور بچاؤ کے لیے ایسا کرنا
ضروری ہے۔ ورنہ ظاہر ہے لارڈ تمہیں مجبور [illegible]
سے رہائی کے بعد بھی زندہ نہ رہ سکو گے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ تمہارا شکریہ"...... پال
ولسن نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کی
آنکھوں میں چمک اور چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

ولاڈی کی بہن مارتھا کی رہائش گاہ واقعی کسی محل کی طرح شاندار
اور شاہانہ تھی۔ اس کی عمارت کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ مارتھا
[illegible] عمارت کا جہازی سائز کا گیٹ بند تھا۔ جولیا
نے کار گیٹ کے سامنے جا کر روک دی۔

"تم نمبر بتاؤ میں خود بات کرتی ہوں"...... جولیا نے جو سائیڈ سیٹ
پر بیٹھی تھی، صفدر کا ہاتھ دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا اور جلدی
سے دروازہ کھول کر نیچے اتری تو عقبی سیٹ پر موجود صفدر اور
کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آئے۔ جولیا ستون کی طرف بڑھی اور اس نے
کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

"سیٹ تھیس کا بہانہ بنا لینا مس جولیا۔ یہ مالدار عورت ہے۔
اس حلقے سے ہی ڈرتی ہوگی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں وہ کیپٹن کا کہہ کر ٹال دے گی۔ سیٹ پولیس کی بات کرتی

"ہوں" جولیا نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک باوردی ملازم باہر آگیا۔

"مادام سے کہو کہ سنٹرل پولیس ہیڈ کوارٹر سے سپیشل انکوائری کی انسپکٹر وسٹ گرینڈ جولیانا آئی ہے" جولیا نے بڑے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"م۔ مگر۔ مادام تو" ملازم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"چلو پھاٹک کھولو" اچانک صفدر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" ملازم نے [illegible]

وہ سب تیزی سے واپس کار میں بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور تنویر ایک جھٹکے سے کار اندر پورچ کی طرف لے گیا۔ پورچ خاصا وسیع و عریض تھا۔ لیکن اس میں موجود ایک پرانے ماڈل کی [illegible] کار دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔ تنویر نے کار پورچ میں روکی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ وہاں کوئی ملازم یا محافظ نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ ملازم پھاٹک بند کر کے تیزی سے دوڑتا ہوا واپس آیا۔

"آپ ادھر ڈرائنگ روم میں آجائیں۔ میں مادام کو اطلاع کرتا ہوں جناب" ملازم نے قریب آکر کہا۔

"تمہارے علاوہ اور کتنے ملازم ہیں یہاں" صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے ملازم کو بازو سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"ج۔ جی۔ میں اکیلا ہوں۔ مادام ملازموں کی بھیڑ پسند نہیں کرتیں ویسے بھی تنہائی پسند خاتون ہیں" ملازم نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ محل تو بے حد پرشکوہ اور شاندار ہے۔ یہاں تو بے شمار ملازم ہونے چاہئیں" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ محل تو مادام کے مرحوم شوہر کا ہے۔ جب وہ زندہ تھے تب تو یہاں واقعی ملازموں کی بھیڑ تھی۔ مگر اب صرف میں ہوں" ملازم نے جواب دیا۔

"تو پھر چلو ہمیں دکھاؤ کہاں ہے مادام کا کمرہ۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم انتظار کرتے رہیں" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر مادام تو" ملازم نے ایک بار پھر خوفزدہ لہجے میں بولنے کی کوشش کی۔

"جیسا تم سے کہا جا رہا ہے ویسا کرو سمجھے ورنہ" صفدر نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ج۔ جی۔ جی آیئے جناب" ملازم نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کی رہنمائی میں عمارت کی ایک گیلری سے گزرتے ہوئے ایک کمرے کے دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔ دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ جب کہ دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے لگے ہوئے شیشے پر ایک انٹرکام سیٹ چڑھا ہوا تھا۔ ملازم نے انٹرکام

لہجے میں کہا۔

"اسے مر جانا چاہئے نانسنس اس نے کیوں گستاخی کی ہے۔ جولیا کا فون نہ سننے کی۔" تنویر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"پھر بھی اس کی عمر کا خیال تو تمہیں رکھنا ہی چاہئے۔" جولیا نے کہا۔

"یہی خیال تو میں نے رکھا ہے ورنہ یہ بوڑھی اب تک اس طرح پڑی سانس نہ لے رہی ہوتی۔ وہ اس کا ملازم کہاں ہے۔ وہ پوچھ رہا تھا کہ۔" تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ اس کی فکر مت کرو۔" کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ [illegible] آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مارتھا [illegible] مارتھا کے منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا اور وہ اس طرح سانس لے رہی تھی جیسے ابھی چند لمحوں بعد مر جائے گی۔

"میڈیکل باکس تلاش کرو۔ یہ مرنے والی ہے۔" [illegible] نے کہا۔

"ہو اور اس ملازم کو ہوش میں لانا پڑے گا۔" کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میں پانی لاتی ہوں وہ اس کے منہ میں ڈالو۔" جولیا نے چیخ کر کہا اور ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آپ ٹھہریں میں لے آتا ہوں۔" تنویر نے کہا اور دوڑ کر باتھ

روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے اب احساس ہو رہا ہے کہ غصے کی حالت میں اس نے مارتھا کو موت کے دہانے پر پہنچا دیا ہے اور اگر یہ مر گئی تو پھر سارا منصوبہ دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔ اس نے باتھ روم میں پڑے ہوئے ایک جگ میں پانی بھرا اور اسی طرح دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔ صفدر نے مارتھا کا منہ کھول کر اس کے حلق میں پانی ڈالا اور پھر کافی سارا پانی اس نے اس کے سر پر ڈال دیا۔ مارتھا کی حالت [illegible] اور منہ سے تیزی سے بہتا ہوا خون رک گیا اور مارتھا کا سانس بھی تیزی سے نارمل ہو گیا۔

"بچ گئی ہے ورنہ اگر ذرا سی چوٹ زیادہ لگ جاتی تو یہ ختم ہو چکی ہوتی" [illegible] ہوئے کہا۔

"ڈی ۔ ایم ۔ [illegible] مجھے دراصل ......" تنویر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں تنویر تمہارا غصہ بجا تھا۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تنویر نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ جولیا کے چہرے پر بھی مسرت بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔" جولیا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ کیپٹن شکیل میڈیکل باکس لے آئے۔ اسے طاقت کا انجکشن لگے گا۔ پھر یہ ہوش میں آئے گی۔ اگر ویسے ہی اسے ہوش میں لایا گیا تو اس کی حالت پھر خراب ہو سکتی ہے۔" صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل میڈیکل بیگ پکڑے اندر داخل ہوا۔

"اس ملازم کو میں ساتھ لے گیا تھا صفدر۔ میں اور پھر وہیں بے ہوش کر کے چھوڑ آیا ہوں" کیپٹن شکیل نے میڈیکل بیگ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے بیگ کھول کر اس میں موجود سرنج میں ایک دوا فل کی اور پھر بے ہوش پڑی مارتھا کے بازو میں انجکشن لگا کر اس نے خالی سرنج واپس رکھی اور بیگ بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے مارتھا کی نبض چیک کی اور پھر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب مارتھا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا اور چند لمحوں بعد مارتھا نے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ دیر تو وہ اسی حالت میں پڑی رہی پھر جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اب اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اتنا سبق کافی ہے تمہارے لیے یا اس سے زیادہ ڈوز دی جائے۔" جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔ تم پولیس کے لوگ نہیں ہو سکتے۔ وہ اس طرح نہیں کرتے۔ کیا۔ کیا تم ڈاکو ہو۔ مم۔ مم مگر میرے پاس تو کچھ نہیں۔ سب کچھ بنک میں ہے اور میرے وکیلوں کے بغیر بنک سے کچھ نہیں نکل سکتا" مارتھا نے ہکلاتے ہوئے کہنا شروع کر دیا۔

"نہ ہم ڈاکو ہیں اور نہ ہمارا تعلق پولیس سے ہے" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ پھر" مارتھا اور زیادہ گھبرا گئی۔

"تمہاری بہن والاڈی سے ہمیں کام ہے اور تم نے والاڈی کو فوری طور پر اپنے پاس اس طرح بلانا ہے کہ اسے معمولی سا شبہ بھی نہ ہو سکے" جولیا نے کہا۔

"والاڈی کو۔ مگر کیوں۔ تم اسے یہاں کیوں بلوانا چاہتے ہو" مارتھا نے کہا۔

"ہم صرف اس سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں جس کے بارے میں ہمیں پتہ چلا ہے کہ اس کے پاس کا ایک سیکرٹ اڈا ہے اور اس کے بارے میں صرف والاڈی جانتی ہے" جولیا نے جواب دیا۔

"ہونہہ تو پھر ساری محنتیں کر لو۔ والاڈی اپنی مرضی کی مالک ہے۔ وہ کہیں بھی آ جا سکتی ہے۔ جاؤ اور جا کر اس کی رہائش گاہ پر اس سے ملو" مارتھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ تمہاری ہڈیاں ٹوٹنی باقی ہیں۔ اوکے" جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"سنو مارتھا۔ حقیقت پسندی سے کام لو۔ تم نے ہمارے ساتھی کا غصہ دیکھا ہے۔ اگر ہم اسے روک نہ دیتے تو اب تک تم قبر میں پہنچ چکی ہوتیں اور اب اگر ہم نے اسے اجازت دے دی تو تم قبر میں نہ پہنچ سکو گی اور تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ تم نے کیا کرنا ہے بس اتنا کہ والاڈی کو یہاں آنے پر مجبور کر دو" صفدر نے کہا۔

ی انگلیاں کاٹ دو جولیا نے فیصلے لہجہ میں کہا۔

ابھی لو۔ ایک منٹ میں تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی طرف بنی ہوئی ایک خصوصی ساخت کی جیب سے ایک تیز دھار، وہ پتلا سا خنجر نکال لیا۔

رک جاؤ۔ بتاتی ہوں رک جاؤ مارتھا نے خنجر دیکھتے ہی بری طرح خوفزدہ ہو کر چیختے ہوئے کہا۔

نہیں اب میں نہیں رک سکتا۔ تم بار بار غلط بیانی کی کوشش کر رہی ہو تنویر نے خنجر ہاتھ میں تولتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور مارتھا خوف کی شدت سے صوفے پر گر کر چیخنے لگی۔ وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنا بچاؤ کرنے کی کوشش کر رہی تھی جیسے بچہ کسی سے خوفزدہ ہو کر رونے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب اگر تم نے مکاری کی تو سن رکھو میں تمہاری گردن ایک لمحے میں کاٹ ڈالوں گا۔ سمجھی تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں میں کچھ نہیں کروں گی مت مارو مجھے مت مارو۔ مارتھا اس انداز میں بولی جیسے وہ خوف کی انتہا پر پہنچ گئی ہو۔

تم خود ہی حماقت کر رہی ہو مارتھا۔ حالانکہ ہم تو تم سے شریفانہ انداز میں گفتگو کرنا چاہتے تھے جولیا نے کہا۔ اور مارتھا لمبے لمبے سانس لے کر اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گئی

اب بتاؤ۔ کیا انتظامات ہیں تمہارے۔ سوچ کر جواب دینا کہ ہم سب انتظامات کو چیک کریں گے۔ ہمارا ایک آدمی ایسے انتظامات کا ماہر ہے اور اگر تم نے ذرا سی بھی غلط بیانی کی تو پھر شاید تمہارے پاس مزید کوئی موقع نہیں رہے گا۔ جولیا نے کہا۔

میں سب بتا دیتی ہوں سب ... مارتھا نے کہا اور پھر جب اس نے انتظامات کی تفصیل بتانا شروع کی تو وہ سب حیران ہو گئے اب انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ اگر تنویر جذباتی اقدام کر کے شروع سے ہی اس بڑھیا کو ختم کر دیتا تو وہ یقینی طور پر اب تک بے بسی کی موت مر چکے ہوتے۔ اس مارتھا نے واقعی اپنے کمرے میں اس قدر خوفناک حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے کہ شاید ایسے انتظامات کسی بڑے سے بڑے بینک نے بھی اپنے خزانے کی حفاظت کے لئے نہ کیے ہوں۔

ٹھیک ہے تمہارا یہی کہنا ہے کہ تم سچ بول رہی ہو۔ اب اصل کام شروع کرو۔ ووڈی کو بلاؤ۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے اسے کوئی اشارہ دینے کی کوشش کی یا کسی خطرے کا اظہار کیا یا وہ یہاں نہ آئی تو پھر تمہارا واقعی انتہائی عبرتناک حشر ہو گا اور اگر تم نے تعاون کیا تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں اور ووڈی کو ہم انگلی لگائے بغیر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

م ۔ م ۔ بلاتی ہوں اسے مارتھا نے کہا اور ساتھ پڑے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر فون سیٹ میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔ مارتھا نے نمبر ڈائل کیے۔ دوسری طرف

سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جی، ریڈ بے باس"... بولنے والی کا لہجہ سپاٹ سا تھا۔

"مارتھا بول رہی ہوں ٹریسا۔ ولادی سے بات کراؤ" مارتھا نے کہا۔

"اوہ مادام آپ۔ بڑے دنوں بعد فون کیا ہے۔ کیسی ہیں آپ" دوسری طرف سے ٹریسا نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہوں"... مارتھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"مادام ولادی، ریڈ بے باس سے تھری ڈی میں شفٹ ہو گئی ہیں۔ آپ وہاں فون کر لیں"...... دوسری طرف سے بتایا گیا۔

"اچھا شکریہ۔ کبھی آؤ میرے پاس" مارتھا نے کہا۔

"شکریہ۔ جیسے ہی فرصت ملی ضرور آؤں گی" دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور مارتھا نے گڈ بائی کہتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"... ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کیا یہ تھری ڈی ہے"...... مارتھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں مارتھا بول رہی ہوں۔ ولادی سے بات کراؤ"... مارتھا نے کہا۔

"کون مارتھا۔ ویری سوری ہم کسی مارتھا کو نہیں جانتے" دوسری طرف سے انتہائی سخت بلکہ سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مارتھا نے خاموشی سے رسیور کریڈل پر رکھ دیئے۔

"کیا مطلب" جولیا نے چونک کر کہا۔

"ابھی فون آئے گا۔ یہ ان کا طریقہ کار ہے" مارتھا نے تھکے تھکے لہجے میں کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور واقعی چند منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مارتھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مارتھا بول رہی ہوں"... مارتھا نے کہا۔

"تھری ڈی سے [illegible] بول رہا ہوں مادام"... دوسری طرف سے [illegible] وہی تھی جس نے پہلے انتہائی سخت لہجے میں بات کی تھی لیکن اس بار لہجہ بے حد نرم تھا۔

"میں نے ریڈ بے باس فون کیا تھا وہاں ٹریسا نے بتایا ہے کہ ولادی تھری ڈی میں شفٹ ہو گئی ہے۔ میں نے اس سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام بے حد مصروف ہیں۔ وہ اس وقت بھی ایک اہم مشن کے سلسلے میں میٹنگ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ ان کی واپسی تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد ہی ہو گی۔ جیسے ہی وہ واپس آئیں گی میں آپ کا پیغام ان تک پہنچا دوں گا اور وہ آپ سے خود ہی رابطہ کر لیں گی"... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے شکریہ" ..... مارتھا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"کیا وہ واقعی ایک گھنٹے بعد آ جائے گی" ..... جولیا نے کہا۔
"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہو سکتا ہے پہلے آ جائے اور ہو سکتا ہے۔ کئی
دن تک نہ آئے" ..... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ تھری اے کہاں ہے" ..... صفدر نے پوچھا۔
"یہ ولادی ویسٹو اور قریب ہے۔ اس کا نام اس نے خود ہی تھری اے
پاس رکھا ہوا ہے۔ میں ایک بار وہاں گئی تھی یہ ان بلڑ کالونی کے
اختتام پر جہاں سڑک جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ وہاں ایک بڑا سا پھاٹک
ہے۔ اس پھاٹک کے بعد تقریباً دو یا تین ایکڑ پر محیط گھنا جنگل ہے۔ اس
جنگل کے بعد بہت بڑی عمارت کو تھری اے [illegible]
طرز ایک وسیع رقبہ ہے جس میں انتہائی قیمتی جڑی بوٹیاں کاشت کی
گئی ہیں کیونکہ ولادی جڑی بوٹیوں کی ماہر ہے۔ ان پر ریسرچ کرتی
رہتی ہے" ..... مارتھا نے جواب دیا۔
"وہاں کتنے محافظ ہیں" ..... جولیا نے پوچھا۔
"میں نے پھاٹک پر دو دیکھے تھے۔ پھر عمارت میں تین چار نظر آئے
تھے مزید میں نے اس سے کبھی پوچھا ہے اور نہ کبھی اس کی ضرورت
پڑی ہے" ..... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے ہمیں یہاں بیٹھ کر وقت ضائع کرنے کی بجائے
وہیں تھری اے پہنچنا چاہئے" ..... تنویر نے کہا۔
"ہاں ٹھیک ہے" ..... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اس کا کیا کرنا ہے" ..... اس بار تنویر نے پاکیشیائی زبان میں
بات کرتے ہوئے مارتھا کے متعلق جولیا سے پوچھا۔
"ظاہر ہے اسے زندہ چھوڑنا حماقت ہے۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔
تم اسے ختم کر دو اور فون لائن بھی ختم کر دو" ..... جولیا نے کہا اور
تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس
کے پیچھے چل پڑے۔ جب کہ تنویر وہیں رک گیا اور پھر جیسے ہی وہ
دروازے سے باہر آئے۔ انہیں اندر سے گولیاں چلنے اور مارتھا کی
چیخیں سنائی دیں لیکن وہ خاموشی سے پورچ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔
جہاں ان کی کار موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر بھی واپس پہنچ گیا۔
"میں نے ساتھ ہی جنریٹر کو بھی ختم کر دیا ہے" .....
تنویر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد ان کی کار مارتھا کی پرشکوہ رہائش گاہ سے نکل کر
تیزی سے بلڑ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔
"بعض اوقات مشن کے دوران بے گناہ اور غیر متعلقہ افراد کا خاتمہ
کرنا پڑتا ہے۔ مجھے اس پر بے حد افسوس ہوتا ہے" ..... سائیڈ سیٹ
پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔
"ہاں لیکن مس جولیا ہم اپنی ذات کے لئے یا اپنے ذاتی مقصد کے
لئے ایسا نہیں کرتے۔ یہ سب کچھ ہمارے مشن کی تکمیل کے لئے ہوتا
ہے اور ہمارا مشن بھی ہمارے ذاتی فائدے کے لئے نہیں ہوتا" ..... عقبی
سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا اور جولیا نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے

اس کے ذہن سے کوئی بڑا بوجھ ہٹ گیا ہو۔

"مس جولیا تھری وے کے بارے میں آپ نے کیا پلاننگ کی ہے۔" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ بھی صفدر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"پلاننگ کیسی۔ اسلحہ ہمارے پاس ہے اور تھری وے کے بارے میں ہمیں علم ہے" جولیا کے جواب دینے سے پہلے ہی سٹیئرنگ پر بیٹھا ہوا تنویر بول پڑا۔

"اسے ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے۔ وہ مارتھا کے مکان کی طرح عام سا مکان تو بہرحال نہ ہو گا" کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو۔ پلاننگ کے چکر میں پڑ کر اس طرح سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ولاڈی اور اس کا پورا گینگ دنگن میں ہمیں تلاش کر رہا ہے اور یقیناً اس بار وہ ہمیں پکڑنے اور پوچھ گچھ کے چکر میں نہیں پڑیں گے اور دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیں گے۔ اس لئے ہمارے پاس قطعی وقت نہیں ہے کہ ہم پہلے جا کر چاروں طرف سے اس کا جائزہ لیں اور پھر اندر جانے کی پلاننگ کریں"...... تنویر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے ہمیں فوری طور پر ڈائریکٹ ایکشن کرنا پڑے گا۔ پلاننگ کے لئے ہمارے پاس قطعی وقت نہیں ہے۔" جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور تنویر کا چہرہ اس طرح مسرت کے تاثرات

سے بھر گیا جیسے اسے کوئی بہت بڑا خزانہ مل گیا ہو۔

"آپ کی بات درست ہے مس جولیا۔ واقعی ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ لیکن دو باتیں پھر بھی ہمیں پیش نظر رکھنی پڑیں گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں یہ ریڈ اس وقت کرنا ہو گا جب ولاڈی وہاں موجود ہو اور دوسری بات یہ کہ ہمیں ہر صورت ولاڈی کو زندہ پکڑنا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"کس طرح۔ کیا ہم پہلے وہاں فون کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں سے فون پر بات چیت کا سسٹم تو سامنے آ گیا ہے۔ مارتھا نے بات کی اسے جواب دے دیا گیا۔ پھر مارتھا کو خود فون کیا گیا۔ اس طرح معلومات حاصل کر سکیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"ہمیں رات کو ریڈ کرنا چاہئے۔ وہ لازماً تھری وے میں موجود ہو گی۔" صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن اگر وہ ایک گھنٹے بعد آ گئی تو پھر اس نے لازماً مارتھا سے بات کرنی ہے اور وہاں سے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ اپنے کسی آدمی کو وہاں بھیجے گی اور جب وہاں مارتھا اور اس کے ملازم کی لاش ملے گی تو پھر وہ سمجھ جائے گی کہ یہ کارروائی ہماری ہے اور پھر دو باتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ تھری وے سے غائب ہو جائے گی یا پھر ہمارے استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہو گی اور دونوں صورتوں میں ہمارے لئے ہی

مشکلات پیدا ہوں گی"۔ .... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں تھری ڈے پر اچانک ریڈ کر کے وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دینا چاہئے اور پھر جیسے ہی ولادی وہاں آئے ہم اسے قابو میں کر لیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں واقعی ایسا ہی کرنا چاہئے ورنہ زیادہ دیر بات سوچنا ہمارے ہی خلاف جائے گی"۔ .... جولیا نے اس بار فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ .... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسلحہ وغیرہ تیار کر لو۔ پھاٹک پر پہنچ کر [illegible] دینی ہے۔ سب کچھ تیز رفتاری سے اور اچانک کرنا ہے"۔ .... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر جیسے ہی ان کی کار پائن ہلز کالونی کا موڑ مڑی۔ اچانک سفید رنگ کی ایک [illegible] ماڈل کی کار بھی دوسری طرف سے مڑی اور ان کے آگے آگے چلتی ہوئی پائن ہلز کالونی میں داخل ہو گئی۔ [illegible] کالونی میں آنے جانے والی کئی کاریں تھیں۔ اس لئے انہوں نے زیادہ پرواہ نہ کی۔ ویسے بھی اس سفید کار میں ڈرائیور کے علاوہ صرف دو مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن جب پائن ہلز کالونی کے اختتام پر وہ سفید رنگ کی کار تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتی دکھائی دی تو تنویر نے بے اختیار اپنی کار ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔

"گڈ تنویر تم نے واقعی بروقت فیصلہ کیا ہے"۔ .... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"میں ہمیشہ بروقت ہی فیصلے کیا کرتا ہوں"۔ .... تنویر نے معنی خیز لہجے میں کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی ہنس پڑے تنویر کار کو کالونی کی اندرونی سڑکوں پر گھماتا ہوا ایک بار پھر جب مین روڈ پر آیا تو اب پھاٹک کے سامنے وہ سفید کار موجود نہ تھی۔ البتہ پھاٹک کی سائیڈ [illegible] میں مشین گنوں سے مسلح دو افراد کھڑے ہوئے تھے۔ وہ تنویر کی کار کو پھاٹک کی طرف آتے دیکھ کر چوکنا سے ہو گئے پھر تنویر نے جیسے ہی بند پھاٹک کے سامنے جا کر کار روکی اچانک عقبی [illegible] صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے ہاتھوں میں موجود سائلنسر لگے ریوالوروں سے شعلے سے نکلے اور وہ دونوں ہی جو کار کی طرف بڑھنے کے سے انداز میں آ رہے تھے۔ چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بجلی کی سی تیزی سے کار کے دروازے کھول کر نیچے اترے۔ وہ دونوں تڑپتے ہوئے انداز میں اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ایک ایک گولی اور چلائی اور اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ دونوں ہی ایک جھٹکے سے نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔ اسی لمحے جولیا نیچے اتر کر پھاٹک کی طرف دوڑ چکی تھی اور پھر اس نے پلک جھپکنے میں پھاٹک کا چھوٹا کھولا اور اسے زور لگا کر دونوں اطراف میں کھول دیا۔ تنویر کار آگے بڑھا کر لے گیا۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل نے سب سے پہلے

تو دونوں محافظوں کی مشین گنوں پر قبضہ کیا اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے وہ ان دونوں کو گھسیٹتے ہوئے پھاٹک کے اندر لے گئے۔

"انہیں ادھر اوٹ میں پھینک دو"...... جولیا نے کہا اور دونوں محافظوں کی لاشیں ایک طرف جھاڑیوں کی اوٹ میں ڈال دی گئیں چونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے انتہائی تیزی اور پھرتی سے کام لیا تھا۔ اس لئے ان دونوں کے زخموں سے نکلنے والے خون کی زیادہ مقدار تو وہاں نہ گری تھی لیکن اس کے باوجود بھی خون کی ہلکی سی لکیریں ضرور اندر جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں اور پھر کیپٹن شکیل نے جھک کر مٹی سے دونوں مٹھیاں بھر لیں اور خون کی ان لکیروں پر ڈالنا شروع کر دیں۔ صفدر نے بھی [illegible] لکیروں پر [illegible] اور تھوڑی دیر بعد ان دونوں نے مل کر مٹی سے [illegible] اجاگر [illegible] اب بہرحال اچھی نظر سے دیکھنے پر بھی نظر نہیں آسکتی تھیں۔

"ایک آدمی کو یہاں رکنا چاہئے۔ کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے"...... صفدر نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں پہلے ساری عمارت پر قبضہ کر لیں پھر یہاں کسی کو بھیجیں گے"۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے کار میں سوار ہو گئی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی مشین گنیں سنبھالے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے اور تنویر نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ ہر طرف گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ البتہ کہیں کہیں درختوں پر سیاہ

رنگ کے بڑے بڑے ڈبے لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کار چونکہ صحیح سلامت اور انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور کسی قسم کی کوئی رکاوٹ بھی پیدا نہ ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جنگل کا حصہ ختم ہو گیا اور ایک بڑی سی پرشکوہ عمارت نظر آنے لگ گئی۔ اس کے وسیع و عریض پورچ میں دو [illegible] موجود تھیں اور برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار محافظ بھی کھڑے تھے۔

"باہر نکل کر [illegible] انہیں ختم کرنا ہے۔ سائلنسر لگے ریوالور استعمال کرنے ہوں گے اور پھر فوری طور پر پوری عمارت میں [illegible] مشین گنوں سے اڑا دینا ہے"...... جولیا نے کسی [illegible] بیٹھے بیٹھے ہوئے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

برآمدے میں کھڑے ہوئے محافظ خاموش کھڑے تھے۔ ظاہر ہے کار گیٹ پاس کر کے یہاں آئی تھی۔ اس لئے وہ خاموش تھے۔ انہیں گیٹ پر موجود محافظوں کے بارے میں علم نہ ہو سکا تھا۔ تنویر نے کار ایک جھٹکے سے دوسری کار کے پیچھے روکی اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے باہر نکلے اور پھر اس سے پہلے کہ چاروں محافظ کچھ سمجھتے۔ سائلنسر لگے ریوالور سے گولیاں نکلیں اور وہ چاروں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے۔ جولیا اور تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر ان میں سے دو کی مشین گنیں اٹھائیں اور پھر وہ چاروں دوڑتے ہوئے عمارت میں داخل ہو گئے۔ اندر داخل ہوتے ہی تنویر نے سب سے پہلے فائر کھول دیا اور

راہداری میں موجود دو محافظ چیختے ہوئے اچھل کر وہیں راہداری میں
گرے۔ وہ ایک دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ تنویر نے ان
کے نیچے گرتے ہی دوڑ کر پوری قوت سے دروازے پر لات ماری اور
دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل
ہوا اور پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا۔ جب کہ جولیا،
صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔
کمرے میں موجود چار افراد جو ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے گولیوں
کی بجلی بوچھاڑ میں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ تنویر نے
اس وقت تک ہاتھ نہ روکا جب تک وہ چاروں ہی ٹھنڈے نہ پڑ گئے۔
اس کے ساتھ ہی تنویر دوڑتا ہوا لوٹنے میں [illegible] کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس دروازے کو بھی لات مار کر کھولا اور تیزی
سے اندر داخل ہوا۔ یہ ہال روم تھا لیکن خالی پڑا ہوا تھا۔ تنویر تیزی
سے مڑ کر باہر نکلا ہی تھا کہ یکلخت ایک دھماکہ ہوا اور تنویر کو یوں
محسوس ہوا جیسے اس دھماکے کے ساتھ ہی اس کے سینے میں کوئی گرم
گرم سلاخ اتر گئی ہو۔ وہ اچھل کر نیچے گرا۔ اس کا جسم خود بخود تیزی
سے بھینچنے اور کھنچنے لگا۔ ذہن پر اندھیرے سے چھٹنے لگے اور سانس رک
رک کر آنے لگا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے جسم
میں موجود خون میں اچانک آگ بھر دی ہو۔ اسی لمحے اس نے ایک
بھاری جسم کے آدمی کو ہاتھ میں ریوالور پکڑے اپنی طرف بڑھتے ہوئے
دیکھا وہ آدمی ایک بار پھر فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے تنویر پر دوسرا فائر

کرنا چاہتا تھا کہ جیسے تنویر کے جسم میں پارہ سا بھر گیا اور دوسرے لمحے
اس کا جسم یکلخت سمٹا اور ہوا میں اڑتا ہوا اس آدمی سے ٹکرایا اور تنویر
اسے ساتھ لیتا ہوا نیچے گرا۔ اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر
تنویر کو اپنے اوپر سے ایک طرف اچھالا۔ گو تنویر کی حالت لمحہ بہ لمحہ
خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی لیکن اس کے دل میں اس آدمی کے
لئے شدید ترین نفرت کی ایک تیز لہر سی دوڑ گئی تھی۔ اسے لاشعوری
طور پر احساس ہو گیا تھا کہ اس آدمی نے اسے گولی ماری ہے اور اب وہ
مر جائے گا اور اس احساس کی وجہ سے اس کے دل و دماغ پر اس آدمی کے
خلاف انتہائی نفرت سی چھا گئی تھی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا ہر صورت
[illegible] کرنا چاہتا تھا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس اب کوئی ہتھیار نہ
تھا۔ اس کی مشین گن نجانے کہاں جا گری تھی۔ لیکن جیسے ہی اس آدمی
نے اسے اچھال کر ایک طرف پھینکا۔ تنویر کا ہاتھ کسی سرد سی چیز سے
ٹکرایا اور پھر تنویر کو نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ اسے صرف اتنا احساس
تھا کہ اس کا بازو کسی مشین کی طرح حرکت میں آیا تھا اور اس آدمی
کے حلق سے تیز چیخ نکلی تھی اور بس۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کا علم
تنویر کو نہ ہو سکا۔ اس کا ذہن یکلخت جیسے گہری اور تاریک دلدل میں
ڈوبتا چلا گیا تھا اور اس کے ذہن میں آخری احساس یہی رہ گیا تھا کہ اس
کا سانس اس کے گلے میں پھنس گیا ہے۔ اس نے جسم کو جھٹکا دے کر
سانس کو باہر نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر سب حواس وغیرہ فنا ہو
کر رہ گئے تھے۔ لیکن پھر جس طرح انتہائی گہرے اندھیرے کنوئیں کی

جسے میں کوئی روشنی کا نقطہ چمکتا ہے اس طرح تنویر کے اندھیرے ذہن
میں بھی کہیں دور روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور پھر یہ روشنی تیزی سے
پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنے فنا ہوتے حواس زندہ
ہوتے محسوس ہونے اور سب سے پہلے احساس جو اسے ہوا وہ یہی تھا
کہ اس کے گلے میں پھنسا ہوا سانس اچانک ایک جھٹکے سے باہر آگیا
ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ اب لمبے لمبے
سانس لے رہا تھا۔

"خدایا تو مہربان ہے۔ تو رحم کرنے والا ہے"...... اچانک اس
کے کانوں میں جولیا کی جذبات میں ڈوبی ہوئی آواز پڑی تو اس کے
آہستہ آہستہ بحال ہوتے ہوئے حواس مکمل طور پر [illegible]
ہو گئے اور اسے ماحول کا احساس ہونے لگا۔

"مبارک ہو تنویر اللہ تعالیٰ نے تمہیں نئی زندگی دی ہے" صفدر
کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میری طرف سے بھی مبارک قبول کرو۔ تمہیں واقعی نئی زندگی ملی
ہے" کیپٹن شکیل کی آواز آئی۔

"شکریہ" تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب نہ صرف
پوری طرح ہوش میں تھا بلکہ اب اس کا سانس بھی نارمل انداز میں آ
رہا تھا۔

"تنویر کو ہوش آگیا۔ اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... ایک
طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور تنویر نے اس طرف گردن گھمائی

جس طرف سے جولیا کی آواز سنائی دے رہی تھی اور دوسرے لمحے اسے
یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سیروں خون بڑھ گیا ہو۔ جولیا
جو فرش پر بیٹھی اس کے لئے دعا مانگ رہی تھی اب اٹھ کر اس کی طرف
آ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی تشکر کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی۔ تمہیں واپس زندگی کی طرف لوٹا
دیا ورنہ ہم تو واقعی مایوس ہو چکے تھے۔ نئی زندگی مبارک ہو" جولیا
نے قریب آکر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ" تنویر نے دل کی گہرائیوں سے جولیا کا شکریہ ادا
کرتے ہوئے کہا۔

"[illegible] اس حالت پر جس طرح مس جولیا تڑپی ہیں
اور جس طرح انہوں نے [illegible] روئی ہیں رو رو کر تمہاری زندگی کے لئے
دعائیں مانگی ہیں یہ واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کی دل سے نکلی ہوئی دعاؤں
کی وجہ سے ہم پر رحم کرتے ہوئے تمہیں نئی زندگی عطا کر دی ہے"
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو واقعی ایسے احساس ہو رہا تھا جیسے۔ جیسے۔ میرا اپنا دل بند
ہو جائے گا۔ خدا کا شکر ہے۔ بہت بہت شکر ہے وہ واقعی رحیم و کریم
ہے" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کو یوں محسوس ہوا
جیسے دنیا جہان کی مسرتیں اسے اکٹھی ہی مل گئی ہوں۔

"آپ سب کی اس محبت کو دیکھتے ہوئے تو میرا دل کہہ رہا ہے کہ ایسا
بار بار ہو" تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار

کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"زندگی بار بار نہیں ملا کرتی۔ بہرحال اب تم خطرے سے محفوظ تو ہو گئے ہو۔ لیکن ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ سولاوی پکڑی گئی"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ ولاوی اب وشنگٹن میں نہیں ہے۔ وہ بحر اوقیانوس میں [illegible] جزیرے کارسٹن پر چلی گئی ہے۔ جہاں ویڈ انگ کی [illegible] بنانے والی خفیہ فیکٹریاں موجود ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ کیسے معلوم ہوا۔ مجھے تفصیل تو بتاؤ"۔ تنویر نے کہا۔

"اس عمارت میں [illegible] کے قریب [illegible] کر دیا اور پھر جب ہم واپس اس کمرے میں پہنچے جہاں داخل ہوتے ہوئے تمہیں چھوڑ گئے تھے۔ تو تم وہاں شدید زخمی حالت میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تمہارے سینے میں گولی لگی تھی اور تمہارے ساتھ ایک بھاری جسم کا آدمی بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر پر چوٹ لگی ہوئی تھی اور اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ تمہاری حالت بے حد خراب تھی۔ اس لئے ہم نے فوری طور پر تمہاری دیکھ بھال شروع کر دی۔ جب کہ جولیا نے اس آدمی کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔ تاکہ وہ اچانک ہوش میں آ کر گڑبڑ نہ کر سکے۔ وہاں باقاعدہ ایک کمرہ ہسپتال کے انداز میں بنا ہوا تھا۔ چنانچہ تمہیں وہاں لے جایا گیا اور پھر کیپٹن شکیل اور میں نے مل کر تمہارا آپریشن کیا۔ وہ گولی باہر نکالی اور

تمہاری حالت خاصی سنبھل گئی تو ہم تمہیں طاقت کے انجکشن لگا کر واپس جولیا کے پاس پہنچے اور پھر اس آدمی کو ہوش میں لا کر ہم نے اس سے پوچھ گچھ کی۔ اس پوچھ گچھ کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ ولاوی ہمارے دستیاب نہ ہونے کے خوف سے کارسٹن چلی گئی ہے۔ اس عمارت کا یہی آدمی باڈی گارڈ تھا وہ ولاوی کو چارٹرڈ طیارے پر سوار کرا کے واپس آ رہا تھا۔ باڈی گارڈ اس ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا جب کہ اصل انچارج [illegible] تھا۔ جس نے اب راجر کی جگہ لے لی تھی اور اب باڈی گارڈ یہاں کا انچارج تھا۔ باڈی گارڈ نے پہلے سخت تشدد کے بعد زبان کھولی تھی [illegible] سے وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ اس سے فراغت کے بعد جب ہم تمہارے [illegible] طرح [illegible] ہوش پڑے ہوئے تھے اور [illegible] بعد ازاں تمہاری حالت اچانک بگڑ گئی اور بلڈ پریشر [illegible] گولی کا زہر تمہارے خون میں خاصا پھیل چکا تھا۔ ہم تو کوششوں میں لگے [illegible] انجکشن دستیاب تھے وہ لگاتے رہے اور مس جولیا تمہاری صحت اور زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتی رہیں اور پھر جس طرح اچانک بجھتا ہوا دیا دوبارہ بھڑک کر جلنے لگتا ہے۔ اس طرح تمہاری ڈوبتی ہوئی نبض تیزی سے بحال ہونے لگ گئی۔ بظاہر یہ سب کچھ ایک انجکشن کی وجہ سے لگتا ہے۔ کیونکہ اس انجکشن کے بعد تمہاری کیفیت بدلنے لگی تھی۔ لیکن دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوا ہے اور مس جولیا کی دعاؤں کی وجہ سے ہوا ہے"۔

صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے جواب میں تنویر

نے انہیں اس تنویر کی طرف سے چلائی گئی گولی اور پھر بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات بتا دیئے۔

"وہ لازماً کسی عقبی دروازے سے اس وقت اندر آیا ہوگا جب تم غسل خانے میں تھے اور تمہیں باہر آتا دیکھ کر وہ کسی صوفے کی آڑ میں ہو گیا ہوگا۔ اس طرح اسے تم پر فائر کرنے کا موقع مل گیا ہوگا۔ لیکن تم نے واقعی بے مثال جدوجہد کی ہے کہ اس حالت میں بھی اسے بے ہوش کر دینے میں کامیاب ہو گئے اور تمہاری وجہ سے ہی وہ آدمی ہمارے ہاتھ زندہ لگ گیا۔ ورنہ تو ظاہر ہے ہم یہاں بیٹھے ولاڈی کی واپسی کا انتظار ہی کرتے رہ جاتے" صفدر نے جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے۔ میری وجہ سے تم لوگ یہاں پھنس کر رہ گئے ہو لیکن یہ کمرہ تو ہسپتال کی طرح کا نہیں لگتا" تنویر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ہوش آٹھ گھنٹوں میں آیا ہے اور ظاہر ہے ہم آٹھ گھنٹوں تک اس ہیڈ کوارٹر میں نہ رہ سکتے تھے اور تمہاری وجہ سے آنے والوں سے لڑ بھی نہ سکتے تھے۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر اس عمارت کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا اور تمہیں میں نے اور کیپٹن شکیل نے بے ہوشی کے عالم میں کار کی عقبی سیٹ پر منتقل کیا۔ جولیا نے درمیان میں اکڑوں بیٹھ کر تمہیں سنبھالا۔ جب کہ کیپٹن شکیل نے ڈرائیونگ کی اور ہم انتہائی محتاط انداز میں کار چلاتے ہوئے اس عمارت سے نکلے اور پھر بغیر

کسی رکاوٹ کے ہم اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ میڈیکل باکس ہم ساتھ لے آئے تھے۔ یہاں آ کر تمہاری حالت بگڑی تھی۔ بہرحال اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا ہے۔ اب ہم محفوظ بھی ہیں اور تمہیں بھی ہوش آ گیا ہے" صفدر نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل گفتگو کے دوران اس کمرے سے باہر چلے گئے تھے جب کہ اب تمہارے بیڈ کے پاس صرف صفدر ہی موجود تھا۔ اس لئے وہی اس سے گفتگو کر رہا تھا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔ ہمیں یہاں سے اس جزیرے پر جانا ہوگا" تنویر نے کہا۔

"[illegible] نے تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ گو اسے اصل جزیروں کے بارے میں تو معلومات نہیں تھیں کیونکہ وہ کبھی وہاں نہیں گیا تھا۔ لیکن بہرحال اس سے اتنی معلومات پھر بھی مل گئی ہیں کہ جس سے ہم اس جزیرے پر جا کر ہم ولاڈی کو تلاش کرنے کے کام کا آغاز کر سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب تم پوری طرح صحت مند ہو جاؤ گے" صفدر نے جواب دیا اور ایک کرسی گھسیٹ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔

"تم میری فکر نہ کرو میں اب ٹھیک ہوں" تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں اگر تم نے فوری طور پر حرکت کی تو تمہاری حالت پھر بگڑ سکتی ہے۔ اس لئے کم از کم دو تین روز ہمیں یہاں چھپ کر رہنا چاہئے

گا۔" صفدر نے جواب دیا۔

"یہاں وہ سیگر اور اس کا گروپ تو موجود ہے۔ اسے جب اپنے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا علم ہو گا تو وہ پاگلوں کی طرح ہمیں تلاش کرنا شروع کر دے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں بھی پہنچ جائے"...... تنویر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو ہم نے اس سلسلے میں ضروری حفاظتی اقدامات پہلے ہی کر لئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا ظاہر ہے وہ اب مزید کیا کہہ سکتا تھا۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں والاڈی ایک کرسی پر بیٹھی ایک ضخیم کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی۔ ساتھ ہی تپائی پر ایک شراب کی بوتل اور جام رکھا ہوا تھا۔ جام آدھے سے زیادہ شراب سے بھرا ہوا تھا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بازو اس کے جسم کی مناسبت سے کہیں زیادہ لمبے تھے اور ان لمبے بازوؤں اور بھاری جسامت کی وجہ سے وہ انسان کم اور گوریلا زیادہ لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی زخموں کے کئی مندمل نشانات موجود تھے۔ سر پر گھنے بال تھے۔ اس کا دہانہ چوڑا۔ جبڑے باہر کو ابھرے ہوئے اور ٹھوڑی بھاری تھی۔ آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان میں سانپ جیسی چمک تھی۔

"آؤ ڈین ہان"...... والاڈی نے کتاب بند کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ نے اچھا کیا سیزم کہ یہاں آگئیں۔ اب وہ میگر خود ہی ان سے نمٹتا رہے گا"۔۔۔۔ آنے والے نے جو ڈان جان تھا۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ریک میں سے شراب کی بوتل اٹھا کر واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"میں اچانک ہی یہاں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ دراصل ایکسافٹ ہاؤس کی پوزیشن اور پھر راجر کی ہلاکت نے میرے ذہن کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ راجر کا قتل ضروری تھا کہ اس نے بہت بڑی حماقت کی تھی اور پھر جب میگر بھی فوری طور پر انہیں تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو میں نے یہی سوچا کہ یہاں خطرے میں گھرے رہنے کی بجائے وہاں سے یہاں آجاؤں اور تم جانتے ہو کہ میں ایسے حالات کی عادی نہیں ہوں"۔۔۔۔ ولاڈی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈان جان نے جو شراب کی بوتل کھول کر بڑے بڑے گھونٹ پینے میں مصروف تھا۔ اثبات میں سر ہلا دیا۔

"راجر نے واقعی حماقت کی تھی۔ ساتھ آنے والوں کو اس طرح چھوڑ دیا۔ بہر حال میگر بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ وہ انہیں ڈھونڈ لے گا اور نہ بھی ڈھونڈ سکا تو ایک دو ہفتوں کے بعد میں یہاں سے فارغ ہو جاؤں گا پھر میں خود جا کر انہیں تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دوں گا"۔۔۔۔ ڈان جان نے بوتل منہ سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"ان ریڈ پلز کا کیا ہوا"۔۔۔۔ ولاڈی نے پوچھا۔

"ان کی تیاری کے لئے نئی مشینری کی ضرورت تھی جو میں نے منگوا

لی ہے۔ اب وہ نصب ہو رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے بعد یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ان کی تیاری کا عمل شروع کر دیا جائے گا"۔۔۔۔ ڈان جان نے جواب دیا۔

"ان کی تیاری کا کیا پروگرام بنایا ہے"۔۔۔۔ ولاڈی نے کہا۔

"سیزم فی الحال تو بورڈ نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ انہیں منشیات کے طور پر تیار کر کے پوری دنیا میں پھیلایا جائے۔ اس طرح ہم بے پناہ دولت کما سکتے ہیں۔ یہ منشیات کی ایک ایسی قسم ہو گی جس کا کوئی توڑ کسی تنظیم کے پاس نہ ہو گا اور ہم پوری دنیا کی دولت اس سے کھینچ سکیں گے۔ اس کے بعد جب ضرورت ہو گی تو پھر انہیں دفاعی ہتھیار کے طور پر بھی تیار کیا جا سکے گا"۔۔۔۔ ڈان جان نے کہا۔

"میں نے تو یہ تجویز دی تھی کہ انہیں منشیات کی بجائے ہتھیار کے طور پر تیار کیا جائے۔ اس طرح ہم زیادہ مفاد حاصل کر سکتے تھے"۔۔۔۔ ولاڈی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی تجویز محدود تھی سیزم اور اس پر ہمیں بے حد کام کرنا پڑتا۔ عام ادویات میں ان کی شمولیت کا مطلب ہے کہ انہیں دوسری ادویات سے علیحدہ رکھا جائے اور علیحدہ سپلائی کیا جائے۔ اس طرح معاملات بے حد طویل بھی ہو جاتے اور اس پر بے پناہ اخراجات بھی آتے۔ جب کہ بطور منشیات اس کی تیاری میں آسانی تھی اور فائدہ بھی زیادہ تھا"۔۔۔۔ ڈان جان نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ولاڈی اس کی بات کا کوئی جواب دیتی۔ اچانک ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے فون

ی گھنٹی بج اٹھی اور ڈان جان نے اٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس".... ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ واشنگٹن سے سمیکر کی کال ہے۔ مادام کے لئے".... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"او ضرور اس نے انہیں تلاش کر کے ہلاک کر دیا ہوگا۔ وہ مجھے دو".... والڈی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈان جان نے رسیور اس کی طرف بڑھا دیا فون میں لگا ہوا لاؤڈ سپیکر بھی آن تھا۔
"بات کراؤ سمیکر سے".... والڈی نے رسیور لے کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس میڈم".... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو میڈم۔ سمیکر بول رہا ہوں".... چند لمحوں بعد سمیکر کی آواز سنائی دی۔
"یس والڈی بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا وہ ختم ہو گئے".... والڈی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔
"کوئی اچھی خبر نہیں ہے میڈم۔ ان لوگوں نے تو ہیڈ کوارٹر کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔ آپ کی بڑی بہن مارتھا اور اس کا ملازم جیفرے بھی ہلاک ہو چکا ہے".... دوسری طرف سے سمیکر نے کہا تو والڈی کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو".... والڈی نے رک رک کر کہا۔
"میڈم میں نے ہیڈ کوارٹر کو فون کیا تو وہاں سے کسی نے کال اٹنڈ نہ کی۔ اس پر مجھے تشویش ہوئی۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت

وہاں پہنچا تو بارگر سمیت وہاں موجود ایکشن گروپ کے تمام افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ بارگر کی لاش جس حالت میں ملی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر انتہائی بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ میں نے فوری طور پر ارد گرد انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ ایک کار کو بیلے کالونی میں گھومتے دیکھا گیا۔ جس میں ایک ایکریمی عورت اور تین ایکریمی مرد سوار تھے اور پھر اس کار کو تھری وے کے پھاٹک کی طرف بھی جاتے دیکھا گیا۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ یہ وہی گروپ ہے جو سافٹ ہاؤس سے نکلا تھا۔ میں نے ان کی تلاش شروع کرا دی اور ساتھ ہی میں نے ہیڈ کوارٹر کے فون کی ٹیپ کی چیکنگ کی۔ کیونکہ مجھے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ لوگ تھری وے کیسے پہنچ گئے اور انہیں تھری وے کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ کیونکہ تھری وے کے بارے میں سوائے چند خاص آدمیوں کے اور کسی کو معلوم نہ تھا۔ ٹیپ سے آپ کی بڑی بہن مارتھا کی ایک کال سنی گئی۔ مارتھا نے تھری وے پر کال کر کے آپ سے ملنے کی خواہش کی تھی اور انہیں بتایا تھا کہ آپ ایک گھنٹے بعد تھری وے واپس آئیں گی۔ میں نے ان لوگوں کی موت کے وقت کا اندازہ لگایا اور کال ٹائم چیک کیا تو اس کال کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی ان کا خاتمہ کیا گیا تھا۔ میں نے مادام مارتھا کو کال کیا تو وہاں سے بھی کال اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی۔ چنانچہ میں فوراً ان کی رہائش گاہ پہنچا تو وہاں مادام مارتھا اور ان کے ملازم جیفرے کی لاشیں موجود تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا البتہ کوئی چیز بھی اپنی جگہ سے نہ

بلائی گئی تھی۔ وہاں ارد گرد کے علاقے سے تحقیقات کے بعد بھی یہی بات سامنے آئی کہ اس کار میں ایک عورت اور تین مردوں کو کوٹھی میں جاتے دیکھا گیا ہے۔ اس طرح میں سمجھ گیا کہ انہیں کسی طرح تھری دے کا علم ہوا۔ انہوں نے کسی طرح مادام مارتھا کا سراغ لگایا وہ وہاں پہنچے۔ مادام مارتھا سے انہیں تھری دے کا پتہ چلا اور وہ انہیں قتل کر کے سیدھے تھری دے پہنچے اور وہاں انہوں نے قیامت برپا کر دی۔ سارے حفاظتی انتظامات ویسے کے ویسے ہی رہ گئے اور پھر انہوں نے بارگر پر تشدد کر کے اس سے آپ کے متعلق معلومات حاصل کی ہوں گی۔ بارگر کو آپ ایئرپورٹ ساتھ لے گئی تھیں۔ اس لئے یقیناً بارگر سے انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ کار [illegible] ایک کالونی کی سڑک پر کھڑی مل گئی ہے اور اب میرے آدمی ایئرپورٹ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اب آپ کے پیچھے واشنگٹن آئیں گے۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ آپ وہاں محتاط رہیں۔ یہ لوگ کارکردگی کے لحاظ سے انتہائی خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں"...... سیکر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او ویری بیڈ نیوز۔ ریڈنگی ویری بیڈ نیوز۔ انہیں تلاش کرو۔ ورنہ میں تم سب کا خاتمہ کر دوں گی۔ میں ایک ایک کو ہلاک کر دوں گی"...... ولاڈی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہم کام کر رہے ہیں میڈم۔ اگر وہ واشنگٹن میں رہے تو ہم یقیناً انہیں ٹریس کر لیں گے۔ آپ بے فکر رہیں"...... سیکر نے جواب دیا

اور ولاڈی نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نجانے یہ کس طرح کے لوگ ہیں۔ ہاتھ بھی نہیں آ رہے اور مسلسل ریڈ رنگ تباہ ہوتی چلی جا رہی ہے"...... ولاڈی نے رسیور کریڈل پر پٹختے ہوئے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"میں نے آپ سے پہلے کہا تھا کہ مجھے وہاں آنے دیں۔ لیکن آپ نے میری بات تسلیم نہیں کی تھی۔ یہ لوگ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور ان کا خاتمہ کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہی کر سکتا ہے۔ لیکن آپ نے میری بات نہ مانی۔ بہرحال فکر کی کوئی بات نہیں۔ سیکر نے اچھا کیا ہے کہ اطلاع دے دی ہے۔ اگر وہ لوگ آپ کے پیچھے واشنگٹن آئے تو یہاں ان کی موت یقینی ہے۔ [illegible] کی سیماں سے وہ کسی طرح بھی بچ کر نہ جا سکیں گے"...... ڈان جان نے کہا۔

"کاش ایسا ہو۔ مجھے تو اب خوف محسوس ہونے لگ گیا ہے۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے یہ لوگ مافوق الفطرت ہوں"...... ولاڈی نے کہا تو ڈان جان بے اختیار ہنس دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں میڈم۔ دراصل آپ کے ساتھ ایسا پہلی بار ہو رہا ہے جب کہ میری تو عمر ہی ایسے لوگوں سے نمٹنے میں گزری ہے۔ ریڈ رنگ اس وقت سب سے مضبوط اور طاقتور تنظیم ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ میرے کنٹرول میں ہے۔ اب آپ دیکھیں گی کہ سب کچھ اوکے ہو جائے گا۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں واشنگٹن جا کر ان کے خلاف کام کروں"...... ڈان جان نے کہا۔

"نہیں تم ایسا نہ کہو۔ تمہاری یہاں موجودگی میرے لئے حوصلے کا باعث ہے۔ میں تو اب سوچ رہی ہوں کہ اگر میں اچانک یہاں آنے کا فیصلہ نہ کر لیتی بلکہ واپس تھری دے چلی جاتی تو اب تک ان کے ہاتھ لگ چکی ہوتی"...... والادی نے بے اختیار جھرجھری سی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں آپ کا اچانک فیصلہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوا ہے"۔ ڈان جان نے کہا۔

"لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔ وہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ کیا وہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں"...... والادی نے کہا۔

"نہیں مادام دراصل آپ نے بنیادی غلطی پروفیسر ہربرٹ کو فون کر کے کی تھی۔ آپ نے پروفیسر ہربرٹ کو فون پر ریڈ بلڈ کے بارے میں بتا دیا اور ساتھ ہی آپ نے اپنی پلاننگ کے متعلق اسے یہ اشارہ بھی دے دیا کہ آپ ریڈ بلڈ کو کس طرح استعمال کرنا چاہتی ہیں۔ بس یہیں سے بات بگڑ گئی۔ پروفیسر ہربرٹ نے عمران کو یہ تفصیل بتا دی۔ وہ بے حد ذہین آدمی ہے۔ وہ سمجھ گیا ہو گا کہ آپ کا مقصد اسے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا ہے اور یہ ہتھیار ان کے دشمن ملک کے ہاتھ بھی آ سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے یقیناً یہی رپورٹ اپنی حکومت کو دی ہو گی اور حکومت نے اس ریسرچ فائل کو واپس حاصل کرنے اور آپ کو اس سے فائدہ اٹھانے سے روکنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھیج دیا ہو گا اور وہ اس لئے آپ کو تلاش کر رہے ہیں۔ تاکہ آپ سے وہ ریسرچ فائل واپس حاصل کر کے اس

خطرے کا سدباب کر سکیں"...... ڈان جان نے بڑے ذہانت بھرے انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اب وہ ہتھیار بھی تیار نہیں ہو رہا اور یہ لوگ بھی میری جان کے دشمن ہو گئے ہیں"...... والادی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ منشیات کے بعد ہم فوری طور پر اسے بطور ہتھیار تیار کرنے کا بھی کام شروع کر دیں گے۔ اس طرح دولت بھی کمائیں گے اور اپنی ناپسندیدہ حکومتوں کا خاتمہ بھی کریں گے۔ بلکہ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو منشیات کی صورت میں بھی ریڈ بلڈ ہتھیار [illegible] کسی قوم کی طاقت صرف اس کی فوج یا اسلحے سے نہیں ہوتی بلکہ اس قوم کے افراد یا اس ملک کے عوام ہی اصل قوت ہوتے ہیں اور ریڈ بلڈ ایسی طاقتور منشیات ہے کہ یہ کینسر کی طرح پھیلتی ہی چلی جائے گی اور جب عوام ہی نہ رہیں گے یا ملک کے لوگ مفلوج، کمزور اور غیر صحت مند ہو جائیں گے تو پھر وہ قوم یا ملک اسلحے اور فوج کے ساتھ بھی سرنگوں ہو جائے گی۔ اس طرح ریڈ بلڈ منشیات کی صورت میں بھی ایک خوفناک ہتھیار ہی ہے"...... ڈان جان نے مسکراتے ہوئے کہا اور والادی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ اوہ ویری گڈ۔ تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میرے دل کو مسرت سے بھر دیا ہے۔ اوہ یہ تو بنیادی ہتھیار ہے۔ دوسری منشیات کا تو علاج ہے مگر ریڈ بلڈ کا تو علاج ہی نہیں اور نہ ہو

سکتا ہے سوبری گڈ۔ دولت بھی ملے گی اور جس ملک کو چاہیں گے تباہ بھی کر دیں گے۔ گڈ شو ڈان جان گڈ شو۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں"...... ولاڈی نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا اور ڈان جان بھی مسکرا دیا۔

"شکریہ۔ میڈم بہرحال یہ ریڈ چیز آئندہ صدیوں کے لئے آپ کی طرف سے ہی دنیا کے لئے تحفہ ہو سکیں۔ اگر آپ یہ ریسرچ فائل پڑھ لیتیں اور آپ کو بھی ان ٹیوں میں مہارت حاصل نہ ہوتی تو ریڈ چیز کبھی تیار نہ ہو سکتیں"...... ڈان جان نے کہا اور ولاڈی اور بھی زیادہ خوش ہو گئی۔ لیکن دوسرے لمحے کچھ سوچ کر اچانک اس کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔

"یہ۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا یہ علی عمران کا کیا ہوگا ڈان جان۔ مجھے ان کی کارکردگی سے خوف آ رہا ہے۔ ریڈ رنگ کی طرف بڑی سے بڑی اور خوفناک تنظیم کو نیچی نظروں سے دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ لیکن یہ چار پانچ افراد نے ریڈ رنگ جیسی انتہائی طاقتور تنظیم کو بے دریے ایسے چرکے لگائے ہیں کہ میرا دل خوف سے بھر گیا ہے"...... ولاڈی نے کہا۔

"آپ یہاں قطعی محفوظ ہیں۔ یہاں کارمن میں ہماری تنظیم پوری طرح حاوی ہے یہاں کے تمام کلب۔ ہوٹل اور بار ہماری تنظیم کی ملکیت ہیں یہاں کے تمام مجرم گروپ بھی ریڈ رنگ سے منسلک ہیں یہاں ریڈ رنگ کی حکمرانی ہے یہاں کی پولیس اور فوج کے اعلیٰ احکام بھی ریڈ رنگ کے وظیفہ خوار ہیں۔ اس لئے یہاں ایک اجنبی آدمی

بھی ہماری نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور یہاں آنے کے بھی صرف دو طریقے ہیں۔ سمندری راستہ اور ہوائی راستہ دونوں جگہیں ہمارے کنٹرول میں ہیں۔ میں ایسے احکامات جاری کر دیتا ہوں کہ آج سے ہر اجنبی چاہے وہ مرد ہو یا عورت کو اغوا کر کے باقاعدہ ان کی چیکنگ کی جائے گی۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ اس طرح وہ لوگ یہاں آ کر کسی صورت بھی بچ نہ سکیں گے"...... ڈان جان نے کہا اور ولاڈی نے تحسین آمیز انداز میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"...... ولاڈی نے کہا اور ڈان جان اٹھ کر کھڑا ہوا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ ولاڈی نے اس کے واپس جاتے ہی وہی کتاب دوبارہ اٹھا لی۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

صدیقی نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ وہ اس وقت ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اسے آنکھیں بند کرنے کا [illegible] تھا۔ [illegible] اس کے چہرے پر پال ولسن کا میک اپ کرنے میں مصروف تھا

"او۔ کے اب آنکھیں کھولو تاکہ اب میں تمہاری آنکھوں کو خوبصورت چشم بنا دوں"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے بے اختیار ہنستے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"گویا اب آپ اپنی طرح میری آنکھیں بنانا چاہتے ہیں"۔ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود دوسرے ساتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ارے ارے پال ولسن کے میک اپ نے کہیں تمہارے ذہن پر تو اثر نہیں ڈال دیا"...... عمران نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اس کی ہنسی بتا دی تھی کہ صدیقی کے خوبصورت اور کاٹ دار جملے کا وہ

پوری طرح لطف لے رہا ہے۔

"ذہن پر اثر ہوتا تو میں آپ کی آنکھوں کو حقیقی آنکھیں کہہ دیتا"۔ صدیقی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ایک بار پھر کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یا اللہ اگر یہی رفتار رہی تو بے چارہ عمران کب تک مقابلہ کر سکے گا"۔ عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے۔ عمران نے کسی قسم کے لوشن صدیقی کی آنکھوں میں ڈالنے کے بعد ہاتھ ہٹا لئے۔

"او۔ کے اب تم ہر لحاظ سے پال ولسن بن چکے ہو۔ اب جدید سے جدید مشینری بھی اس میک اپ کو چیک نہ کر سکے گی۔ اس لئے اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنی ذہانت کو صرف مجھ پر استعمال کرنے کی بجائے اس لارڈ پر بھی استعمال کرتے ہوئے اس سے ان فیکٹریوں کا محل وقوع معلوم کر لاؤ"...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"آپ بے فکر رہیں آپ کا کام ہو جائے گا"...... صدیقی نے پال ولسن کے لہجے میں کہا۔

"گڈ ٹھیک ہے۔ تمہارا لہجہ آواز۔ بالکل پال ولسن کی طرح ہے۔ بس وہاں اپنے آپ کو پال ولسن سمجھ کر ہی اس لارڈ سے بات کرنا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صدیقی نہ سمجھ لینا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ لو بریف کیس اس میں دونوں دوائیں موجود ہیں اور میں نے تمہیں ان کے متعلق ساری بات سمجھا دی ہے۔ او کے اب تم جا سکتے ہو۔ ہم اس وارڈ کی رہائش گاہ کے آس پاس ہی رہیں گے۔ کسی قسم کے خطرے کی صورت میں تم ہمیں ریڈ کاشن دے سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کھڑکی سے باہر جھانکوں یا دھانکوں یہ بھی بتا دیں"..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب کسی بچے کو پہلی بار اکیلا کسی سفر پر بھیجا جاتا ہے تو بزرگ اسے نصیحت کرتے ہیں کہ دیکھو گاڑی کی کھڑکی سے باہر مت جھانکنا۔ اپنا خیال رکھنا۔ جیب جس میں رقم ہو اس پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔ کسی اجنبی سے کوئی چیز لے کر نہ کھانا وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے باقی نصیحتیں تو کر دیں۔ یہ نہیں بتایا کہ کھڑکی سے بھی جھانکوں یا نہ جھانکوں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار تو اس قدر زوردار قہقہے ابھرے کہ جیسے ان قہقہوں سے چھت اڑ جائے گی۔ عمران کے قہقہے بھی ان قہقہوں میں شامل تھے۔

"واہ اسے تو کہتے ہیں کہ آدمی کو خاموش رہنا چاہئے۔ ورنہ بولتے ہی پہچانا جائے گا۔ تم خاموش ہی بھلے تھے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سارے ہنس پڑے۔ صدیقی بھی ہنستا ہوا اٹھا اور پھر باہر موجود پال ولسن کی کار میں بیٹھ کر اس نے بریف کیس ساتھ والی

سیٹ پر رکھا اور کار سٹارٹ کر کے اس نے تیزی سے آگے بڑھا دی۔ چوہان اس دوران پھاٹک کے قریب جا کے ہی پہنچ چکا تھا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور صدیقی نے کار پھاٹک سے باہر نکالی اور اسے دائیں طرف موڑ کر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ اس پر بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے۔ اس نے عمران بار بار اسے تفصیل بتا رہا تھا۔ اگر پال ولسن کسی طرح بھی عمران کے قد و قامت کا ہوتا تو عمران کبھی بھی صدیقی پر اس کا میک اپ نہ کرتا اور خود پال ولسن کے روپ میں لارڈ اسپاٹو کے پاس پہنچتا۔ اس نے صدیقی نے دل ہی دل میں فیصلہ کر رکھا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے اس نے ہر صورت میں کامیاب ہونا ہے۔ پال ولسن سے لارڈ ہاؤس کے اندرونی نقشے اور دیگر ضروری معلومات کے ساتھ ساتھ اس ڈرگ سیکرٹری چیز کے بارے میں بھی تفصیلات حاصل کر لی گئی تھیں۔ پال ولسن کی جیبوں میں موجود تمام چیزیں بھی اس وقت اس کی جیبوں میں موجود تھیں۔ اسلحہ عمران نے جان بوجھ کر اسے لے جانے سے منع کر دیا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے لارڈ سے ملنے سے پہلے اس کی چیکنگ کی جائے اور پال ولسن کا اسلحے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ لارڈ اسپاٹو کے شاندار محل نما مکان کے گیٹ کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار گیٹ کے باہر روکی اور نیچے اتر کر اس نے پہلے جیب سے پرس نکالا اور اس میں سے پال ولسن کا خصوصی کارڈ نکال کر اس نے پرس کو بند کر کے واپس

جیب میں رکھا اور کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک باوردی نوجوان باہر آگیا۔

"اوہ آپ جناب۔ جیمز صاحب آپ کے منتظر ہیں آیئے میں پھاٹک کھولتا ہوں"....... نوجوان نے باہر نکلتے ہی چونک کر کہا اور واپس مڑ گیا۔ صدیقی سر ہلاتے ہوئے مڑا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ واپس جیب میں رکھ لیا اور پھر ابھی وہ کار میں بیٹھا ہی تھا کہ بڑا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور صدیقی نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض لان میں سے گزرنے کے بعد وہ شاندار اور انتہائی فراخ پورچ میں پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور ابھی نیچے اترا ہی تھا کہ برآمدے میں سے اس نے ایک آدمی کو نیچے اترتے ہوئے دیکھا۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ آنے والا لارڈ کا سیکرٹری جیمز ہے کیونکہ اس کا حلیہ اسے معلوم تھا۔

"ہیلو پال ولسن۔ تم پانچ منٹ لیٹ پہنچے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ لارڈ صاحب ان معاملات میں بے حد سخت واقع ہوئے ہیں"....... صدیقی کے نیچے اترتے ہی جیمز نے کہا۔

"سوری"....... صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار میں سے بریف کیس اٹھا لیا۔

"آؤ۔ پلیز مزید دیر مت کرو"....... جیمز نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلو"....... صدیقی نے کہا اور تیزی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے

بعد وہ ایک کمرے کے بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ جیمز نے دروازے پر دستک دی۔

"یس"....... دروازے کے ساتھ دیوار میں موجود انٹرکام سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی صدیقی پہچان گیا کہ آواز لارڈ اسپانٹو کی ہے۔

"لارڈ پال ولسن حاضر ہے لارڈ"....... جیمز نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے اسے اندر بھیج دو"....... لارڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"جاؤ راہداری سے گزر کر تم لارڈ کے پاس پہنچ جاؤ گے"۔ جیمز نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا دروازہ کراس کر کے اندر داخل ہوا۔ واقعی ایک طویل راہداری دور تک چلی جا رہی تھی۔ جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ صدیقی ہاتھ میں بریف کیس پکڑے تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی راہداری کی چھت میں مختلف رنگوں کے کئی بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ لیکن صدیقی اطمینان اور سکون سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے اختتام پر موجود دروازہ اس کے قریب پہنچتے ہی خود بخود کھلا اور صدیقی آگے بڑھ گیا۔ اب وہ ایک وسیع و عریض کمرے میں تھا جسے انتہائی قیمتی اور شاندار فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔

"بیٹھ جاؤ پال ولسن"...... کمرے میں لارڈ کی آواز گونجی اور صدیقی خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ کرسی کے ساتھ ہی رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ایک سائیڈ کی دیوار درمیان سے کھسک کر سائیڈ میں ہوئی اور وہاں خلا نمودار ہو گیا۔

"آجاؤ"...... اس خلا کی دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سنائی دی اور صدیقی ایک جھٹکے سے اٹھا۔ اس نے جھک کر سائیڈ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھایا اور تیزی سے قدم بڑھاتا اس خلا کی طرف بڑھ گیا۔ اس خلا کو پار کر کے وہ ایک دوسرے کمرے میں پہنچ گیا جو پہلے سے نسبتاً چھوٹا تھا۔ لیکن پہلے سے کہیں زیادہ قیمتی اور خوبصورت فرنیچر سے مزین تھا۔ ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کا چہرہ [illegible] بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ اس کی آنکھیں صدیقی پر جمی ہوئی تھیں۔ صدیقی سمجھ گیا کہ یہی لارڈ اسپاٹو ہے۔ اس نے انگریزی انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو پال ولسن۔ تم نے یہ بات کر کے ہمیں پریشان کر دیا ہے"...... لارڈ اسپاٹو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں خود پریشان ہو گیا ہوں لارڈ۔ اسی لئے تو میں نے براہ راست آپ سے بات کی تھی کہ اگر یہ بات پھیل گئی تو ریڈ رنگ کا سارا مال یکلخت کنڈم ہو جائے گا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اپنی بات ثابت کرو۔ ہمیں تو اب تک یقین نہیں آرہا"...... لارڈ نے کہا اور صدیقی نے نیچے رکھا ہوا بیگ کھولا اور اس

میں سے دو بوتلیں نکال کر اس نے لارڈ کے سامنے میز پر رکھ دیں۔ بوتلیں باقاعدہ ڈبے میں بند تھیں اور دونوں ڈبے ہر لحاظ سے ایک جیسے تھے۔

"آپ خود چیک کر لیجئے جناب"...... صدیقی نے ڈبے رکھ کر واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور لارڈ نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس کا ایک سائیڈ پر لگے ہوئے چھوٹے سے شیشے کو کھولا اور پھر بٹن دبا کر اس نے آلے کو ایک ڈبے پر رکھا اور اس چھوٹے شیشے کی مدد سے ڈبے کو چیک کرنے لگا۔ اس نے ایک ڈبے کو چاروں طرف سے دیکھا اور پھر اسے واپس میز پر رکھ کر اس نے دوسرا ڈبہ اٹھایا اور اسے چیک کرنے لگا۔ ایک [illegible] چاروں طرف سے چیک کر کے اس نے ایک طرف رکھ دیا۔

"یہ ہے ہمارا ڈبہ اس پر ہمارا مخصوص نشان موجود ہے"...... لارڈ نے آلہ بند کر کے واپس جیب میں رکھ کر پہلا ڈبہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اور دوسرا ڈبہ اصل کمپنی کا ہے۔ اب آپ ان دونوں پر درج نسخے کے اجزاء کو ملائیں آپ کو خود پتہ چل جائے گا"...... صدیقی نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور لارڈ نے دونوں ڈبوں کو اٹھا کر ان کی ایک جیسی سائیڈوں کو اپنی طرف کیا اور پھر وہ انتہائی غور سے دونوں کو دیکھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ انہیں دیکھتا جا رہا تھا اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کمپنی نے غلط نسخہ چھاپ دیا ہو۔ ہمارے

ڈبے والا نسخہ درست ہو"...... لارڈ نے آخرکار ایک طویل سانس لیتے ہوئے دونوں ڈبے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"جی آپ کا خیال درست ہو سکتا تھا۔ میں نے بھی اسی پوائنٹ پر سوچا تھا۔ چنانچہ میں سرکاری فارما کوپیا ساتھ لے آیا ہوں۔ اس میں یہ نسخہ درج ہے۔ آپ اسے چیک کر لیں"...... صدیقی نے بریف کیس میں سے ایک کتاب نکال کر اسے کھولا۔ اس میں باقاعدہ نشانی لگی ہوئی تھی۔ عمران نے چونکہ صدیقی کو پوری تیاری کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس لئے صدیقی اجنبی پر اعتماد تھا۔

"یہ دیکھئے یہ نسخہ ہے"...... صدیقی نے اٹھ کر اجنبی مؤدبانہ انداز میں کتاب لارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ لارڈ نے کتاب لی اس پر درج نسخے اور اس کے بارے میں پڑھا اور پھر اصل کمپنی کا ڈبہ اٹھا کر اس نے اسے کتاب میں درج نسخے سے ملانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے اس ڈبے کو رکھا اور ریڈ رنگ والے ڈبے کو اٹھا کر اس نے اس کے نسخے کو کتاب سے ملانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے اور صدیقی دل ہی دل میں عمران کی مہارت کو خراج تحسین پیش کر رہا تھا جس نے ریڈ رنگ کے ڈبے پر درج نسخے میں اس طرح خود تبدیلیاں کر دی تھیں کہ لارڈ باوجود اجنبی باریک بینی سے اسے دیکھنے کے اس تبدیلی کو شناخت نہ کر پا رہا تھا۔ حالانکہ اگر وہ بازار سے ریڈ رنگ کا اس کے ساتھ کا دوسرا ڈبہ منگوا لیتا تو ساری بات سامنے آ جاتی۔ وہ دونوں ہی ایک ہوتے۔

عمران کو اصل خطرہ بھی یہی تھا کہ لارڈ نے کہیں یہ طویل وقت اس لئے نہ لیا ہو کہ وہ ڈرگ سیکرٹری کی مدد سے بازار سے دونوں ڈبے منگوا کر پہلے ہی چیک کر چکا ہو۔ اسے صرف لارڈ کی نفسیات کی وجہ سے قدرے اطمینان تھا کہ لارڈ ٹائپ کے لوگ اس حد تک جانا پسند نہیں کرتے۔

"ہونہہ۔ واقعی فرق ہے اور یہ فرق ہماری تنظیم کے ڈبے میں ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے"...... لارڈ نے آخرکار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ سے تو غلط بیانی کا تصور بھی نہیں کر سکتا لارڈ"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"غلط بیانی کی بات نہیں ہے پال ولسن۔ مجھے یقین اس لئے نہ آ رہا تھا کہ بظاہر ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ہماری تنظیم کی فیکٹری میں اجنبی جدید ترین مشینیں ہیں۔ اصل ڈبوں کی فلم تیار ہوتی ہے۔ ایک نقطہ بھی اگر اصل پر ہے تو وہی نقطہ ہمارے ڈبے پر بھی ہو گا۔ کسی تبدیلی کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ تبدیلی موجود ہے۔ میری سمجھ میں تو اب تک نہیں آ رہا کہ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ۔ تم ایسا کرو کہ یہ سارا سٹاک واپس بھجوا دو۔ آئندہ ایسا نہ ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

"جی سٹاک تو سپلائی ہو چکا ہے۔ بہرحال اگر آئندہ ایسا نہ ہو تو بات اب بھی بن جائے گی۔ میری تو رائے ہے کہ آپ فوراً فون پر فیکٹری

کے انچارج سے بات کریں اور یہ بات اس سے ڈسکس کریں۔" صدیقی نے کہا۔

"نہیں میں خود وہاں جاؤں گا اور بالمشافہ یہ بات ڈان جان سے ڈسکس ہو گی۔ فون پر بات نہیں ہو سکے گی"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔ تو کیا فیکٹری کہیں دور ہے"...... صدیقی نے اٹھ کر میز پر رکھی ہوئی کتاب اٹھاتے ہوئے سرسری سے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہاں نہیں ہے۔ بہت دور ہے"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے"...... صدیقی نے کتاب بند کر کے بریف کیس میں ڈالتے ہوئے سرسری سے لہجے میں کہا۔

"میں فضول باتیں پسند نہیں کیا کرتا۔ اب تم جا سکتے ہو"...... لارڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... صدیقی نے جواب دیا مگر دوسرے لمحے اس کا وہ ہاتھ گھوما جس سے اس نے کتاب بیگ میں رکھی تھی اور لارڈ کی ناک پر چٹاخ سا پڑا۔ لارڈ نے ہلکی سی چیخ ماری مگر دوسرے لمحے اس کا جسم وہیں صوفے پر ہی ڈھلک گیا۔ صدیقی سانس روکے کھڑا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر ایک لمبا سانس لے کر وہ تیزی سے لارڈ کی طرف بڑھا۔

"اگر تم اس آخری سوال کا جواب دے دیتے تو جو کچھ اب تمہارے ساتھ ہو گا وہ نہ ہوتا"...... صدیقی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ

کر اس نے لارڈ کے بے حس و حرکت جسم کو صوفے سے گھسیٹ کر اسے فرش پر بچھے قالین پر ڈالا اور پھر مڑ کر بیگ میں سے اس نے نائلون کی ایک باریک رسی کا بنڈل نکالا اور اسے کھول کر اس نے انتہائی پھرتی سے بے ہوش پڑے لارڈ کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اس کے پیر بھی باندھ کر اس نے ایک کرسی اٹھا کر کمرے کے وسط میں رکھی۔ پہلے کرسی کو اچھی طرح چیک کیا۔ اسے خطرہ تھا کہ کوئی حفاظتی انتظامات نہ ہوں۔ اس لئے وہ ہر لحاظ سے احتیاط کر رہا تھا۔ جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے لارڈ کے جسم کو اٹھا کر اس کرسی پر ڈالا اور ایک ہاتھ سے اس کے جسم کو سنبھال کر [illegible] باقی ماندہ رسی سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب لارڈ کرسی سے اچھی طرح بندھ گیا تو صدیقی نے بیگ کو اٹھا کر مخصوص انداز میں اس کے نچلے حصے میں موجود [illegible] سے باہر نکلے ہوئے دھاگے کے سرے کو جھٹکا دیا تو بیگ کا نچلا حصہ کھل گیا اور اس کے اندر سے ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ باہر آ گیا۔ صدیقی نے اس آلے کو اٹھا کر اس پر موجود کئی بٹنوں میں سے دو بٹن دبائے تو جھماکے سے اس پر سرخ رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا اور صدیقی کے لبوں پر مسکراہٹ سی پھیل گئی۔ اس نے ساتھ موجود سرخ رنگ کا بٹن دبایا تو ایک زرد رنگ کا بلب جلنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد دونوں بلب اکٹھے ہی بجھ گئے۔ صدیقی نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے آلے کو ایک طرف رکھ دیا۔ اب اس

کمرے میں موجود تمام حفاظتی انتظامات آف ہو چکے تھے۔ صدیقی نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ اب ایسے آلات بھی وجود میں آ گئے تھے جو ایک مخصوص لفظ کی ادائیگی سے بھی خود بخود حرکت میں آ جاتے تھے اور اسے معلوم نہ تھا کہ یہاں کس قسم کے آلات نصب ہیں اور نہ اس کے پاس اتنا وقت تھا کہ وہ سب آلات کو چیک کر سکتا اور کوئی پتہ نہ تھا کہ آواز کی لہروں سے حرکت کرنے والا آلہ کہاں نصب ہو اور لارڈ ہوش میں آتے ہی اچانک وہ مخصوص لفظ بول دے اور صدیقی کسی عذاب میں پھنس کر بے بس ہو جائے۔ لیکن اب اس کمرے میں موجود ہر قسم کے حفاظتی مشینی سسٹم آف ہو چکے تھے۔ اس لئے صدیقی پوری طرح مطمئن تھا۔ وہ تیزی سے مڑا۔ اس نے اس بیگ کی ایک سائیڈ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور مڑ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹا کر شیشی لارڈ کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کیا اور شیشی واپس بیگ میں رکھ کر وہ خانہ بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے وہ آلہ مخصوص خانے میں رکھ کر اسے بند کیا۔ میز پر موجود دونوں ڈبے اٹھا کر واپس رکھے اور پھر اطمینان بھرے انداز میں عمرو عیار کی زنبیل جیسا بیگ بند کر دیا۔ اسی لمحے لارڈ کی کراہ سنائی دی اور صدیقی اس کی طرف مڑ گیا۔ لارڈ ہوش میں آ گیا تھا اور اب اس طرح بیٹھا کسمسا رہا تھا جیسے کرسی سے اٹھنا چاہتا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ یہ کیا۔ کیا تم نے پال ولسن۔ یہ۔ یہ......" لارڈ نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجبوری تھی لارڈ۔ تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا تھا۔ اگر جواب دے دیتے تو مجھے یہ سب کچھ نہ کرنا پڑتا"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم پال ولسن نہیں ہو سکتے۔ لیکن تمہارا میک اپ بھی چیک ہوا اور تمہیں بھی سب کچھ تو راہداری میں چیک کیا گیا۔ سب کچھ تو او کے تھا پھر۔ پھر۔ تم کون ہو"...... لارڈ نے ایک بار پھر شدید الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سب کچھ چیک کرنے کے باوجود پوچھ رہے ہو کہ میں کون ہوں"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"ریڈ فلاش۔ ریڈ فلاش"...... اچانک لارڈ نے زور زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ چیخ کر اپنی انرجی ضائع مت کرو۔ تمہارا سارا سسٹم اب کام نہیں کرے گا۔ میں نے اسے آف کر دیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ آئندہ جو لمحات تم پر گزرنے والے ہیں۔ ان لمحات میں تمہیں انرجی کی ضرورت ہو گی۔ اس لئے انرجی ضائع مت کرو"۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کے اندرونی استر میں موجود ایک مخصوص انداز کی جیب سے ایک استرے جیسا باریک لمبا اور انتہائی تیز پھل والا چھوٹا خنجر نکال لیا۔

"اب میرے سوال کا جواب دو کہ ریڈ رنگ کی ادویات بنانے والی

فیکٹریاں کہاں ہیں" .... صدیقی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"شٹ اپ میں کچھ نہیں جانتا۔ دفع ہو جاؤ"...... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک چیخ نکلی اور وہ تیزی سے دائیں بائیں سر مارنے لگا۔ اس کا جسم یکلخت لرزنے لگا تھا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا اور صدیقی نے ایک لمحے میں اس کی دائیں آنکھ کا ڈھیلا خنجر سے کاٹ دیا تھا۔

"بولو ورنہ ایک ایک ریشہ کاٹ دوں گا"........ صدیقی نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے خنجر سے اس کا ایک کان اڑا دیا۔ لارڈ بری طرح چیخا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ ایک طرف ڈھلک گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ صدیقی نے خون آلود خنجر ایک طرف رکھا اور دوسرے لمحے اس نے لارڈ کے گال پر پے در پے تھپڑ رسید کرنے شروع کر دیئے۔ سخت زوردار تھپڑ کھانے کے بعد لارڈ چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔

"بولو جواب دو ورنہ"........ صدیقی نے خنجر واپس دائیں ہاتھ میں پکڑتے ہوئے غرا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے ایک گال پر زخم ڈال دیا۔ وہ اس وقت انتہائی سرد مہرانہ انداز میں کام کر رہا تھا۔ دراصل وہ اس کی قوت ارادی کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔

"بولو جواب دو بولو۔ ورنہ"...... صدیقی کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"کارسٹن۔ کارسٹن جزیرے پر ہیں۔ کارسٹن جزیرے پر ہیں"...... لارڈ کے حلق سے چیختی ہوئی آواز نکلی۔

"کہاں ہے کارسٹن جزیرہ۔ پوری تفصیل بتاؤ"........ صدیقی نے اس کی گردن پر زخم ڈالتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ تم تو قصائی ہو۔ اوہ اس قدر سفاکی اور سرد مہری میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ رک جاؤ بتاتا ہوں رک جاؤ"...... لارڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بکواس کی ضرورت نہیں بس بولتے جاؤ"........ صدیقی نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور خنجر لارڈ کے بازو میں آدھے سے زیادہ اتر گیا۔

"جب تک بولتے رہو گے۔ ہاتھ رکا رہے گا۔ ورنہ"..... صدیقی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور خنجر واپس کھینچ لیا۔ اب لارڈ کے چہرے پر شدید ترین خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ چہرہ پہلے ہی بے پناہ اور ناقابل برداشت تکلیف کی وجہ سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا یوں لگتا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس کی روح نکل جائے گی۔ لیکن صدیقی جانتا تھا کہ یہ مجرم لوگ اتنی آسانی سے مرنے والے نہیں ہوتے۔

"بولو۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... صدیقی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور پھر تو جیسے بیپ چل پڑتا ہے اس طرح لارڈ کی زبان چل پڑی جب وہ خاموش ہوا۔ صدیقی سوال کرتا گیا اور پھر اس نے جب پوری تفصیل معلوم کر لی تو اس کا ہاتھ گھوما اور خنجر لارڈ کے دل میں اترتا چلا گیا۔ لارڈ اسپائکو جس کی گردن صدیقی کے کمرے میں داخل ہوتے وقت فخر و غرور سے اکڑی ہوئی تھی۔ دل میں خنجر اترتے ہی اب

اس طرح نیچے کی طرف جھکی تھی کہ جیسے کوئی اونچی پہاڑی سے اچانک نیچے چھلانگ لگاتا ہے اور چوٹی سے نشیب تک کا یہ فاصلہ اس تیزی سے کٹ جاتا ہے کہ دیکھنے والی آنکھیں فاصلے کا ادراک بھی نہیں کر سکتیں

صدیقی تیزی سے مڑا۔ اس نے ایک طرف رکھا ہوا اپنا بیگ اٹھایا اور درمیانی خلا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ خلا کو کراس کرتے ہی وہ دوسرے بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ لیکن پھر ایک جھٹکے سے رک گیا۔ وہ دروازہ جس سے وہ گزر کر اس بڑے کمرے میں داخل ہوا تھا نہ صرف بند تھا بلکہ اس کے سامنے ایک فولادی چادر بھی آ چکی تھی اور پھر صدیقی حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت سی ابھری۔ کیونکہ باہر کھلنے والے دروازے اور کھڑکیوں [illegible] اور نمودار ہو گئی تھیں۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... صدیقی نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اچانک چھت سے چٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے اس ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا جس میں اس نے بیگ پکڑا ہوا تھا اور بیگ اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

اس کے ساتھ ہی جیسے صدیقی کی تمام احساسات جاگ اٹھے۔ اس کی تمام صلاحیتیں بیدار ہو گئیں۔ وہ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے جیسے ہوا میں اڑتا ہوا وہ کچھ فاصلے پر موجود باتھ روم کے دروازے سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور دوسرے دھماکے سے اندر جا گرا۔ اندر پھسلنے فرش پر گرتے ہی اس کا جسم رول ہوتا ہوا عقبی دیوار

سے ٹکرا کر رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں جیسے تیز سیٹیاں سی بج اٹھیں۔ ایک لمحے کے لئے اس کا سانس سینے کے اندر ہی رک گیا۔ اس بڑے کمرے میں ایک طوفان ایک قیامت برپا تھی۔ چھت سے اور دیواروں سے اس طرح گولیاں چاروں طرف برس رہی تھیں کہ اس پورے کمرے میں شاید ایک انچ کا خلا بھی باقی نہ رہا تھا۔ بے تحاشا گولیاں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھیں جس کی وجہ سے مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ چند لمحوں تک تو صدیقی دیوار کی جڑ میں پڑا رہا۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ صرف ایک لمحہ بلکہ ایک لمحے کا ہزارواں حصہ اس کی زندگی بچا گیا ہے ورنہ شاید اس کے جسم میں اب تک اتنے سوراخ ہو چکے ہوتے کہ سرے سے جسم نام کی کوئی چیز ہی باقی نہ رہ جاتی۔ پہلی گولی اس کے بیگ پر چلی تھی اور یہ اس مشین فائرنگ سسٹم کا چیک فائر تھا اور چھت سے نکلنے والی مخصوص آواز اور بیگ پر پڑنے والی گولی نے اس کے ذہن میں مشین فائر سسٹم اور چیک فائر کا پورا منظر پیدا کر دیا تھا اور پھر شاید قدرت کو اس کی زندگی مقصود تھی کہ اس کا جسم لاشعوری طور پر گھوم کر باتھ روم کی طرف ہی گیا تھا۔ البتہ چیک فائر اور مشین فائر کے درمیان جو ایک معمولی سا وقفہ ہوتا ہے۔ اس وقفے کے دوران حرکت میں آجانا اس کی مخصوص تربیت اور اس کے احساسات کا نتیجہ تھا۔ ایک لمحے کے لئے یہ سارے خیالات اس کے ذہن میں گھومے مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے پاس اب بھی بہت کم

وقفہ ہے۔ مشین فائر کسی بھی لمحے اس باتھ روم میں بھی ہو سکتی ہے۔
شاید مشین سسٹم آپریٹرز کا باتھ فائر سسٹم کے مرکزی حصے تک ہی
محدود رہا تھا۔ ورنہ ساتھ موجود ہونے کی وجہ تھی اور پھر وہی
قیامت خیز منظر جو ہال میں نظر آرہا تھا اس باتھ روم میں بھی نظر آتا۔
باتھ روم کی چھتیں چونکہ تکنیکی طور پر بڑے ہال کمروں سے نیچے رکھی
جاتی ہیں۔ اس لئے مشین سسٹم میں اس کا آپریشن بھی مرکزی آپریشن
سے علیحدہ ہوتا ہے اور فی الحال صرف مرکزی سسٹم آپریٹ ہو رہا تھا۔
لیکن کسی بھی لمحے سائیڈ سسٹم کا لیور بھی دبایا جا سکتا تھا۔ صرف آپریٹرز
کے ذہن میں یہ بات آنے کی دیر تھی کہ اس نے سائیڈ سسٹم کو آپریٹ
نہیں کیا لیکن یہ سب کچھ سمجھنے کے باوجود اس کے پاس یہاں سے
بچنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اس چھوٹے سے باتھ روم کے باہر قیامت برپا
تھی اور باتھ روم کا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ چاروں طرف سخت اور ٹھوس
دیواریں تھیں۔ بس فرق صرف اتنا تھا کہ ہال کی طرف والی دیوار میں
ایک دروازہ تھا اور بس۔ لیکن صدیقی جانتا تھا کہ اس کے پاس انتہائی
قلیل ترین وقت ہے۔ انتہائی قلیل ترین۔ اس قلیل ترین وقت میں وہ
اگر یہاں سے زندہ نکل گیا تو ٹھیک ورنہ صرف اس کی روح ہی باہر جا
سکے گی۔ مشین فائر سسٹم غسل خانے میں آپریٹ نہ بھی ہوتا تب بھی
مرکزی سسٹم آف ہونے کے بعد یقیناً مسلح افراد کی ایک کھیپ اندر
داخل ہوتی اور نتیجہ وہی ہوتا۔ اس کے پاس تو لے دے کے نام پر وہی تیز
دھار اسپرنگ خنجر تھا جو وہ لارڈ کے دل میں اتار آیا تھا۔ شاید لارڈ کے

جسم میں کوئی ایسا آلہ موجود تھا جو دل کی دھڑکن بند ہوتے ہی خود بخود
آن ہو گیا تھا اور جس کے نتیجے میں یہ سب کچھ ہو رہا تھا یا شاید چھوٹے
کمرے سے بڑے کمرے کا درمیانی خلا کراس کرنے کے دوران کچھ ہوا
تھا۔ بہرحال اس وقت وہ ہو چکا تھا جو اس کی زندگی لے سکتا تھا اور اس
نے نہ صرف اس لئے اپنی زندگی بچائی تھی کہ زندگی اللہ تعالیٰ اور قوم کی
امانت تھی۔ بلکہ اس کے پاس ریڈ چپ فیکٹریوں کے وہ راز موجود تھے
جو ہر صورت میں اس نے عمران تک پہنچانے تھے۔ تاکہ دنیا کے
لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگیاں بچائی جا سکیں۔ یہ خیالات اس
کے ذہن میں طوفان کی طرح آ رہے تھے جب کہ اس کی نظریں سرعت
سے باتھ روم میں گھوم رہی تھیں۔ لیکن باتھ روم میں کوئی
ایسی چیز اس کی نگاہوں میں نہ چڑھ رہی تھی جسے وہ اپنی حفاظت کے لئے
استعمال کر سکتا تھا۔ پھر اسی لمحے اچانک بڑے کمرے میں ہونے والی
فائرنگ بند ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی غسل خانے کی چھت سے سرد
سی آوازیں سنائی دیں تو صدیقی نے ایک بار پھر اسی طرح کی
چھلانگ لگائی اور وہ تقریباً اڑتا ہوا اس بار باتھ روم کے کھلے دروازے
سے باہر جا گرا۔ لیکن فرش پر موجود فائر شدہ گولیوں کے ڈھیر کی وجہ
سے اس کا جسم تیزی سے رول ہوتا چلا گیا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے
اس کے پورے جسم میں جگہ جگہ انگارے سے بھر گئے ہوں۔ لیکن اس
طرح رول ہونے سے ایک فائدہ یہ ضرور ہوا کہ وہ رول ہوتا ہوا ایک
بار پھر اسی درمیانی خلا کے قریب جا پہنچا جس کے دوسری طرف چھوٹے

کے تحت اس نے رسی کھولی تھی۔ اس کا وہ خیال درست نکلا تھا۔
غسل خانے کی چھت چونکہ ہال کی نسبت کم اونچائی پر تھی۔ اس لئے
اس کی چھت سے ہونے والی زبردست فائرنگ نے پورے فرش کو
اس بری طرح ادھیڑ کر رکھ دیا تھا کہ فرش ڈالنے کے لئے استعمال
ہونے والا سریا بھی اس خوفناک فائرنگ کی وجہ سے بری طرح جگہ جگہ
سے ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا تھا اور جس جگہ گٹر تھا۔ وہاں اب کافی بڑا
سوراخ بھی بن گیا تھا۔ کیونکہ گٹر کے نیچے فرش کا لینٹر نہ ڈالا گیا تھا۔
اس نے فائرنگ سے [illegible] کے پرخچے اڑنے کے بعد باقی فائرنگ پر وہ
راستہ سریوں پر چلتی رہی [illegible] سریوں کے ٹوٹنے کی وجہ سے اچھا خاصا
[illegible] تھا [illegible] صدیقی نیچے جا سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ
بڑی عمارتوں کے نیچے [illegible] طور پر اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ
غسل خانے کے گٹر ان کے اوپر ہی ہیں۔ اس نے جلدی سے رسی کو چار پانچ
سریوں کے گرد بل دے کر گانٹھ دی اور پھر رسی کا بنڈل نیچے پھینک کر
اس نے رسی پکڑی اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے نیچے خلا میں اترتا چلا گیا
گو بدبو کے خوفناک جھونکے اس کی ناک سے ٹکرا رہے تھے لیکن اس
وقت مسئلہ اس کے لئے جان بچانے کا تھا۔ اس لئے اسے بدبو کی پرواہ
تک نہ تھی اور چند لمحوں بعد اس کے پیر پانی میں ڈوبتے چلے گئے۔ اسی
لمحے اسے اوپر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو اس
نے رسی چھوڑی اور گھپ اندھیرے میں تیزی سے بائیں ہاتھ کی طرف
چلنا شروع کر دیا۔ پانی اس کے گھٹنوں کے اوپر تک تھا اور وہ پانی

کمرے میں لارڈ کی لاش موجود تھی۔ اس نے سنبھل کر اٹھنے کی
کوشش کی لیکن گولیوں پر پیر پھسل جانے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر
دھڑام سے نیچے گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی
اور اس بار وہ اس الٹی قلابازی کی وجہ سے درمیانی خلا کو پار کر کے
عقبی کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ یہاں چونکہ فائرنگ نہ ہوئی تھی اس لئے
اس کے قدم قالین پر جم گئے اور وہ کھڑا ہو گیا۔ غسل خانے میں ہونے
والی تیز فائرنگ کی آوازیں اسے مسلسل سنائی دے رہی تھیں اور اب
وہ سمجھ گیا تھا کہ بیک وقت دونوں جگہوں پر فائرنگ کیوں نہیں ہو سکے تھے
اس مشین کا فائرنگ سسٹم ڈبل آپریشنل آٹومیٹک سسٹم نہ تھا۔
صدیقی نے بجلی بے چینی کے عالم میں اس کمرے کا جائزہ لینا
شروع کر دیا۔ لیکن وہ بھی ہر طرف سے بند تھا۔ اس میں سے نکاسی کا
کوئی راستہ نہ تھا۔ کرسی پر لارڈ اسپائنو کی لاش بدستور موجود تھی۔
اچانک صدیقی کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے تیزی سے لاش
کے گرد بندھی ہوئی نائلون کی رسی کو کھولنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں
میں اس نے رسی کو کھول کر ویسے ہی اکٹھا کیا اور اس بار وہ محتاط انداز
میں قدم بڑھاتا ہوا واپس اس بڑے کمرے میں داخل ہوا اور تیزی سے
چلتا ہوا غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ
ہی غسل خانے میں ہونے والی انتہائی تیز گولیوں کی بارش بھی رک
گئی۔ اسے معلوم تھا کہ اب ان کمروں کے دروازے کھلیں گے اور
مسلح افراد اندر داخل ہو جائیں گے۔ لیکن جو خیال اسے آیا تھا اور جس

میں چھپ چھپ کرتا ہوا ذرا سا آگے بڑھا تھا کہ اوپر سے تیز فائرنگ پھر گونجنی شروع ہو گئی۔ ایک سائیڈ پر ہو جانے کی وجہ سے وہ براہ راست فائرنگ کی زد سے تو بچ نکلا تھا لیکن فائرنگ کے شعلوں نے گھپ اندھیرے میں بہرحال اس قدر روشنی کر دی تھی کہ اسے دور جاتے ہوئے اس بڑے گٹر کی [illegible] اور بناوٹ کا علم ہو گیا۔ اس نے سر جھکایا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ پانی درمیان میں تھا جبکہ سائیڈوں پر جگہ خشک تھی۔ اس لئے سائیڈ پر آتے ہی اس کے قدم پوری رفتار سے آگے بڑھنے لگے۔ لیکن بند گٹر میں موجود انتہائی مکروہ بدبو والی گیس نے اس کے اعصاب پر اپنے اثرات ڈالنے شروع کر دیئے تھے لیکن صدیقی سانس روکے تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گو اوپر سوراخ سے فائرنگ کرنے والے نیچے اتر سکتے تھے لیکن شاید اس خوفناک بدبو نے انہیں نیچے اترنے سے باز رکھا تھا۔ گٹر کی طوالت خاصی تھی۔ صدیقی دوڑتے دوڑتے تھک سا گیا تھا۔ گھٹن کے آثار اب واضح ہونے لگ گئے تھے اور صدیقی لڑکھڑانے لگا تھا اس کے ذہن پر بھی اب اندھیرے جھپٹنے لگے تھے لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر وہ یہاں بے ہوش ہو گیا تو اس کی موت انتہائی عبرتناک ہو گی۔ اس لئے وہ دوڑتا ہی چلا گیا۔ اچانک اس کا جسم کسی فولادی چیز سے ٹکرایا اور وہ بے اختیار چیختا ہوا الٹ کر نیچے گرا اور رول ہوتا ہوا گندے بدبودار پانی میں جا پڑا۔ مگر دوسرے لمحے اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کا پورا جسم اب گیلا ہو گیا تھا

لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ جس چیز سے ٹکرایا ہے وہ یقیناً گٹر کی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی فولادی سیڑھی ہے اور فولادی سیڑھی کا مطلب ہے کہ اس کے اوپر گٹر کا دہانہ ہو گا۔ چنانچہ وہ تیزی سے اسی جگہ کی طرف لپکا جہاں وہ اس سیڑھی سے ٹکرایا تھا۔ لیکن اس کی حالت اب بے حد خستہ ہو رہی تھی۔ اس نے سیڑھی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ تو لیا تھا لیکن اب اس کے جسم میں سیڑھی پر چڑھنے کی ہمت ہی باقی نہ رہی تھی۔ اس کا جسم جھول رہا تھا۔ وہ بار بار سر جھٹک جھٹک کر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا اعصابی نظام اب تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ اس نے آخری دفعہ اپنی ہمت مجتمع کی لیکن بے سود اس کا جسم [illegible] گیا۔ وہ سیڑھی کی سائیڈ پر گرا اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ کیونکہ اسے سانس لینے میں اب شدید دشواری محسوس ہو رہی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح بے ہوشی یا موت کی دلدل میں ڈوب جاتا۔ اچانک اوپر روشنی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی تازہ ہوا کا ایک ریلا سا نیچے آیا اور سیڑھی کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے صدیقی کے ڈوبتے ہوئے ذہن کو سہارا سا مل گیا۔ اسے آہستہ آہستہ سانس لینے میں جو دشواری ہو رہی تھی وہ دور ہوتی چلی گئی۔

"وہ آگے نکل گیا ہو گا۔ وہ لازماً باہر جا کر نکلے گا"...... اوپر دہانے سے کسی کی آواز سنائی دی۔

"نیچے اتر کر چیک کر لیں"...... ایک اور آواز سنائی دی۔

نہیں میں نے دیکھ لیا ہے۔ وہ یہاں ہوتا تو نظر آ جاتا۔ وہی جیلی
آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد اچانک دہانے سے آنے والی روشنی
دوبارہ ناپید ہو گئی۔ لیکن اس وقفہ اور اتنے وقفے تک دہانہ کھلنے کی وجہ
سے ماحول میں موجود تیز گیس قدرے کم ہو گئی تھی اور صدیقی کو
سہارا سا مل گیا تھا۔ وہ چونکہ سیڑھی کے پاس دیوار کی جڑ میں گرا ہوا تھا
اور اوپر سے دیکھنے والوں کے نقطہ نظر سے انہوں نے پانی تک اندر
دوڑتے ہوئے کسی آدمی کو چیک کرنا تھا۔ اس لئے ان کا خیال تک
بھی اس طرح کی چیکنگ کی طرف نہ گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ
صدیقی سمجھتا تھا کہ دہانہ کھلنے کی وجہ سے جس تیزی سے گیس موجود
گیس باہر نکلی ہو گی۔ اس نے بھی انہیں [illegible]
روک دیا ہو گا۔ بہرحال اب صدیقی اس قابل ہو گیا تھا کہ وہ نہ صرف
اٹھ کر کھڑا ہو سکتا تھا بلکہ سیڑھی چڑھ کر اوپر بھی جا سکتا تھا۔ چنانچہ
دہانہ بند ہوتے ہی وہ اٹھا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر دہانے
تک پہنچ گیا۔ ڈھکنے کا دہانہ کافی بڑا تھا اور جلدی میں اسے پوری طرح بند
بھی نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے صدیقی نے ڈھکنے کا دباؤ دے کر اسے اوپر
اٹھایا اور پھر ایک سیڑھی پر سنبھل کر کھڑا ہونے کے بعد اس نے دونوں
ہاتھوں کے زور پر اسے اٹھا کر ایک طرف کو پلٹ دیا اور اس کے ساتھ
ہی اس کے چہرے سے تازہ ہوا ٹکرائی تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس
کے جسم میں طاقت و توانائی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئی ہوں۔ اس نے
سر دہانے سے باہر نکالا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ وہ

عمارت کے عقبی حصے میں تھا۔ جہاں ایک وسیع و عریض باغ تھا۔ چند
لمحوں بعد وہ تیزی سے باہر آیا اور باڑ کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔
ایک طرف دیوار میں دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور وہاں دو مسلح افراد بھی
موجود تھے لیکن دونوں کا رخ باہر کی طرف ہی تھا۔ صدیقی باڑ کی اوٹ
میں پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اسی طرف کو بڑھتا چلا گیا۔
[illegible] بھی نہیں ہے۔ کہیں وہ اندر گیس کی وجہ سے مر تو نہیں
گیا۔ [illegible] اسی لمحے [illegible] سے ایک آواز سنائی دی اور پھر دروازے
میں موجود دونوں آدمی [illegible] گئے اور دو مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔
میرا خیال ہے ایسا ہی ہوا ہو گا۔ جس [illegible] سے گیس ماسک
[illegible] ہی اس کی لاش مل سکے گی [illegible] ایک
آدمی نے کہا اور [illegible] کر وہ چاروں تیزی سے مڑے اور
عمارت کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ صدیقی نے اطمینان بھرا
سانس لیا اور جب وہ چاروں اس گلی میں جا کر اس کی نظروں سے اوجھل
ہو گئے تو صدیقی باڑ کی اوٹ سے نکلا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا
اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر باہر آ گیا۔ باہر ایک چوڑی لیکن ویران سی
سڑک تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔
ارے یہ بھیگا ہوا چوہا کہیں صدیقی تو نہیں [illegible] مخالف سمت
میں پڑے کوڑے کے بڑے بڑے ڈرموں کے پیچھے سے عمران کی آواز
سنائی دی اور صدیقی تڑپ کر مڑا اور تیزی سے سڑک کراس کر کے

ڈرموں کی طرف بڑھنے لگا۔

"اوہ اوہ یہ تو واقعی صدیقی ہے"...... دوسرے لمحے عمران کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے ایک بڑے ڈرم کی اوٹ سے باہر آگیا۔

"عمران صاحب آپ یہاں موجود تھے"...... صدیقی نے قریب جا کر کہا۔

"ارے یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے۔ آجاؤ ادھر۔ اوٹ میں"...... عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے بازو سے پکڑ کر ایک بار پھر بڑے ڈرم کی اوٹ میں لے جاتے ہوئے کہا۔

"چوہان کار لے کر آؤ جلدی عقبی طرف۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے ڈرم کی اوٹ میں پہنچتے ہی جیب سے فوراً ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔ صدیقی اب زمین پر اکڑوں بیٹھا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"کیا ہوا تھا۔ میں نے دو آدمیوں کو عقبی دروازے سے باہر نکل کر بائیں طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن وہ گھوم کر پیچھے گئے۔ جب کہ دو آدمی دروازے میں ہی رکے رہے اور پھر وہ دونوں واپس آئے اور اندر چلے گئے۔ دروازہ بند ہو گیا۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ معمول کی چیکنگ کر رہے ہیں"...... عمران نے کال سے فارغ ہو کر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال کچھ نہ پوچھیں۔ میری طبیعت بے حد خراب ہو رہی ہے۔ بہرحال میں کامیاب ہو گیا ہوں"...... صدیقی نے آہستہ سے جواب دیا

اور عمران کا چہرہ چمک اٹھا۔ چند لمحوں بعد بائیں طرف سے ایک کار نمودار ہوئی اور تیزی سے ان ڈرموں کے قریب آکر رک گئی۔ عمران نے صدیقی کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور چند لمحوں میں وہ اسے لے کر کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ صدیقی ہے۔ مگر اسے کیا ہوا ہے"...... چوہان نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا حیرت سے مڑ کر کہا۔

"ابھی نکلو یہاں سے باتیں بعد میں ہوں گی"...... عمران نے کہا اور چوہان نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"راستے میں ساتھیوں کو بھی پک کر لو"...... عمران نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی کار میں بیٹھے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان سب کی نظریں صدیقی پر جمی ہوئی تھیں جو نشست کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کار واپس رہائش گاہ پر پہنچ گئی۔ خاور وہیں رہائش گاہ پر ہی موجود تھا۔

"میں باتھ روم ہو آؤں۔ پھر بات کرتا ہوں"...... صدیقی نے کار سے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل گیا تھا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صدیقی تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی طرف موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوٹھی میں

تھا ہوا لباس اتارا، اور پھر اچھی طرح غسل کرنے کے بعد جب وہ دوسرا لباس پہن کر باتھ روم سے باہر آیا تو اب وہ پوری طرح مستعد اور چاک وچوبند نظر آرہا تھا۔ اس کے ساتھی سٹنگ روم میں موجود تھے اور پھر جیسے ہی صدیقی وہاں پہنچا۔ خاور نے اسے چائے کی ایک گرم گرم پیالی لا کر دی۔

"او بہت شکریہ خاور مجھے اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی"۔ صدیقی نے کہا اور چائے کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔

"کمال ہے طویل جدوجہد کرنی پڑی ہے تمہیں لیکن تم نے ریڈ کاشن کیوں نہیں دیا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔ بس اچانک [illegible] ہو گیا اور میرا مقصد تھا کہ بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا ہوں"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے [illegible] روڈ [illegible] میں داخل ہونے سے لے کر باہر نکلنے تک پوری تفصیل بتانی شروع کر دی اور عمران سمیت اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اس کے لئے انتہائی تحسین آمیز تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ویری گڈ۔ تم نے واقعی بے مثال جدوجہد اور بے پناہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے صدیقی ویل ڈن"۔ عمران نے بے اختیار ہو کر کہا تو صدیقی کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"کم از کم اب تو آپ مجھے کسی مشن پر بھیجتے ہوئے یہ تو نہ کہیں گے کہ خیال رکھنا۔ لوگ بڑے ہوشیار ہوتے ہیں اور تم بھولے بھالے

ہو"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"بلکہ اب تو مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ لوگوں کا خیال رکھنا بیچارے بڑے بھولے بھالے ہوتے ہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور ایک بار پھر سٹنگ روم قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"لیکن عمران صاحب صدیقی نے جو تفصیل بتائی ہے۔ اس میں ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب تک وہ لارڈ ہلاک نہیں ہوا کچھ نہ ہوا۔ لیکن پھر [illegible] سب کچھ ہوتا چلا گیا اور وہ بھی آٹومیٹک انداز میں۔ اگر انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ پال ولسن غلط آدمی ہے [illegible] ہی یہ باہر آتا اسے پکڑ لیا جاتا یا گولیوں سے [illegible] دیا جاتا۔ اس کی بجائے اس کے کمرے کے دروازوں پر فولادی شیٹیں بے پناہ فائرنگ [illegible] غسل خانے میں فائرنگ اور پھر لوگوں کا اندر آنا۔ یہ سب کچھ عجیب سا لگ رہا ہے"۔ خاور نے کہا۔

"واقعی بظاہر عجیب سا لگتا ہے۔ لیکن میرے اندازے کے مطابق یہ سب کچھ ضرورت سے زیادہ سائنسی انتظامات پر انحصار کی وجہ سے ہوا ہے۔ جس کمرے میں لارڈ تھا۔ یہ نظام وہاں بھی موجود تھا۔ لیکن صدیقی نے اسے آف کر دیا تھا۔ اب یہ مجھے نہیں معلوم کہ لارڈ کے مرتے ہی یہ آٹومیٹک سسٹم کیوں آن ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی دوسری وجہ ہو۔ بہرحال وہاں فل آٹومیٹک مشینی سسٹم نصب تھا۔ جو آن ہو گیا اور یہ اس قدر تیز۔ سخت اور مکمل نظام ہوتا ہے کہ اس سے

کسی کا بچ نکلنا ناممکنات میں گنا جاتا ہے۔ یہ تو صدیقی کی بے پناہ صلاحیت اس کی ذہانت اور اس کی تیزی سے فیصلہ کرنے والی جبلت کی وجہ سے صدیقی نے اس یقینی موت سے اپنے آپ کو نہ صرف بچا لیا ہے بلکہ ہمت اور جرأت سے مقابلہ کرتے ہوئے وہ باہر نکل آنے میں بھی کامیاب ہو گیا ہے۔ ورنہ عام آدمی تو کیا۔ ایسے تربیت یافتہ آدمی کے لئے بھی اس کلنگ سسٹم سے بچ نکلنا تقریباً ناممکن سمجھا جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں کے چہروں پر ایک بار پھر صدیقی کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران کی وضاحت کے بعد انہیں اب صحیح طور پر اس بات کا احساس ہوا تھا کہ صدیقی نے واقعی کتنا بڑا معرکہ مارا ہے۔

"گڈ صدیقی تم نے واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاج رکھ لی ہے"۔۔۔۔ جوہان نے بے اختیار ہو کر کہا اور صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

"صدیقی نے لارڈ سے جو کچھ معلوم کیا ہے۔ اس کے بعد ایک بات تو بہرحال طے ہو گئی ہے کہ یہ فیکٹریاں کارسٹن جزیرے میں ہیں اور ڈان جان وہاں کا انچارج ہے اور یہ فیکٹریاں جزیرے کے شمال مشرقی علاقے میں زیر زمین بنائی گئی ہیں اور اوپر وسیع و عریض جنگل ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب جزیرے پر تو آبادی بے حد محدود ہو گی اور لارڈ اسپائنو ان کا خاص آدمی تھا۔ اس کی موت کی خبر تو ان تک پہنچ ہی

جائے گی۔ وہ محتاط ہو جائیں گے اور وہاں جانے والے اجنبی بہرحال ان کا پہلا نشانہ بنیں گے۔ اس لئے ہمیں وہاں جانے سے پہلے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی پڑے گی"۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"ہاں بالکل منصوبہ بندی کے بغیر وہاں جانا تو خودکشی کے برابر ہے۔ صدیقی تم اپنا یہ سپیشل میک اپ صاف کرو اور خاور تم اس پال ولسن کا خاتمہ کر دو۔ اب اس کا مزید زندہ رہنا غلط ہو گا۔ لارڈ کے آدمیوں کو پال ولسن کی بھی تلاش ہو گی اور پال ولسن اگر زندہ رہا تو وہ ہمارے متعلق بتا دے گا اور اس طرح ان کی تلاش کا مرکز ہم بن جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

میکسیکو کی بندرگاہ ونبا گو کے ایک گمنام جزیرے اس وقت بے حد رونق
نظر آ رہی تھی۔ تقریباً ہر قومیت کے افراد یہاں موجود تھے جن میں
عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ اس بندرگاہ سے جزیرہ کارسٹن تک
جانے کے لئے باقاعدہ چھوٹے مسافر جہازوں کی سروس چلتی تھی۔ جسے
فری کیا جاتا تھا۔ یہ سروس سیاحت کے فروغ کی بین الاقوامی تنظیم کے
تحت چلتی تھی۔ ایک طرف جولیا اور اس کے ساتھی بھی کھڑے ہوئے
تھے۔ وہ ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جولیا اس وقت ایکریمین لڑکی
لگ رہی تھی۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ سب ٹورسٹ تھے اور نہ صرف
ان کے کاغذات اصل تھے بلکہ ان کے پاس بین الاقوامی ٹورسٹ
سپیشل کارڈ بھی تھے۔ بارگر سے انہیں کارسٹن کے بارے میں
معلومات حاصل ہوئی تھیں جہاں وہ ادائی گئی تھی۔ اس وقت تو ان کا
خیال تھا کہ کارسٹن کوئی عام سا جزیرہ ہوگا۔ لیکن چونکہ تنویر زخمی تھا

اور جب تک وہ پوری طرح صحت مند نہ ہو جاتا وہ کارسٹن نہ جا سکتے
تھے۔ اس لئے جولیا اور اس کے ساتھیوں نے ان فارغ دنوں میں
کارسٹن کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں اور ان
تفصیلات کے بعد انہیں معلوم ہوا تھا کہ کارسٹن کافی بڑا جزیرہ ہے۔
جس کے جغرافیائی طور پر دو حصے ہیں۔ اس کے جنوبی حصے پر تو چھوٹے
چھوٹے شہر آباد ہیں۔ جب کہ شمالی حصہ انتہائی گھنے اور خطرناک
جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے اور اس شمالی حصے پر آبادی محدود ہے۔ شمالی
حصے کا سب سے بڑا شہر نارسٹن تھا۔ جو اس شمالی حصے کا مرکزی شہر تھا
لیکن یہ بھی ایک بڑے قصبے سے زیادہ بڑا نہ تھا جب کہ جنوبی حصے میں
دارالحکومت سمیت دو اور بڑے شہر بھی تھے اور جنوبی حصہ
ہر وقت دنیا بھر کے سیاحوں سے بھرا رہتا تھا۔ تقریباً پوری دنیا سے
سیاح وہاں جاتے تھے اور اس کی وجہ اس علاقے میں واقع بڑے بڑے
جوئے خانے اور بار۔ کلب اور وہاں کے مخصوص قوانین تھے جن میں
اس قدر لچک تھی کہ انسان حیران ہو جاتا تھا کہ کیا اس علاقے میں
قانون نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں۔ اس کے علاوہ وہاں
منشیات عام ملتی تھی اور استعمال بھی کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ
کارسٹن کے اس جنوبی حصے کو سیاحوں کی جنت کے نام سے یاد کیا جاتا
تھا۔ ویسے یہاں کی آب و ہوا بھی قدرتی طور پر اس قدر خوشگوار تھی کہ
سردی اور گرمی دونوں موسموں کے مارے ہوئے لوگ اور مشینی اور
گھٹن کی زندگی سے اکتائے ہوئے لوگ وہاں پہنچ کر واقعی اپنے آپ کو

جنت میں محسوس کرتے تھے۔ انہی ساری معلومات کی وجہ سے ہی جولیا اور اس کے ساتھیوں نے وہاں سیاحوں کے روپ میں جانا پسند کیا تھا اور پھر جولیا نے ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک فارن ایجنٹ کی مدد سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اصل کاغذات اور کارڈز حاصل کیے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ولاوی کو اس کے ہیڈ کوارٹرز کی تباہی اور وہاں ہونے والے قتل عام کی اطلاع مل چکی ہو گی اور وہ لوگ اب پوری طرح محتاط ہوں گے۔ اب تک تو وہ یہی سمجھتے رہے تھے کہ ولاوی کا تعلق کسی مقامی تنظیم سے ہے۔ لیکن پاور گر سے ملنے والی معلومات سے انہیں پتہ چلا تھا کہ ریڈ رنگ نامی تنظیم انتہائی مضبوط بین الاقوامی سطح کی تنظیم ہے اور ولاوی اس کی چیف ہے۔ یہ تنظیم منشیات کے علاوہ جعلی ادویات بنانے اور سپلائی کرنے کا دھندہ بین الاقوامی سطح پر کرتی ہے اور کارسن میں جہاں ولاوی گئی ہے وہاں ان کی فیکٹریاں اور مین ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں کا انچارج ڈان جان ہے جو پہلے ایکریمیا کی کسی خفیہ ایجنسی کا کافی مشہور ایجنٹ بھی رہا ہے۔ اس لئے وہ اب پوری طرح محتاط ہو گئے تھے۔

"ریڈ رنگ کا مین ہیڈ کوارٹر تو شاید اس جنوبی حصے میں ہو۔ لیکن وہ ادویات اور منشیات بنانے والی فیکٹریاں تو بہرحال شمالی حصے میں ہی ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ پاور گر اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ ورنہ اس سے تفصیلات مل جاتیں"۔۔۔۔ جولیا نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی کچھ تو بتایا ہو گا اس پاور گر نے۔ ورنہ تو اتنے بڑے علاقے میں ولاوی کا سراغ لگانا بے حد مشکل ہو جائے گا"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں اس سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کارسن دارالحکومت میں رینجوا نے کلب کے نام سے سب سے بڑا کلب ہے جو ولاوی کی ملکیت ہے اور ولاوی جب بھی کارسن جاتی ہے۔ وہ اس کلب کے ایک خاص حصے میں ہی رہتی ہے۔ اگر ولاوی وہاں نہ بھی ہوئی تب بھی بہرحال وہاں سے ولاوی کے بارے میں کلیو تو مل جائے گا"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فیری کی روانگی کا اعلان لاؤڈ سپیکروں پر ہونے لگا تو وہ بھی گھاٹ کی طرف چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ فیری کے انتہائی خوبصورت کورڈ ہال میں اپنی مخصوص نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ نشستیں ہوائی جہاز کی نشستوں کی طرح تھیں اور دونوں سائیڈوں پر تھیں اور گول گول چوڑی کھڑکیوں سے باہر کا نظارہ آسانی سے ہو سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد جہاز روانہ ہو گیا۔ فیری میں موجود مسافروں کی تعداد کا تعلق ایکریمیا اور یہاں سے تھا۔ اس کے بعد یورپی اور سب سے کم افریقی ممالک کے لوگ تھے۔ البتہ سوائے پاکیشیائیوں کے اور کسی ایشیائی ملک کا کوئی [illegible] آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ سفر واقعی انتہائی پرلطف اور آرام دہ تھا۔ گو یہ سفر چار گھنٹوں کا تھا لیکن ان چار گھنٹوں کے گزرنے کا احساس تک نہ ہوا اور وہ [illegible] کارسن کے گھاٹ سے باہر نکلنے کے بعد وہ اس

خوبصورت شہر کی سڑکیں اور عمارتیں دیکھ کر واقعی حیران رہ گئے۔ انہیں اندازہ بھی نہ تھا کہ اس جزیرے پر واقع شہر اس قدر خوبصورت حسین اور دلکش ہو سکتا ہے۔

"پہلے کسی ہوٹل کا رخ کیا جائے".......... جولیا نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے وقت ضائع کرنے کی۔ انجوائے کلب چلتے ہیں۔ ڈاڈی وہاں موجود ہو تو ٹھیک ورنہ وہاں سے اس کا پتہ معلوم کر لیں گے۔" تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کہا اور جولیا مسکرا دی۔

"اوکے چلو۔ انجوائے کلب ہی چلتے ہیں".......... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اس مشن کا نام تنویر مشن ہی رکھ دینا چاہئے۔ ایک تو عمران نہیں ہے۔ دوسرا مس جولیا تنویر کے مشورے کو اپنی رائے پر بھی ترجیح دیتی ہیں" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر کا مشورہ مجھے پسند جو آتا ہے".......... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر کے چہرے پر تو جیسے پھول کھل اٹھے۔

"میرا مشورہ درست جو ہوتا ہے" تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور جولیا دونوں بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ جب کہ کیپٹن شکیل صرف مسکرا دیا۔ ٹیکسی نے انہیں کچھ ہی دیر میں انجوائے کلب کی خوبصورت عمارت کے سامنے پہنچا دیا اور وہ اطمینان سے قدم بڑھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھ

گئے۔

"میرا خیال ہے یہاں ہی ڈاڈی کے متعلق منیجر سے ہی بات کرنی ہو گی"......... تنویر نے کہا۔

"نہیں ہمیں اس طرح براہ راست پوچھ گچھ نہیں کرنی۔ ورنہ ہمارا ابھی ابھی وہی حال ہو سکتا ہے جو نارجین ہوٹل میں ہوا تھا"......... جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر"......... تنویر نے اس طرح حیران ہو کر کہا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ اس کا کوئی دوسرا طریقہ بھی ہو سکتا ہے۔

"کسی بھی ویٹر سے بات چیت ہو سکتی ہے"......... صفدر نے جواب دیا اور تنویر کے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر وہ جیسے ہی کلب کے مین ہال میں داخل ہوئے۔ ان سب کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"چلو ابھی واپس چلو"......... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑی اور شیشے کا گیٹ کھولتی ہوئی اس قدر تیزی سے باہر نکل گئی جیسے مزید ایک لمحہ بھی وہ اندر ٹھہر گئی تو ہال کی چھت اس کے سر پر آ گرے گی۔ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی مڑے اور گیٹ سے باہر آ گئے۔ چونکہ آنے جانے والوں کی تعداد کافی تھی۔ اس لئے کسی نے ان کے اس طرح داخل ہونے اور فوراً واپس ہو جانے کی پرواہ نہ کی تھی۔ جولیا کی جو حالت ہوئی تھی۔ اس کی وجہ بھی وہ سب سمجھ گئے تھے۔ ہال میں نہ صرف

شراب اور منشیات کا استعمال انتہائی کثرت سے اور کھلے عام ہو رہا تھا بلکہ وہاں کھلے عام اخلاق باختگی کے ایسے مظاہرے بھی جاری تھے کہ جنہیں کوئی بھی شریف آدمی ایک لمحہ بھی برداشت نہ کر سکتا تھا اور جولیا تو پھر بھی خاتون تھی۔

"یہ سب تو ناقابل برداشت ہے"...... جولیا نے جو برآمدے کی سائیڈ میں کھڑی تھی۔ صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے قریب آنے پر انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی یہ سب کچھ ناقابل برداشت ہے۔ اخلاق باختگی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اور یہاں تو ہر حد کراس کی جا رہی ہے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنا تو ضرور تھا کہ یہاں اخلاق نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی لیکن یہ تو تصور تک میں نہ تھا کہ لوگ اس حد تک بھی گر سکتے ہیں"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل روم چاہئے"...... اچانک ایک نوجوان نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر یونیفارم تھی اور سینے پر کلب کا بیج بھی لگا ہوا تھا۔

"منیجر کا دفتر کہاں ہے"...... یکلخت تنویر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے منیجر سے ملنا ہے۔ کیا کوئی خاص کام ہے۔ ویسے انہیں ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ حکم فرمائیں ہمارے کلب میں آپ کی

ہر خواہش پوری کی جا سکتی ہے۔ سپیشل روم، سپیشل پارٹنرز، سپیشل شراب، سپیشل منشیات۔ جو بھی آپ چاہیں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں دراصل کلب کی مالکہ سے ملنا ہے۔ ایک بزنس ٹاک کے سلسلے میں"...... اس بار جولیا نے کہا۔

"مالکہ سے آپ کا مطلب ہے میڈم ولاڈی سے۔ مگر وہ تو ایکریمیا میں رہتی ہیں۔ کبھی کبھار یہاں آتی ہیں"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ آج کل یہاں آئی ہوئی ہیں"۔ صفدر نے بات کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر خاموشی سے نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ شکریہ"...... نوجوان نے جلدی سے نوٹ لے کر اسے اپنی یونیفارم کی اندرونی جیب میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ہر صورت میں میڈم ولاڈی تک پہنچنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں تو وہ بہرحال نہیں ہیں۔ اگر وہ ہوتیں تو مجھے معلوم ہوتا۔ کیونکہ پھر میری ڈیوٹی سپیشل روم کی بجائے سپیشل ہاؤس پر ہوتی۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے فارسٹ ہاؤس میں ہوں۔ کبھی کبھی وہ وہاں بھی رہتی ہیں۔ اگر آپ مزید کچھ رقم خرچ کر سکیں تو صحیح معلومات مل سکتی ہیں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"کیسے"...... صفدر نے پوچھا۔

"سپیشل ہاؤس کی انچارج" میری" معلومات حاصل کر سکتی ہے۔ لیکن وہ انتہائی لالچی عورت ہے۔ کم از کم اس جیسے دس نوٹ لے کر ہی آمادہ ہو گی"...... نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں اس سے ملواؤ۔ اس جیسا ایک اور نوٹ بھی تمہیں مل جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"آؤ آیئے میرے ساتھ"...... نوجوان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے دائیں طرف کو مڑ گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر طویل فاصلے طے کر کے وہ عقبی طرف ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ایک خوبصورت حصے کی طرف پہنچ گئے جو ایک کوٹھی کی شکل میں تعمیر شدہ تھا۔ گیٹ کے باہر البتہ ایک مسلح محافظ موجود تھا جو حیرت سے اس نوجوان اور اس کے ساتھ آنے والی جولیا اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے ریگن۔ ادھر کیوں آ رہے ہو اور یہ کون ہیں"...... مسلح محافظ نے حیرت بھرے لہجے میں نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری کے خاص مہمان ہیں"...... ریگن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا مگر"...... محافظ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے بھی کچھ انعام دے دیجئے۔ یہ بھی میری کا خاص آدمی ہے"...... نوجوان جس کا نام ریگن تھا مڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک نسبتاً کم مالیت

کا نوٹ نکال کر محافظ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ۔ میں نے آپ کو دیکھا تک نہیں"...... محافظ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریگن ہنس پڑا۔

"آیئے"...... ریگن نے چھوٹا گیٹ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ عمارت کے برآمدے تک پہنچ گئے۔ وہاں ایک لڑکی جس نے برائے نام لباس پہنا ہوا تھا کھڑی تھی۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"پارٹنرز کی ضرورت تو ہو گی"...... لڑکی نے جلدی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"[illegible] میری کے مہمان ہیں۔ کہاں ہے میری"...... ریگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے"...... لڑکی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوسری طرف کو مڑ گئی اور چند لمحوں بعد ریگن انہیں ایک بڑے دفتر نما کمرے میں لے آیا۔ جہاں ایک عورت ایک میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ میری ہے اور میری یہ بڑے کام کے لوگ ہیں۔ اب مجھے اجازت۔ انہیں نے سپیشل روم جانا ہے"...... ریگن نے اندر داخل ہو کر میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی عورت سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر صفدر سے مخاطب ہو گیا تھا۔ صفدر نے خاموشی سے بڑی مالیت کا ایک نوٹ جیب سے نکال کر ریگن کے ہاتھ میں رکھ دیا اور ریگن تیزی سے مڑ کر

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تشریف رکھیں"...... میری نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ریگن نے کہا ہے کہ آپ کی آدمی ہیں۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ کافی دولت خرچ کرنے پر آمادہ ہیں۔ فرمائیے۔ کیا چاہئے آپ کو یہاں آپ کو سب کچھ میسر آ سکتا ہے"...... میری نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب سمجھ گئے کہ والاڈی کی عدم موجودگی میں [illegible] اس کوٹھی کو بھی میری عیاشی کے لئے استعمال کرتی رہتی ہے۔

"میڈم والاڈی سے ملنا ہے"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ میڈم [illegible]"...... میری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گھبرائیے نہیں۔ گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ میری کی گھبراہٹ کی وجہ اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔

"ہم۔ ہم۔ مگر"...... میری نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہم ایکریمیا سے آئے ہیں۔ میڈم والاڈی سے ہمیں ایک ضروری بزنس ڈیل کرنا ہے۔ وہاں سے پتہ چلا کہ وہ کارمشن گئی ہوئی ہیں

چارٹرڈ جہاز کے ذریعے وہ یہاں آئی ہیں اور یہاں وہ جب آتی ہیں تو انجوائے کلب میں ہی رہتی ہیں۔ سو ہم یہاں آ گئے مگر ریگن نے بتایا ہے کہ وہ یہاں نہیں ہیں۔ البتہ وہ فارسٹ ہاؤس میں ہو سکتی ہیں اور ریگن نے بتایا ہے کہ آپ ان کے بارے میں حتمی طور پر معلوم کر سکتی ہیں"...... صفدر نے جیب سے بڑی مالیت کے دو نوٹ نکال کر ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو میری کے گھبرائے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ گاڈ۔ تو یہ بات ہے۔ میں سمجھی تھی کہ آپ کا تعلق شاید میڈم کے خاص دشمنوں سے ہے اور میڈم کو معلوم ہو گیا کہ ان کی عدم موجودگی [illegible] ہے تو وہ کم از کم مجھے تو گولیوں سے اڑا دیتیں۔ اس لئے میں گھبرا گئی تھی"...... میری نے جلدی سے صفدر کے ہاتھ سے نوٹ کھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ ہم میڈم سے کوئی ایسی بات نہ کریں گے۔ ہم نے تو ان سے ڈرگ بزنس کے سلسلے میں ضروری بات کرنی ہے اور بس"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چارٹرڈ طیارے سے میڈم کے آنے کا مطلب ہے کہ وہ واقعی فارسٹ ہاؤس میں ہی ہوں گی۔ وہ چارٹرڈ طیارے پر آتی ہی وہاں جانے کے لئے ہیں کیونکہ وہاں عام قلاش نہیں جا سکتے"...... میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ فارسٹ ہاؤس کہاں ہے۔ آپ ہمیں اس کی تفصیل بھی بتائیں

اور ساتھ ہی یہ کنفرم بھی کر کے دیں کہ میڈم واقعی وہاں موجود ہیں یا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"سوری مسٹر۔ ایسا کرنا منع ہے۔ البتہ ......" میری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے مس میری۔ کھل کر بات کیجئے۔ ہم بزنس فیلڈ کے لوگ ہیں۔ اس لئے کھل کر بات کرنا پسند کرتے ہیں"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دس ہزار ڈالر میں ان ساری معلومات کا سودا ہو سکتا ہے۔ ورنہ واقعی فارسٹ ہاؤس کے متعلق بتانا اور خاص طور پر وہاں سے کنفرمیشن منع ہے"...... میری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کسی چالاک دکاندار کے سے لہجے میں کہا۔

"او کے ہمیں سودا منظور ہے"...... صفدر نے کہا اور جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر اس نے اس میں سے نوٹ گنے اور میری کی طرف بڑھا دیئے۔ میری نے جلدی سے نوٹ جھپٹے اور پھر انہیں میز کی دراز میں رکھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انجوائے کلب کے سپیشل ہاؤس سے میری بول رہی ہوں"۔ میری نے دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ میڈم چارٹرڈ طیارے سے کارسٹن آئی ہیں۔ کیا وہ یہاں ہیں۔ کہیں ان کا پروگرام سپیشل ہاؤس آنے کا تو نہیں

ہے"۔ میری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اوہ اچھا پھر ٹھیک ہے شکریہ"...... میری نے مزید چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میڈم اس وقت فارسٹ ہاؤس میں نہیں ہے۔ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر چلی گئی ہیں۔ صرف ایک دو گھنٹے کے لئے وہ فارسٹ ہاؤس ٹھہری تھیں پھر چلی گئیں"...... میری نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں چلی گئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بتایا تو ہے ہیڈ کوارٹر چلی گئی ہیں"...... میری نے کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"یہ [illegible] مجھے بھی علم نہیں ہے۔ یہ انتہائی خفیہ ہے"۔ میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ فارسٹ ہاؤس کہاں ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اب آپ یہ پوچھ کر کیا کریں گے۔ اب تو وہاں مادام موجود نہیں ہیں"...... میری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او کے پھر ایسا کریں کہ پانچ ہزار ڈالر واپس کر دیں۔ بزنس از بزنس"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اچھا میں بتا دیتی ہوں۔ کارسٹن کے شمالی حصے میں ایک مرکزی شہر ہے نارسٹن۔ اس کے بعد باقی سارا علاقہ انتہائی گھنے جنگلات سے بھرا ہوا ہے اور یہ جنگلات بھی میڈم کی ہی ملکیت ہیں۔ میڈم نے حکومت سے یہ سارے جنگلات باقاعدہ خرید رکھے ہیں۔

نارسن شہر سے شمال کی طرف تقریباً پچیس کلو میٹر کے بعد جنگلات کا علاقہ شروع ہوتا ہے۔ وہاں سیٹم کا فارسٹ ہاؤس ہے۔ مشہور جگہ ہے نارسن کے سب لوگ اس بارے میں جانتے ہیں۔ شمال کی طرف جانے والی سڑک کا اختتام فارسٹ ہاؤس پر ہی ہوتا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ فارسٹ ہاؤس کے اندر تو ایک طرف وہاں تک بھی کسی اجنبی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ وہاں کوئی بھولا بھٹکا اجنبی چلا بھی جائے تو وہاں کے خونخوار محافظ اسے دیکھتے ہی گولی مار دیتے ہیں اور پھر اس کی لاش بھی غائب کر دی جاتی ہے"...... میری نے کہا۔

"آپ نے وہاں کس سے بات کی تھی"...... صفدر نے پوچھا۔

"فارسٹ ہاؤس کا انچارج ہے میکس۔ وہ یہاں آتا رہتا ہے۔ اس لئے اس سے اچھی خاصی واقفیت ہے۔ ویسے بھی وہ جانتا ہے کہ میں سیٹم کے اس سپیشل ہاؤس کی انچارج ہوں"۔ میری نے جواب دیا۔

"کیا وہ آپ کی بات مان لے گا اور ہمیں کم از کم اس فارسٹ ہاؤس کی سیر کرا دے گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے۔ صرف سیٹم والے ہی کسی اجنبی کو وہاں داخل ہونے کی اجازت دے سکتے ہیں"۔ میری نے کہا۔

"فارسٹ ہاؤس میں رہنے والے تو نارسن آتے جاتے رہتے ہوں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے"...... میری نے کہا۔

"اوکے پھر تو ہمارا یہاں آنا ہی فضول ثابت ہوا۔ اب ہمیں واپس ایکریمیا جانا ہوگا۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ بالمشافہ نہ سہی سیٹم سے فون پر ہی بات ہو سکے"...... صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے کہ کیا ہیڈ کوارٹر میں فون بھی ہے یا نہیں"...... میری نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے گڈ بائی"...... صفدر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ویسے اگر آپ یہاں آ گئے ہیں تو اس علاقے کو انجوائے بھی کریں اگر آپ چاہیں تو یہاں سپیشل ہاؤس میں بھی ٹھہر سکتے ہیں یہاں آپ کی ہر خواہش پوری ہو سکتی ہے"...... میری نے کہا۔

"نہیں۔ ہم اس بار تو بزنس کے سلسلے میں آئے ہیں پھر کبھی سہی"۔ صفدر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ سپیشل ہاؤس سے باہر آ چکے تھے۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا بات نہیں بنی"...... محافظ نے انہیں اتنی جلدی واپس آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں"...... صفدر نے جواب دیا اور خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... تنویر نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ ہم نے اب اس فارسٹ ہاؤس پہنچنا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر انہی جنگلات کے اندر ہوگا اور اس کا راستہ اس فارسٹ ہاؤس سے ہی جاتا ہوگا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو چلو پھر کوئی طیارہ چارٹرڈ کرا لیتے ہیں۔ اس طرح ہم جلدی پہنچ جائیں گے"...... تنویر نے کہا اور سب نے اس کی تجویز کی تائید کر دی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ایک چھوٹے طیارے میں بیٹھے نارسن شہر کی طرف جو کہ جنوبی حصے کا مرکزی شہر تھا اڑے چلے جا رہے تھے۔ کارسن جزیرے کے ان دونوں حصوں کے درمیان ایک پتلی سی سمندری پٹی تھی۔ اس طرح یہ دونوں الگ الگ جزیرے تھے لیکن انہیں ایک ہی جزیرہ سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ دونوں [illegible] ایک ہی حکومت کے تحت چلے آ رہے [illegible] دونوں حصوں کو شمالی اور جنوبی حصہ کہا جاتا تھا۔ چارٹرڈ طیارے نے صرف بیس منٹ کی پرواز کے بعد انہیں نارسن کے چھوٹے اور [illegible] فتح آباد ایئر پورٹ پر اتار دیا اور وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے ایئر پورٹ سے باہر آ گئے۔

"ہمیں براہ راست فارسٹ ہاؤس جانے کی بجائے پہلے کسی ہوٹل میں ٹھہر جانا چاہئے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی ٹیکسی میں تو اس فارسٹ ہاؤس نہیں جایا جا سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا اور وہ سب ٹیکسی سٹینڈ میں کھڑی ہوئی ٹیکسیوں کی طرف بڑھ گئے جو تعداد میں کافی کم تھیں۔

"کسی اچھے سے ہوٹل میں لے چلو۔ ہم سیاح ہیں"...... صفدر نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔

"یس سر بیٹھئے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا اور وہ سب ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ شہر کچھ بڑا [illegible] شہر تھا اور وہاں وہ جنوبی حصے والی رونق بھی نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اچانک کسی بہت بڑے شہر سے کسی دیہاتی قصبے میں آ گئے ہوں۔

"حیرت انگیز فرق ہے دونوں حصوں کے درمیان"...... جولیا نے کہا۔

"[illegible] کہ آپ حیران رہ جائیں گی"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار موڑی اور ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی عمارت کے گیٹ میں داخل کر دی۔

"[illegible] کیا مطلب یہ کون سی جگہ ہے"...... جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر کہا۔

"تمام اجنبیوں کو یہاں اپنے کاغذات چیک کرانے پڑتے ہیں جناب یہ یہاں کا قانون ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے چار پانچ مشین گنوں سے مسلح افراد بھی ان کی ٹیکسی کے گرد پھیل گئے۔ لیکن انہوں نے انہیں کچھ نہیں کہا۔

"او پہلے چیکنگ کرا ہی لیں"...... صفدر نے کہا اور وہ سب نیچے

ہو آئے سو تھے ان کے پاس اصل کاغذات تھے اس لئے وہ سب پوری طرح مطمئن تھے۔

"وہ سامنے کمرہ ہے جناب آپ سب ادھر جا کر چیکنگ کرا لیں۔ میں آپ کا انتظار کروں گا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ایک طرف بنے ہوئے کمرے کے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس کے سامنے بھی دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے اور جولیا اور اس کے ساتھی اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ کمرے کے اندر ایک میز کے پیچھے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ ایکریمیا سے آئے ہیں"...... ایک آدمی نے انہیں اندر آتا دیکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تو پھر ادھر سپیشل روم میں آ جائیے۔ آپ تو ہمارے معزز مہمان ہیں"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور اس کے ساتھی جب اس کمرے میں داخل ہوئے تو وہ واقعی سپیشل روم تھا۔ اس میں بڑے قیمتی صوفے رکھے ہوئے تھے۔

"تشریف رکھیے اور کاغذات مجھے دے دیجئے اور ہاں آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ اب آپ ہمیں جلد از جلد فارغ کر دیں تو یہ آپ کی مہربانی ہوگی"...... صفدر نے کہا اور ساتھ ہی کاغذات کا بیگ اس آدمی کی

طرف بڑھا دیا۔

"فکر نہ کریں صرف چند منٹ لگیں گے"...... اس آدمی نے بیگ لے کر مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کی دوسری طرف جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا اور دوسرے لمحے سرر سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی یکلخت سفید رنگ کی گیس اچانک تیز رفتاری سے پورے کمرے میں پھیلتی چلی گئی اور جب تک وہ سنبھلتے، ان کے ذہن اس قدر تیزی سے بند ہو گئے جیسے کیمرہ کا شٹر بند ہوتا ہے۔ صرف پلک جھپکنے میں ان کے ذہنوں پر تاریک پردے سے چڑھ گئے تھے۔

لانچ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ کھلے سمندر میں دوڑتی ہوئی ابھر
آنے والے ایک چھوٹے سے جزیرے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔
جزیرہ اس وقت ایک سبز رنگ کا دھبہ سا نظر آ رہا تھا۔ لانچ پر عمران،
چوہان، نعمانی، صدیقی اور خاور کے ساتھ موجود تھا۔ لانچ کے سٹیرنگ
پر عمران خود تھا۔ جب کہ باقی ساتھی لانچ میں بیٹھے ہوئے ادھر ادھر
دیکھ رہے تھے۔ ان سب کے چہروں پر ایکریمین میک اپ تھا۔
ناراک سے وہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے میکسیکو پہنچے تھے اور
وہاں سے وہ ایک مال بردار بحری جہاز میں سوار ہو کر کارسٹن کی طرف
روانہ ہوئے تھے۔ مال بردار جہاز کارسٹن ہی جا رہا تھا لیکن عمران نے
اس جہاز کے کیپٹن کو بھاری رقم دے کر یہ بندوبست کر لیا تھا کہ وہ
انہیں ایک تیز رفتار لانچ سمیت کھلے سمندر میں ایسی جگہ اتار دے گا

جہاں سے وہ جزیرے کے جنوبی حصے کے اس علاقے میں لانچ کے
ذریعے پہنچ سکے جو جنگلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور جس کا مرکزی شہر نارسٹن
تھا۔ گو اس کے لئے مال بردار جہاز کو ایک لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا تھا
لیکن بھاری رقم کے لالچ میں جہاز کا کیپٹن آمادہ ہو گیا۔ عمران نے
میکسیکو سے ہی اسلحہ اور جدید طرز کے غوطہ خوری کے لباس خریدے
تھے اور ایک لانچ بھی اور پھر کیپٹن نے اپنے معاہدے کے مطابق
انہیں کھلے سمندر میں اتار دیا تھا اور خود وہ تیزی سے کارسٹن کی طرف مڑ
کر چلا گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب لانچ پر سوار جزیرے کی
طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔
"جزیرے کے جنوبی حصے کی طرف جانے کا کیا فائدہ۔ وہاں
ہم ریڈ رنگ کے بیٹو اور عمران کیسے لگا سکتے ہیں۔ اس کا سراغ تو
شہر سے ہی لگایا جا سکتا ہے"۔ چوہان نے کہا۔
"اس جنوبی حصے میں ایک ہی بڑا شہر ہے جس کا نام نارسٹن ہے
نارسٹن کا ایک ہی گھاٹ ہے اور جو معلومات میں نے حاصل کی
ہیں۔ اس کے مطابق پورے نارسٹن شہر بلکہ اس پورے جنوبی حصے پر
ریڈ رنگ بلکہ یوں کہو کہ ڈان جان کی حکومت ہے۔ جیسے ہی ہماری
لانچ گھاٹ پر پہنچے گی۔ وہاں ہمارا استقبال اور زیادہ دھوم دھام سے
بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم نارسٹن شہر کے قریب جنگل میں پہنچ کر
وہاں لانچ چھوڑ دیں گے اور خود غوطہ خوری کے لباس پہن کر ساحل
کے ساتھ ساتھ سمندر میں سفر کرتے ہوئے بجائے گھاٹ کے کسی

وہ ان ساحل پر پہنچ جائیں گے۔ اس طرح فوری طور پر کسی چیکنگ سے بچا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوہان سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ گھاٹ والوں کو لانچ کا پتہ نہ چلے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں ورنہ وہ فوراً کھوج لگانا شروع کر دیں گے کہ یہ لانچ کس کی ہے۔ اس پر کون آیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب بھی وہ دور سے چیک تو کر چکے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"نہیں ہم عقبی طرف سے جا رہے ہیں۔ اس طرف صرف جنگل ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے ... جیسے جیسے لانچ آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور اس پر موجود گھنا جنگل اب واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا اور پھر جب وہ ساحل پر پہنچے تو واقعی جزیرے پر ہر طرف انتہائی گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا اور یہ جنگل خاموش نہ تھا بلکہ اس میں پرندوں۔ جانوروں کی آوازوں کے ساتھ ساتھ درندوں کی خوفناک دھاڑیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

"خود خوری کے پاس بیٹھ گیا۔ اسلحہ وغیرہ واٹر پروف تھیلیوں میں اچھی طرح بند کرنے کے بعد اس لانچ کو کسی کھاڑی میں اس طرح بلک کر دو کہ کسی بھی ضرورت کے وقت مل سکے"...... عمران نے لانچ کا انجن بند کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے اس کی ہدایات پر عمل شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنی پشت

پر سیاہ رنگ کے مخصوص تھیلے باندھے پانی کے اندر تیرتے ہوئے کنارے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ جب وہ تھک جاتے تو ساحل پر چڑھ کر سانس لیتے اور پھر پانی میں اتر جاتے۔ تقریباً دو گھنٹے اسی طرح پانی میں تیرنے کے بعد انہیں دور سے شہر کے آثار نظر آنے لگ گئے اور جنگل بھی اب اس قدر گھنا نہ رہا تھا۔ اس نے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ساحل پر چڑھا اور پھر ایک جگہ انہوں نے اپنے لباس اتار کر اسلحہ ان واٹر پروف تھیلیوں میں سے نکالا اور خود خوری کے لباس ان تھیلیوں میں منتقل کر کے تھیلے بھی ایک کھاڑی کے اندر غار میں اس طرح چھپا دیئے کہ ضرورت کے وقت استعمال کر سکیں۔ مشین پسٹل جیبوں میں ڈال کر وہ اب شہر کی طرف پیدل چل پڑے۔ وہ چونکہ ساحل کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ اس لیے تقریباً چار گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد وہ گھاٹ کے قریب پہنچ گئے۔ گھاٹ پر رونق تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی البتہ خاکی رنگ کی وردیوں میں ملبوس مخصوص پولیس کے آدمیوں کی گشت کے ساتھ ساتھ وہاں اور بھی بہت سے لوگ ادھر ادھر گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران گھاٹ سے کافی پہلے ہی گھوم گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک سڑک پر پہنچ گئے۔

"ہمیں اب کسی ہوٹل میں پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک خالی ٹیکسی کو روک چکے تھے۔

"کسی اچھے سے ہوٹل میں چلو"...... عمران نے سائیڈ سیٹ پر

بیٹھتے ہوئے کہا جب کہ اس کے ساتھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

"یس سر" ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی ہی دور جانے کے بعد اس نے ٹیکسی ایک عمارت کے کھلے گیٹ کے اندر لے ڈالی۔ جہاں دس بارہ مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے جو تیزی سے ٹیکسی کے گرد پھیلتے چلے گئے۔

"تم ہمیں کہاں لے آئے ہو" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ اپنے کاغذات چیک کرا لیں۔ یہاں کا قانون ہے کہ ہوٹل میں ٹھہرنے سے پہلے باہر سے آنے والے [illegible] ہیں۔ میں آپ کا انتظار کروں گا ورنہ بغیر چیکنگ کے کوئی ہوٹل والا بھی آپ کو کمرہ نہیں دے سکتا" ڈرائیور نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ مسلح افراد ٹیکسی کے قریب آ کر رک گئے تھے وہ بھی صرف ٹیکسی کے گرد پھیل گئے تھے۔

"ہونہہ ٹھیک ہے" عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"آپ سب کو جانا ہوگا جناب وہ آپ سے سوالات کریں گے" ٹیکسی ڈرائیور نے عقبی سیٹ پر موجود عمران کے ساتھیوں کو نیچے نہ اترتے دیکھ کر کہا اور وہ بھی سر ہلاتے ہوئے نیچے اتر آئے۔

"ادھر جناب اس کمرے میں" ایک مسلح آدمی نے قریب آ کر

انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہنمائی ایک کمرے کے دروازے کی طرف کی اور عمران سر ہلاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کاغذات ان کے پاس موجود تھے اور عمران جانتا تھا کہ گو وہ کاغذات اصل نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود کوئی ان سے چیک نہ کر سکیں گے۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ کمرے میں ایک بڑی میز کے پیچھے دو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ اندر تشریف لے جائیں جناب" ان میں سے ایک نے کھڑے ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں" عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ معزز مہمان ہیں۔ ادھر تشریف لائیں ادھر سپیشل روم میں" اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور خود بھی ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سپیشل روم واقعی سپیشل روم تھا۔ انتہائی خوبصورت انداز میں سجا ہوا اور اس میں انتہائی آرام دہ صوفے موجود تھے۔

"تشریف رکھیں جناب اور کاغذات مجھے دے دیں۔ میں انہیں چیک کر کے آپ کو دے جاتا ہوں اور ہاں آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ایکریمین آقا ہوں اور وہ ان کا کوئی ذاتی غلام۔

"شکریہ اب آپ ہمیں جلد از جلد فارغ کر دیں" عمران نے

جیب سے کاغذات کا بیگ نکال کر اس آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
"ابھی جناب صرف چند منٹ لگیں گے۔ مجبوری ہے جناب یہاں یہ
سب کچھ کرنا قانوناً ضروری ہے"...... اس آدمی نے بیگ پکڑتے ہوئے
معذرت بھرے لہجے میں کہا۔
"کوئی بات نہیں قانون کا احترام سب پر لازم ہے"...... عمران
نے جواب دیا اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھی بھی صوفوں پر
بیٹھ گئے اور وہ آدمی بیگ لیے مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔
"بڑی عزت ہے ایکریمیا کی یہاں"...... جوانا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"ہاں ایکریمی امیر لوگ جو ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا
اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک
چھت پر سرسراہٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ ان
سب کی آنکھیں اوپر کی طرف اٹھتیں۔ کمرے میں سفید رنگ کا دھواں
انتہائی تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ عمران نے جلدی سے سانس روکنے کی
کوشش کی لیکن بے سود۔ یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے
میں عمران کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا
ہے اور اس کے تمام حواس جیسے کسی اندھیری غار میں اترتے چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈان جان نے ہاتھ
[illegible]
"یس ڈان جان سپیکنگ"...... ڈان جان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"راڈیم بول رہا ہوں باس ناراک سے"...... دوسری طرف سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"یس کیا بات ہے"...... ڈان جان نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔
"باس وارڈاسپاٹو کو اس کے محل کے خاص کمرے میں قتل کر دیا
گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈان جان بے اختیار اچھل پڑا
اس کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے"......
ڈان جان کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے راڈیم کی بات پر یقین
ہی نہ آیا ہو۔

"باس بظاہر تو یہ کارروائی ڈی ڈی ڈرگز کے مارکیٹنگ مینیجر پال ولسن کی ہے۔ لیکن جس انداز میں وہ فرار ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اصل پال ولسن نہیں ہو سکتا۔ یہ کارروائی کسی تربیت یافتہ آدمی کی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔ ڈان جان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ڈرگ سیکرٹری جیمز کو پال ولسن کی کال ملی جس میں پال ولسن نے اسے بتایا کہ کوئی دوا جو ہم سپلائی کرتے ہیں۔ اس کے پیکٹ یا دوا کے نسخے میں گڑبڑ ہے اور اس طرح پورے ملک کی ساری سپلائی خراب ہو سکتی ہے اور پال ولسن نے اس [illegible] کرنے کی درخواست کی۔ ڈرگ سیکرٹری نے لارڈ سے اس کی بات کرا دی۔ لارڈ صاحب بھی اس کی رپورٹ سن کر بے حد حیران ہوئے اور انہوں نے اسے ملاقات کا وقت دے دیا۔ چونکہ لارڈ صاحب نے یورپ کی ایک بہت بڑی ڈرگ پارٹی سے ملاقات کرنی تھی اس لئے پال ولسن کو [illegible] گھنٹے بعد کا وقت دے دیا۔ پھر مقررہ وقت پال ولسن آ گیا۔ وہ اپنی مخصوص کار میں تھا۔ ڈرگ سیکرٹری نے اس کا استقبال کیا اور پھر اسے لارڈ صاحب کے مخصوص حصے میں پہنچا دیا گیا۔ ظاہر ہے وہ چیکنگ گیلری سے گزرا لیکن وہ او کے نکلا تھا۔ اس لئے لارڈ صاحب کے پاس پہنچ گیا اور ہم بھی مطمئن ہو گئے۔ لیکن پھر اچانک آٹومیٹک کلنگ سسٹم خود بخود آن ہو گیا۔ ہم پریشان ہو گئے کہ کوئی خاص گڑبڑ ہو گئی

ہے۔ تو لارڈ صاحب نے یہ کلنگ سسٹم آن کر دیا ہے۔ ہم نے چیکنگ کی تو ایک عجیب حیرت انگیز بات سامنے آئی۔ لارڈ صاحب اپنے خاص کمرے میں کرسی پر رسیوں سے بندھے بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سینے میں ایک چھوٹا سا خنجر دستے تک گھسا ہوا تھا۔ وہ مردہ تھے اور اس خاص کمرے میں کلنگ سسٹم کام نہیں کر رہا تھا۔ صرف بڑے کمرے میں وہ ورکنگ کر رہا تھا۔ خصوصی وژن مشینیں آف کرنے پر معلوم ہوا کہ کمرہ خالی ہے۔ وہ پال ولسن جو اندر گیا تھا وہ نہ اس خاص کمرے میں ہے اور نہ بڑے کمرے میں اور نہ ہی وہ باہر آیا تھا۔ چنانچہ میں نے یہ سسٹم آف کر دیا اور مزید چیکنگ کی تو پال ولسن باتھ روم میں موجود تھا۔ میں نے باتھ روم کا فائرنگ سسٹم جو علیحدہ تھا آن کر دیا۔ لیکن پال ولسن بچ نکلا وہ پہلے ہی بڑے کمرے اور پھر لارڈ صاحب کے پاس سپیشل روم میں پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ میں نے یہ سسٹم بھی آف کر دیا اور سپیشل گروپ کو فوراً اسے ہلاک کرنے کے لئے بھیجا۔ پھر پتہ چلا کہ پال ولسن غسل خانے کے ٹوٹے ہوئے فرش کے سوراخ سے نیچے موجود مین گٹر میں اتر گیا ہے۔ چنانچہ فوری طور پر میں نے گٹر کے دونوں اطراف میں مختلف دہانوں پر آدمی بھیجے۔ لیکن پال ولسن کہیں نہ مل سکا۔ پورا گٹر چھان مارا گیا۔ تو پھر معلوم ہوا کہ لارڈ ہاؤس کے عقبی باغ میں گٹر کا دہانہ کھلا ہوا ہے اور پائیں باغ کا دروازہ بھی کھلا ہوا ملا ہے۔ وہاں ایسے نشانات ملے ہیں کہ پال ولسن اس دہانے سے نکل کر لارڈ ہاؤس سے باہر چلا گیا ہے اور پھر سارا علاقہ چھان مارا گیا

لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ ہم پال ولسن کو تلاش کرتے رہے۔ تین
روز بعد پتہ چلا کہ پولیس نے ایک خالی کوٹھی سے پال ولسن کی لاش
برآمد کی ہے۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ میں نے اس سلسلے
میں جو انکوائری کرائی ہے اس کے مطابق اس کوٹھی میں چار ایکریمینز
مرد چند روز رہے ہیں۔ ان کے حلیے بھی ایک حد تک کوٹھی کے چوکیدار
سے مل گئے ہیں اور اب ہم ان چاروں یا ان میں سے کسی کو تلاش کر
رہے ہیں لیکن اب تک ان کا پتہ نہیں چل سکا۔" راڈیم نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیسے اندازہ لگایا کہ لارڈ کو قتل کرنے والا پال ولسن نہیں
ہو سکتا۔ ممکن ہے وہ کسی گروہ کا آلہ کار ہو۔" عمران
نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پال ولسن کی پوری زندگی ہمارے سامنے ہے۔ وہ ایک عام
سا کاروباری آدمی ہے۔ اس کا کبھی کوئی تعلق جرائم پیشہ دنیا سے یا زیر
زمین دنیا سے نہیں رہا۔ ایسے آدمی کا سپیشل روم کے سپیشل سسٹم کو
ختم کر دینا۔ لارڈ کو کرسی سے باندھنا اور پھر ایسا خنجر اس طرح مارنا کہ
خنجر ٹھیک لارڈ کے دل میں مکمل اتر جائے۔ اس کے بعد غسل خانے کے
فرش سے رسی باندھ کر نیچے گیس سے بھرے ہوئے گٹر میں اترنا اور
انتہائی سخت ترین گیس سے گزر کر صحیح سلامت آہنی سیڑھی چڑھ کر اوپر
جانا۔ گٹر کے بھاری دہانے کو علیحدہ کرنا اور پھر عقبی دروازے سے نکل
کر غائب ہو جانا جبکہ عقبی باغ میں چار مسلح افراد بھی موجود ہوں

ایک عام کاروباری آدمی کا کام ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ کام یقینی طور پر
کسی انتہائی منجھے ہوئے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ کا ہی ہو سکتا ہے۔
اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ چار افراد جو اس کوٹھی میں رہائش پذیر تھے
انہوں نے پال ولسن کو اغوا کیا اور پھر اس کا کچھ اس طرح میک اپ
کیا کہ چیکنگ سسٹم راہداری میں آن رہنے کے باوجود اس کا میک
اپ چیک نہ کر سکا اور نہ اس کے پاس کسی مشین کی چیکنگ ہو سکی اور
نہ لگ سکی۔ وہ لارڈ صاحب کو ختم کر کے گٹر کے راستے نکلا اور واپس
اس کوٹھی میں پہنچ گیا۔ ہو سکتا ہے اس کے ساتھی باہر رہے ہوں اور وہ
اسے لے گئے ہوں۔ کیونکہ یقینی طور پر گیس سے تر گٹر میں رہنے کے بعد
عام آدمی کا اعصابی توازن بھی درست نہیں رہ
سکتا۔ ان ساری باتوں سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ لارڈ کا قاتل
بہرحال پال ولسن نہیں ہو سکتا" راڈیم نے کہا۔

"لیکن اس قتل کا مقصد کیا ہے" ڈان جان نے کہا۔

"باس اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ جب تک پال ولسن
کی لاش سامنے نہ آئی تھی۔ میرا خیال یہی تھا کہ پال ولسن جیسے ہی
دستیاب ہوگا۔ میں اس سے اصل مقصد معلوم کر لوں گا۔ لیکن لاش
سامنے آنے کے بعد جب یہ سکوپ ختم ہو گیا تو میں نے مزید انکوائری
کی اور پھر مجھے یہ دیکھ کر حیرت بھی ہوئی اور مسرت بھی کہ لارڈ صاحب
کے سپیشل روم میں موجود خفیہ ٹیپ آن تھا۔ اسے شاید لارڈ صاحب
نے آن کیا تھا یا یہ کیسے آن تھا اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ بہرحال وہ آن

تھا۔ میں نے اسے ری وائنڈ کیا تو پال وسن اور لارڈ صاحب کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سامنے آ گئی۔ اگر آپ چاہیں تو میں یہ گفتگو سنوا دیتا ہوں۔ چاہیں تو مفہوم بتا دوں کہ اس پال وسن کو اس جگہ کے بارے میں معلوم کرنا تھا جہاں ریڈ رنگ کی ادویات بنانے والی فیکٹریاں قائم ہیں اور اس نے لارڈ سے یہ ساری تفصیلات معلوم کر لی تھیں"۔۔۔ راڈیم نے کہا تو ڈان جان کے چہرے پر پہلی بار انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹیپ سنواؤ"۔۔۔ ڈان جان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس چند لمحے ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد

"ہیلو باس کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔ راڈیم نے کہا۔

"یس"۔۔۔ ڈان جان نے جواب دیا۔

"تو ٹیپ سن لیں"۔۔۔ راڈیم نے کہا اور پھر ایک بھاری سی آواز گونجی۔ ڈان جان اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا یہ لارڈ [illegible] کی آواز تھی۔

"ہیلو پال وسن تم نے یہ بات کر کے ہمیں پریشان کر دیا ہے"۔ لارڈ کہہ رہا تھا۔

"میں خود پریشان ہو گیا ہوں لارڈ"۔۔۔ ایک اور آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت طویل ہوتی چلی گئی۔ جیسے جیسے بات چیت آگے بڑھتی گئی۔ ڈان جان

کے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھینچتے چلے گئے اور پیشانی پر شکنوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور جب ٹیپ ختم ہو گئی تو ڈان جان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہیلو باس آپ نے ٹیپ سن لیا ہے"۔۔۔ راڈیم کی آواز سنائی دی۔

"ہاں میں نے سن لیا ہے ٹیپ۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر ان یاروں کو تلاش کراؤ۔ اگر وہ مل جائیں تو تم نے انہیں بغیر کوئی وقت ضائع کیے گولیوں سے اڑا دینا ہے اور سنو۔ اب لارڈ تو ختم ہو گیا۔ اب میں تمہیں نارک میں لارڈ کی جگہ دے رہا ہوں۔ آرڈر تمہارے پاس پہنچ جائیں گے"۔۔۔ ڈان جان نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور ڈان جان نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی دوسرا گروپ ہے"۔۔۔ ڈان جان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک کمرے کے دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔

"یس کم ان"۔۔۔ اندر سے ولاڈی کی آواز سنائی دی اور ڈان جان دروازے کو دھکیل کر کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کرسی پر بیٹھی ولاڈی کسی موٹی سی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی۔

"کیا بات ہے۔ تمہارے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں ہیں"۔ ولاڈی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ بتانے آیا تھا میڈم کہ آپ کی تلاش دو گروپ کر رہے ہیں۔" ڈان جان نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"دو گروپ کیا مطلب" ...... ولاڈی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور ڈان جان نے راڈیم کی کال کی تفصیلات بتا دیں۔

"لیکن اس سے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ ادویات کی فیکٹریاں تلاش کر رہے ہیں اور انہوں نے میرا تو نام ہی نہیں لیا اور پھر [illegible] ہیں۔ جب کہ پہلا گروپ ایشیائی افراد کا ہے" ...... ولاڈی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ دوسرا گروپ بھی ایشیائی ہی ہوں گے۔ ایک [illegible] کی طرف سے اگر یہ تلاش کی جاتی تو ان کا انداز اور ہوتا اور ویسے کسی مقامی آدمی یا گروپ کو اس بات کی جرات نہیں ہے کہ وہ ولاڈا کا سراغ لگائیں اور پھر پال ولسن کے روپ میں اپنا آدمی بھیج کر اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیں" ...... ڈان جان نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو گی لیکن میرا اس دوسرے گروپ سے کیا تعلق۔ تم نے میرے متعلق کیوں بات کی ہے" ...... ولاڈی نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"میڈم میرے ذہن نے اس ساری صورتحال کا جو تجزیہ کیا ہے۔ اس کے مطابق ایک گروپ کو ولنگٹن بھیجا گیا ہے۔ تاکہ وہ آپ کو

زیرو کر کے آپ سے وہ ریسرچ فائل حاصل کرے۔ تاکہ آئندہ کے لئے کوئی گروپ ریڈ چڑ تیار نہ کر سکے اور دوسرا گروپ نارڈک گیا ہے تاکہ وہاں سے ریڈ رنگ کی فیکٹریوں کا پتہ چلائے جہاں ریڈ چڑ تیار ہوتی ہیں تاکہ ان فیکٹریوں کو تباہ کر دیا جائے۔ اس طرح ریڈ چڑ کی تیاری ہمیشہ کے لئے مسدود ہو جائے گی۔ چونکہ آپ ولنگٹن میں رہتی ہیں۔ اس لئے پہلا گروپ وہاں گیا ہے اور ریڈ رنگ کا ادویات والے دھندے کا مین مرکز نارڈک ہے۔ اس لئے دوسرا گروپ نارڈک گیا ہے اور اب یہ دونوں گروپ [illegible] اپنے اپنے طور پر پہنچیں گے" ...... ڈان جان نے کہا۔

"[illegible] یہ [illegible] چکر شروع ہو گیا ہے۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ اس [illegible] فیصلے پر بہت کو فون کرنا اس قدر مہنگا پڑے گا۔" ولاڈی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں یہاں نارسٹن اور اس جنوبی حصے میں اس وقت انتہائی سائینٹفک انداز میں کام ہو رہا ہے۔ یہاں کسی طرف سے بھی آنے والے اجنبی کے نہ صرف کاغذات چیک کیے جاتے ہیں بلکہ انتہائی جدید ترین میک اپ واشر سے ان کے میک اپ بھی چیک کیے جاتے ہیں اور ایسا ہر آدمی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ لوگ کسی طرح بھی نہ بچ سکیں گے" ...... ڈان جان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ولاڈی کوئی جواب دیتی اچانک سپیکر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ولاڈی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ولادی سپیکنگ" ...... ولادی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ڈان جان تم سے بات کرنا چاہتے ہیں میڈم" ...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ہے" ...... ولادی نے کہا اور رسیور ڈان جان کی طرف بڑھا دیا۔

"تمہاری کال ہے" ...... ولادی نے کہا اور فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ڈان جان بول رہا ہوں" ...... ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس فارسٹ ہاؤس سے آپ کے [illegible]" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈان جان چونک پڑا۔

"ہیلو سیکمن بول رہا ہوں فارسٹ ہاؤس سے" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ڈان جان بول رہا ہوں" ...... ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس پوائنٹ نمبر ایون سے ایک سوئس نژاد عورت اور تین ایشیائی مردوں کو فارسٹ ہاؤس بھجوایا گیا ہے۔ اب کیا کرنا ہے ان کا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈان جان بے اختیار اچھل پڑا اور ولادی کے چہرے پر بھی یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کب۔ کب بھجوایا گیا ہے انہیں" ...... ڈان جان نے حلق کے بل

چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے نمبر ایون کا چیف ایجنٹ میار انہیں چھوڑ گیا ہے۔ ان کے پاس ایکریمیا کے اصل کاغذات ہیں اور بین الاقوامی سیاحت کے اصل کارڈ بھی۔ لیکن میک اپ واشر نے ان کے چہرے واش کر دیئے ہیں۔ وہ لڑکی تو سوئس نژاد نکلی ہے جب کہ مرد ایشیائی۔ [illegible] نے حکم کے مطابق فوری طور پر انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر [illegible] خود یہاں میرے پاس چھوڑ گیا ہے" ...... سیکمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انہیں کوئی مرد [illegible] وہی گروپ ہے" ...... ولادی نے [illegible]

"انہیں [illegible] میں خود آ رہا ہوں" ...... ڈان جان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ جب میں نے کہا ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا دو تو تم نے حکم کیوں نہیں دیا سیکمن کو" ...... ولادی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میڈم اگر اس دوسرے گروپ کے بارے میں معلومات ہم تک نہ پہنچتی تو میں ایسا ہی حکم دیتا۔ یہ گروپ تو ہمارے قبضے میں آ ہی گیا ہے لیکن دوسرے گروپ کے بارے میں مجھے تشویش ہے کہ وہ شاید اس طرح ہاتھ نہ لگ سکے جس طرح یہ لگ گیا ہے اس لئے مجھے ان سے ہی اس دوسرے گروپ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی

ہوں گی" ۔۔۔ ڈان جان نے کہا۔

"کیوں وہ کیوں نہیں پکڑے جا سکتے" ۔۔۔ ولاڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم، ڈائیم نے جو تفصیل بتائی ہے۔ اس میں ایک خاص پوائنٹ بھی ہے۔ وہ یہ کہ وہ آدمی پال ولسن کے میک اپ میں ڈارڈ سے ملنے گیا اور ڈارڈ سے ملنے سے پہلے وہ چیکنگ گیٹ سے گزرا ہے جہاں انتہائی جدید ترین ریز میک اپ چیکنگ مشین نصب ہے۔ لیکن وہ مشین بھی اس آدمی کا میک اپ چیک نہیں کر سکی۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے پاس میک اپ کا کوئی ایسا فارمولا ہے جسے چیک نہیں کیا جا سکتا اور میکمن نے ابھی بتایا ہے کہ اس پکڑے جانے والے گروپ کے پاس اصل کاغذات تھے۔ جبکہ اگر دوسرے گروپ کے پاس بھی اصل کاغذات ہوں گے اور جب ان کے میک اپ بھی چیک نہ ہو سکیں گے اور کاغذات بھی اصل ہوں گے تو پھر انہیں کس طرح چیک کیا جائے گا۔ لامحالہ وہ ہماری چیکنگ سے بچ نکلیں گے۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر کو ان سے خطرہ بدستور ہے۔ اب کہ یہ گروپ جیسا کہ میرا خیال ہے۔ اس دوسرے گروپ کا ساتھی ہے تو لازماً انہیں ان کے متعلق معلومات حاصل ہوں گی اور ہو سکتا ہے ان کا آپس میں رابطہ بھی ہو۔ اس طرح ان کی وجہ سے ہم دوسرے گروپ کو نہ صرف ٹریس کر لیں گے بلکہ انہیں ختم بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم نے ان کا خاتمہ کر دیا تو پھر دوسرے گروپ کو ٹریس کرنے

کا یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل جائے گا" ۔۔۔ ڈان جان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی تمہاری ذہانت کا جواب نہیں ہے ڈان جان۔ آئی ایم سوری۔ تم ان معاملات میں مجھ سے زیادہ ذہین ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب ادھر میں تمہارے کام میں کوئی مداخلت نہیں کروں گی۔ لیکن اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے ساتھ فارسٹ ہاؤس چلی جاؤں" ۔۔۔ ولاڈی نے کہا۔

"آپ کیا کہہ رہی ہیں میڈم آپ باس ہیں۔ ریڈ رنگ کی مالک ہیں" ۔۔۔ ڈان جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن۔ ریڈ رنگ کی تنظیم تمہاری وجہ سے چل رہی ہے اور آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اگر تم نہ ہوتے تو شاید یہ سب کچھ کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ریڈ رنگ کے منافع میں آدھے کے شریک ہو لیکن تمہاری اہمیت بہرحال زیادہ ہے" ۔۔۔ ولاڈی نے کہا تو ڈان جان بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکریہ میڈم۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے تمغے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک گزارش کروں" ۔۔۔ ڈان جان نے کہا۔

"اوہ کیا بات ہے۔ کھل کر بات کرو" ۔۔۔ ولاڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میڈم میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کا خاموش

پرستار ہوں اور میں ہمیشہ آپ کو خوش رکھوں گا"...... ڈان جان نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا تو ولاڈی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے شدید حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے حیرت کی جگہ مسرت نے لے لی۔

"تم نے واقعی ایک ایسی بات کر دی ہے جس کا میرے ذہن میں کبھی تصور بھی نہ تھا اور شاید آج سے پہلے تم یہ بات کرتے تو میرا رد عمل کچھ اور ہوتا لیکن آج تمہاری بات سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ تمہارے اندر ذہانت مجھ سے زیادہ ہے اور میں ذہانت کو پسند کرتی ہوں۔ اس لئے ٹھیک ہے۔ میں تمہاری یہ درخواست منظور کرتی ہوں"...... ولاڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ بے حد شکریہ ولاڈی تم نے مجھے انتہائی مسرت بخش دی ہے"...... ڈان جان کا لہجہ یکلخت بے تکلفانہ ہو گیا وہ آپ سے تم پر اتر آیا تھا۔

"تمہاری مسرت بتا رہی ہے کہ تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو گے۔ ان گروپوں سے فارغ ہونے کے بعد ہم اکٹھے یہیں جا کر پوری دھوم دھام سے شادی کریں گے"...... ولاڈی نے اپنا ہاتھ ڈان جان کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ڈان جان نے جلدی سے ولاڈی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

"شکریہ۔ آؤ اب دیکھو میں کس طرح اس گروپ سے دوسرے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں"...... ڈان جان

نے کہا اور ولاڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے مڑ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران کے ذہن پر پھیلا ہوا تاریک پردہ آہستہ آہستہ واپس سرکنا
شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی
گئی ۔ پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور چند لمحے تو وہ
لاشعوری کیفیت میں جکڑا رہا پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے
ساتھ ہی وہ چونک کر سیدھا ہو گیا ۔ دوسرے لمحے وہ انتہائی حیرت
بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا ۔ وہ اس کمرے میں تھا جہاں پچھلی
دوپہر کہا گیا تھا اسی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے ساتھی بھی اس کی
طرح صوفوں پر موجود تھے ۔ لیکن وہ سب بے ہوش تھے ۔ ان کی
گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں ۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بدستور بند تھا ۔ عمران
کو چہرے پر ہلکی سی تپش کا بھی احساس ہو رہا تھا ۔ اس نے بے اختیار
چہرے پر ہاتھ پھیرا ۔ اسی لمحے چوہان کی کراہ سنائی دی اور پھر چند لمحوں
بعد صدیقی اور اس کے بعد خاور اور نعمانی بھی ایک ایک کر کے ہوش

میں آ گئے ۔
"یہ ۔ یہ ۔ سب کیا ہے عمران صاحب" ...... صدیقی نے بھی
چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ۔ وہ سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ
رہے تھے ۔
"میرا نام مائیکل ہے ۔ مسٹر رابرٹ" ...... عمران نے سرد لہجے میں
کہا تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا ۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان کے
درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی ۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور
وہی آدمی جو انہیں یہاں بٹھا کر اور ان کے کاغذات لے کر گیا تھا ۔
مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں وہی بیگ تھا جو عمران
نے اسے دیا تھا ۔
"یہ لیجئے جناب اپنے کاغذات ۔ آپ کے کاغذات اوکے ہیں ۔ اب
آپ اطمینان سے یہاں رہ سکتے ہیں" ...... اس آدمی نے مسکراتے
ہوئے کہا اور بیگ عمران کی طرف بڑھا دیا ۔
"کاغذات کے علاوہ آپ نے کیا چیک کیا ہے" ...... عمران نے
بیگ لیتے ہوئے کہا ۔
"آپ کا میک اپ چیک کیا گیا ہے اور آپ کا میک اپ بھی اوکے
ہے" ...... اس آدمی نے جواب دیا ۔
"لیکن میک اپ چیک کرنے کے لئے کیا ہمیں بے ہوش کرنا
ضروری تھا" ...... عمران کا لہجہ تلخ تھا ۔
"اوہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ۔ حیرت ہے ۔ حالانکہ آج سے پہلے کسی

تو اس کا احساس نہیں ہو سکا۔ بہر حال میں بتا دیتا ہوں۔ ہمیں اعلیٰ حکام کی طرف سے حکم ہے کہ جو صاحبان ایکریمیا سے آئیں۔ انہیں بے ہوش کر کے ان کے میک اپ چیک کیے جائیں۔ جب کہ ایکریمیا کے علاوہ دوسرے کسی بھی ملک سے آنے والوں کا بغیر بے ہوش کیے میک اپ چیک کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ [illegible] روم صرف [illegible] کے لئے تیار کیا گیا ہے [illegible] آنے والے سے [illegible]

"آپ کا نام" عمران نے کہا۔

"میرا نام مارٹن ہے جناب" ...... [illegible] آدمی نے جواب دیا۔

"اگر ہم غلط لوگ ہوتے تو آپ کیا [illegible]" عمران نے [illegible]

"کرنا کیا تھا جناب اعلیٰ حکام [illegible] دیتے ہم تو بہر حال حکم کی تعمیل کے پابند ہیں" ...... مارٹن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے" ...... عمران نے [illegible] پوچھا۔

"بس تین چار روز ہوئے ہیں" ...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اور یہ اعلیٰ حکام کون ہیں۔ ان کا بھی تعارف ہو جائے تو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیکورٹی چیف ہیں جناب ایگزینڈر صاحب" ...... مارٹن نے جواب دیا۔

"میں ان سے آپ کے حسن اخلاق کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔

ان سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب اگر آپ کو کوئی تکلیف ہوئی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔ ان کا دفتر ایئر پورٹ سے تیسری سڑک پر ہے۔ سیاہ رنگ کی عمارت ہے۔ اسے سیکورٹی آفس کہا جاتا ہے۔ آپ کسی سے بھی پوچھ سکتے ہیں" ...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بھی بتا دیں کہ وہ ٹیکسی ڈرائیور بھی موجود ہوگا۔ یا ہمیں نئے سرے سے ٹیکسی لینی ہوگی" ...... عمران نے دروازے کی طرف [illegible] ہوئے کہا۔

"جی ہاں وہ قانون کے مطابق موجود ہے" ...... مارٹن نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اس کمرے سے باہر آئے تو واقعی ٹیکسی ڈرائیور موجود تھا۔ البتہ وہاں ایک اور ٹیکسی ان کے [illegible] آ رکی تھی اور اس میں سے تین ایکریمین عورتیں نکل رہی تھیں۔

"چلو بھئی اب کسی ہوٹل لے چلو" ...... عمران نے دوبارہ اپنے والی ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا اور تیزی سے ٹیکسی کو آگے بڑھا کر اس نے موڑ کاٹا اور پھر اس عمارت سے باہر لے آیا۔

"تمہیں بہت انتظار کرنا پڑا" ...... عمران نے کہا۔

"کیا کیا جائے صاحب قانون تو قانون ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ

کوئی بھی اجنبی ہماری ٹیکسی میں بیٹھے ہم اسے چیکنگ کے لئے سب سے پہلے چیکنگ آفس لے جائیں ورنہ نہ صرف ہمارا لائسنس کینسل ہو سکتا ہے۔ بلکہ ہماری ٹیکسی بھی ضبط ہو سکتی ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

"سیکورٹی چیف ایگزیکیوٹر کو جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب وہی تو یہاں کے اصل حاکم ہیں۔ ان کا حکم چلتا ہے نارسٹن میں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے قدرے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"ان کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آفیسرز کالونی میں ان کی رہائش گاہ ہے۔ وہ یہاں کے مشہور اور اونچی ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا [illegible] دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں ایک تین منزلہ جدید طرز کے ہوٹل کے سامنے ڈراپ کر دیا۔ عمران نے کرایے کے ساتھ ساتھ لمبی چوڑی ٹپ بھی دے دی۔ تو ٹیکسی ڈرائیور نے دوبارہ سلام کیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"جناب یہاں اگر آپ کو ٹیکسی کی ضرورت ہو تو آپ مجھے اس ہوٹل سے ہی کال کر سکتے ہیں۔ میرا نام روانی ہے یہاں کے سب لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ مجھے آپ کی خدمت کر کے خوشی ہوگی"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ضرورت پڑی تو ہم تمہیں کال کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل میں

سب سے پہلے ان کے کاغذات دیکھے گئے اور جیسے ہی انہوں نے کاغذات پر چیکنگ کی موٹی موٹی مہریں لگی ہوئی دیکھیں انہیں فوری کمرے دے دیئے گئے۔

"اس قدر سخت چیکنگ کا مطلب ہے کہ یہاں ان لوگوں کا انتہائی ہولڈ ہے"...... صدیقی نے کمرے میں بیٹھتے ہی کہا وہ سب عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے۔

"اگر ہم نے سپیشل میک اپ نہ کیا ہوا ہوتا تو اب تک ہم نجانے کہاں پہنچ چکے ہوتے۔ لیکن ایک فائدہ اس چیکنگ کا ضرور ہوا ہے کہ اس ایگزیکیوٹر کی ٹپ مل گئی ہے۔ اب اس سے مزید معلومات مل [illegible] میں اور وہاں اس کے انٹرویو کے لئے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ان سب نے نیچے ڈائننگ ہال میں کھانا کھایا اور اس کے بعد عمران باقی ساتھیوں کو آرام کرنے کا کہہ کر [illegible] کو ساتھ لے کر ہوٹل سے باہر آ گیا۔ ہوٹل کے بک سٹال سے عمران نے پہلے ہی نارسٹن کا تفصیلی نقشہ خرید لیا تھا اور اس نقشے کے مطابق آفیسرز کالونی اس ہوٹل سے زیادہ فاصلے پر نہ تھی۔ اس لئے ہوٹل سے نکل کر وہ دونوں پیدل ہی آفیسرز کالونی کی طرف بڑھ گئے اور پھر واقعی وہاں ایگزیکیوٹر کی کوٹھی کا انہیں فوراً ہی علم ہو گیا۔ پھاٹک پر ایگزیکیوٹر کا نام اور نیچے اس کا عہدہ بھی درج تھا۔ عہدے کے خانے سے وہ واقعی سیکورٹی چیف تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن دبا

دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

"مسز انگیز ہیڈز سے کہیں کہ ناراک پولیس چیف مائیکل ان سے ملنے آیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر، آئیے"۔۔۔ ملازم نے ناراک پولیس چیف کا نام سنتے ہی چونک کر کہا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ عمران اور چوہان [illegible] داخل ہوئے۔ کوٹھی میں چار مسلح افراد بھی موجود تھے جو باقاعدہ یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ ملازم نے انہیں برآمدے کے ساتھ واقع ڈرائنگ روم میں لا کر بٹھایا۔

"میں صاحب کو اطلاع کرتا ہوں" [illegible] واپس چلا گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر لیکن مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اور چہرے پر پولیس والوں کی مخصوص سختی موجود تھی۔

"میرا نام انگیز ہیڈز ہے اور میں سیکورٹی چیف ہوں"۔۔۔ آنے والے نے اندر داخل ہوتے ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مائیکل ناراک پولیس چیف"۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ"۔۔۔ انگیز ہیڈز نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور بڑے پرجوش انداز میں اس نے عمران سے مصافحہ کیا۔

"یہاں آپ کے چیکنگ انتظامات دیکھ کر میں بے حد حیران ہوا ہوں۔ ہمیں بھی چیک کیا گیا اور باقاعدہ بے ہوش کر کے میک اپ

چیک کیا گیا۔ اس بات نے مجھے مجبور کر دیا کہ آپ سے ملاقات کی جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا آئی ایم سوری آپ کو اس تکلیف دہ مرحلے سے گزرنا پڑا۔ بہرحال آپ فرمائیں کیا پینا پسند کریں گے"۔۔۔ انگیز ہیڈز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ ہم ابھی کھانا کھا کر اور پی پلا کر آئے ہیں۔ کسی تکلف کی ضرورت نہیں۔ آپ کا آدمی مارلن بے حد بااخلاق آدمی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ سب کچھ آپ کے حکم سے ہو رہا ہے اور گزشتہ چند دنوں سے ہو رہا ہے۔ کیا میں اس کی وجہ پوچھ سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے [illegible]

"[illegible] بات [illegible]۔ ہمیں خفیہ اطلاعات ملی تھیں کہ ایک عورت اور تین مرد جن میں سے عورت سوئس نژاد ہے اور مرد ایشیائی نژاد ہیں۔ تخریب کاری کے لئے ناراک آ رہے ہیں۔ ان کی سپیشل چیکنگ کی جائے۔ چنانچہ یہ چیکنگ شروع کی اور ہم نے انہیں پکڑ بھی لیا ہے"۔۔۔ انگیز ہیڈز نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پکڑ لیا ہے۔ کب"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دو گھنٹے پہلے کی بات ہے اور ان کے پکڑے جانے کے بعد چیکنگ بھی ختم کر دی گئی ہے۔ میں ابھی آفس سے واپس آیا ہوں۔ چیکنگ ختم کرنے کے احکامات دے کر"۔۔۔ انگیز ہیڈز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ ویسے آئیڈیا شاندار ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہاں تو یہ آئیڈیا کام دے سکتا ہے ڈنمارک میں نہیں۔ ویسے یہ لوگ اب جیل میں ہوں گے۔ میرا مطلب ہے وہ تخریب کار ..... " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ظاہر ہے" ..... ایگز نیڈو نے جواب دیا۔ لیکن عمران اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات سے ہی سمجھ گیا کہ جواب صرف روٹین کا ہے۔

"اوکے مسٹر ایگز نیڈو شکریہ۔ آپ کا کافی وقت لیا۔ اب اجازت دیجئے آپ بھی ابھی آفس سے آئے ہیں تھکے ہوئے ہوں گے۔ آپ کو آرام کی ضرورت ہے" ..... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ شکریہ" ..... ویسے آپ سے ملاقات کر کے مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے" ..... ایگز نیڈو نے بھی اٹھ کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور پھر جیسے ہی ایگز نیڈو نیچے گرا عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایگز نیڈو چیخ بھی نہ سکا اور اس کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"تو چوہان اب باہر موجود سب افراد کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے" ..... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ دروازے کی طرف

بڑھ گیا۔ چوہان اس کے پیچھے تھا اور پھر باہر نکلتے ہی ان دونوں کے مشین پسٹل پلک جھپکنے میں شعلے اگلنے لگے اور برآمدے میں موجود چاروں مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ وہ دونوں بھاگ کر راہداری کی طرف بڑھے تو اسی لمحے وہی نوجوان جو انہیں یہاں لے کر آیا تھا۔ دوڑتا ہوا برآمدے میں نمودار ہوا۔ دوسرے لمحے چوہان کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولی کھا کر وہ چیخ کر الٹ کر گرا اور تڑپنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ ساری کوٹھی میں گھوم گئے۔ دو اور ملازم موجود تھے وہ دونوں بھی ختم ہو گئے۔ ایگز نیڈو کے بچے وغیرہ موجود نہیں تھے یا تو اس نے سرے سے شادی ہی نہیں کی تھی یا پھر وہ [illegible]۔

"اب تم باہر کا خیال رکھو گے میں ایگز نیڈو سے پوچھ گچھ کر لوں" ..... عمران نے واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ کوٹھی ایک طرف کر کے ہے ورنہ اب تک تو فائرنگ کی آوازیں سن کر کوئی نہ کوئی آجاتا" ..... چوہان نے کہا۔

"یہ سیکورٹی چیف کی کوٹھی ہے۔ اس لئے یہاں کوئی نہیں آئے گا انہیں یہی خیال ہو گا کہ سیکورٹی چیف صاحب یا اس کے آدمی فائرنگ کر رہے ہوں گے۔ انہیں تو یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ فائرنگ ان کے خلاف بھی ہو سکتی ہے" ..... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے دوڑ کر وہ واپس ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔ جب سے اسے ایگز نیڈو نے بتایا تھا کہ ایک سوئس نژاد عورت اور تین ایشیائی مرد پکڑے گئے ہیں

اس کا ذہن دورے کی زد میں تھا۔ یہ لامحالہ جولیا اور اس کے ساتھی تھے اور ان کا یہاں پہنچنے کا مطلب تھا کہ ولادی بھی یہاں ہے اور انہوں نے وہاں واشنگٹن میں باقاعدہ اپنی شناخت کرا دی تھی۔ اس لئے ریڈ رنگ کو ان کی اصلیت کا بھی علم تھا اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ یہ لوگ یہاں بھی پہنچیں گے اور ظاہر ہے ان کے چہروں پر لامحالہ عام سا میک اپ ہوگا اس لئے وہ چیک ہو گئے تھے۔

ڈرائنگ روم میں پہنچ کر عمران نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے انگلو نیڈر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ [illegible] انگلو نیڈر نے [illegible] ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر جیسے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر موڑ دیا اور انگلو نیڈر کا سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ مسخ ہوتا چلا گیا اور حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"بولو کہاں ہیں وہ لوگ۔ بولو" ...... عمران نے پیر کو ذرا سا پیچھے کرتے ہوئے غرا کر کہا۔

"فف فف فارسٹ ہاؤس۔ فارسٹ ہاؤس" ...... انگلو نیڈر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے یہ فارسٹ ہاؤس۔ کون انچارج ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ" ...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میکسن انچارج ہے۔ میکسن" ...... انگلو نیڈر نے جواب دیا اور پھر عمران نے اس سے سوال کر کے فارسٹ ہاؤس کے بارے میں پوری تفصیل پوچھ لی۔

"کیا ڈان جان بھی فارسٹ ہاؤس میں ہوتا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"نو۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں ہوتا ہے۔ خفیہ ہیڈ کوارٹر میں" ...... انگلو نیڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ ہیڈ کوارٹر" ...... عمران نے پوچھا لیکن جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ انگلو نیڈر ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور [illegible] نہیں کچھ جانتا ہے تو اس نے پیر کو موڑ دیا اور انگلو نیڈر کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا عمران تیزی سے واپس مڑا اور پھر دروازے سے باہر آ گیا۔

"آؤ جوانا" ...... عمران نے کہا اور برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گیا۔

"اوہ فوری طور پر اس انگلو نیڈر کی سرکاری کار سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے" ...... عمران نے پورچ میں کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ادھر گیراج میں پرائیویٹ کار بھی ہے عمران صاحب" ...... اچانک جوانا نے کہا تو عمران چونک پڑا اور دوسرے لمحے بائیں طرف دیکھتے ہی اس نے سر ہلا دیا۔ ادھر واقعی کھلے گیراج میں ایک سفید

رنگ کی کار موجود تھی جب کہ دوسری میں کھڑی ہوئی کار پر سیکرٹری کے الفاظ واضح طور پر لکھے ہوئے تھے اور اس پر فلیش لائٹس بھی موجود تھیں۔

"چلو اسے باہر نکالو جلدی کرو"..... عمران نے جوہان سے کہا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوہان دوڑتا ہوا اس گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ چابیاں کار کے اندر ہی موجود تھیں اور کار بھی فوراً ہی سٹارٹ ہو گئی۔ اس کے چند لمحوں بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے افیسرز کالونی سے باہر آ گئے۔ عمران نے کار کا رخ اس ہوٹل کی طرف کر دیا۔

"کار روک کر ساتھیوں کو بلا لاؤ ہمیں [illegible] کرنا ہو گا"۔ عمران نے ہوٹل کے سامنے پہنچ کر کہا اور جوہان قدم اٹھاتا ہوٹل کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ وہ اب بڑی بے چینی سے اپنے ساتھیوں کی آمد کا منتظر تھا۔

جولیا کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑی تو اس کے ذہن پر چھائے ہوئے [illegible] غائب ہونے لگ گئے اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ جیسے [illegible] تو اس کے ذہن میں وہ منظر گھومتا رہا جب وہ ایئر پورٹ سے ٹیکسی پر بیٹھ کر ایک عمارت میں گئے تھے اور وہاں انہیں ایک سپیشل روم میں پہنچایا گیا تھا اور پھر سرر کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر اندھیرے جھپٹ پڑے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ اس وقت ایک بڑے سے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا جسم کرسی کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ جب کہ ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی موجود تھے لیکن انہیں دیکھتے ہی جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ وہ میک اپ کی بجائے اپنے اصل چہروں میں تھے۔ ان کے جسم بھی کرسیوں کے ساتھ رسیوں سے بندھے

ہوئے تھے۔ لیکن ان کی گردنیں ٹیڑھی ہوئی تھیں اور جولیا کے ہونٹ
بے اختیار بھنچ گئے۔ سامنے کرسیوں پر ایک گوریلا نما مرد اور اس کے
ساتھ ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور ان دونوں کی نظریں جولیا پر جمی
ہوئی تھیں۔

"تمہیں ہوش آ گیا مس" ..... اس گوریلے نما آدمی نے سخت لہجے
میں کہا۔

"جولیا" ..... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ میک اپ
والے کاغذات میں بھی اس کا نام جولیا ہی تھا

"مس جولیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ..... اس
گوریلے نما آدمی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا مطلب" ..... جولیا نے چونک کر کہا
وہ جان بوجھ کر اداکاری کر رہی تھی۔

"اداکاری نہیں چلے گی۔ میرا نام ڈان جان ہے میرا تعلق بھی
ایکریمیا کی سیکرٹ سروس سے رہا ہے۔ اس لئے میں اداکاری کو اچھی
طرح پہچانتا ہوں۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ غیر ملکی ہونے کے باوجود پاکیشیا
سیکرٹ سروس میں کیسے شامل ہو گئیں" ..... اس آدمی نے کہا۔

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا یا میرے ساتھیوں کا کوئی
تعلق کسی سیکرٹ سروس سے نہیں ہے" ..... جولیا نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"تو پھر تم میڈم والاس کے پیچھے کیوں لگے ہو" ..... ڈان جان نے کہا۔

"ہمیں وہ ریسرچ فائل چاہئے جو والاس پروفیسر ہربرٹ کی رہائش گاہ
سے چوری کر کے لائی ہیں" ..... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ مجھے اس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اسے
چوری نہیں کیا۔ میری اس پر دو سال کی اپنی محنت بھی شامل
[ہے]" ..... اس عورت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور جولیا سمجھ گئی
کہ یہی والاس ہے۔ اس نے اب اپنی پشت پر موجود ہاتھوں کو حرکت
دینی شروع کر دی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ اس کے
ہاتھ بھی اس کے عقب میں کرسی کے پیچھے باندھے گئے ہیں اور اس کے
جسم ... باندھا گیا ہے اس طرح وہ اب ...
... ہلنے ... تھی۔

"کس کے کہنے پر تم وہ ریسرچ فائل لینے آئی ہو" ..... ڈان جان
نے کرخت لہجے میں کہا۔

"... [گ]روپ ہے۔ ہمارے گروپ کے لئے چیکنگ کا کام ہمارا
ساتھی صفدر کرتا ہے۔ یہ مجھ سے تیسری کرسی پر صفدر موجود ہے اس
نے اس بارے میں اسے ہی معلوم ہو گا مجھے نہیں" ..... جولیا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ساتھی علی عمران کہاں ہے" ..... ڈان جان نے اچانک
کہا تو جولیا نہ چاہنے کے باوجود بھی چونک اٹھی۔

"کک کک کون علی عمران" ..... جولیا نے اپنے آپ کو سنبھالنے
کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور ڈان جان مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھ

ہو سکے۔ اب بار بار کون انجکشن لگاتا رہے"...... ڈان جان نے ولاڈی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے دیکھا ہے کہ خار دار کوڑا کھانے کے باوجود اس عورت کے منہ سے صرف سسکی ہی نکلی ہے حالانکہ اگر یہی کوڑا میرے جسم پر پڑ جاتا تو میری روح ہی نکل جاتی"...... ولاڈی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی وجہ سے مجھے لمبا کام کرنا پڑا ہے۔ ورنہ یہ عورت جلدی زبان کھول دیتی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب یہ مرد بولیں گے"...... ڈان جان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے جولیا کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔

"ارے یہ کیا۔ تمہارے جسم پر زخم"...... اچانک تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ڈان جان صاحب نے کوڑا آزمائی کی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہوں تو تم نے یہ حرکت کی ہے۔ تمہیں اس کا پورا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"خمیازہ بھی بھگت لوں گا۔ لیکن پہلے تمہیں یہ بتانا ہو گا کہ تمہارا دوسرا گروپ جس کا لیڈر علی عمران ہے وہ کہاں ہے"...... ڈان جان نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"دوسرا گروپ کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر کہا اور صفدر

اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے اور ڈان جان نے جو ان سب کے چہروں کو غور سے دیکھ رہا تھا بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تمہارے چہرے کے تاثرات تو بتا رہے ہیں کہ تم واقعی سچ بول رہے ہو۔ لیکن ہمیں مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ پانچ افراد کا گروپ پاکیشیا میں کام کر رہا ہے"...... ڈان جان نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمارا کوئی گروپ نہیں ہے"۔ اس بار صفدر نے کہا لیکن اس سے پہلے ڈان جان کوئی جواب دیتا۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں وائرلیس فون پکڑے اندر داخل ہوا۔

"باس۔ میکسن سے بات کریں جناب"...... آنے والے نے فون ڈان جان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس"...... ڈان جان نے فون لے کر اس کا بٹن دباتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"میکسن بول رہا ہوں باس۔ پانچ افراد ایک کار میں سوار ہو کر فارسٹ ہاؤس پہنچے وہ محافظوں کو ختم کر کے اندر تک آ گئے۔ لیکن سپیشل روم میں چیک ہو گئے اور میں نے سپیشل ریز کے ذریعے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ یہ پانچوں ایکریمین ہیں۔ ان کے میک اپ چیک کئے گئے ہیں لیکن وہ میک اپ میں نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور اہم بات بھی ہوئی ہے۔ میرے ایک آدمی نے وہ کار پہچان لی ہے۔ وہ

کار سیکورٹی چیف انگز نیڈر کی ذاتی کار ہے۔ اس انکشاف پر میں نے انگز نیڈر کو فون کیا لیکن وہاں سے کال اٹنڈ نہ ہونے پر میں نے وہاں قریب رہنے والے اپنے ایک آدمی کو اس کی سرکاری رہائش گاہ پر بھیجا تو اس نے ابھی اطلاع دی ہے کہ انگز نیڈر کے محافظ اور اس کے ملازموں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ جب کہ انگز نیڈر کی لاش ڈرائنگ روم میں پڑی ہوئی ہے۔ اس کی گردن کچلی گئی ہے اور انگز نیڈر کا چہرہ اس طرح مسخ نظر آ رہا ہے جیسے اس پر انتہائی بہیمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہو۔ اس اطلاع کے ملنے پر میں سمجھ گیا کہ یہ کارروائی انہی پانچ ایکریمینز کی ہوگی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ اب آپ جیسے حکم کریں“..... دوسری طرف سے آواز سنائی دیتی رہی۔

"اوہ اوہ پھر یقیناً یہ وہی گروپ ہوگا جو لارڈ کو ختم کر کے آیا ہوگا۔ اسی کی تو مجھے تلاش تھی۔ تم ایسا کرو ان پانچوں کو فوراً یہاں ریڈ روم میں بھجوا دو“..... ڈان جان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور فون پیس آف کر کے اس نے اسی آدمی کے ہاتھ میں دے دیا جو اسے لے آیا تھا۔

"ولادی ہماری قسمت زوروں پر ہے۔ وہ گروپ بھی پکڑا گیا ہے۔ وہ انگز نیڈر کو ختم کر کے یہاں آئے تھے۔ لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں کیسے انتظامات ہیں اس لئے وہ مار کھا گئے“..... ڈان جان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ولادی کا چہرہ بھی گلاب کے پھول کی طرح

کھل اٹھا۔

"گاڈ۔ یہ مسئلہ تو ختم ہوا۔ مجھے تو اس سارے چکر نے پریشان کر دیا تھا“..... ولادی نے کہا۔

"میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے“۔ ڈان جان نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ صاحب کون ہے“..... صفدر نے ڈان جان سے مخاطب ہو کر کہا

"یہ بھی ہے۔ ابھی سامنے آ جائے گا“..... ڈان جان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک ایکریمین لدا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے دوسرا تھا اور پھر اس طرح پانچ افراد پانچ بے ہوش افراد کو اٹھائے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے ان پانچوں کو فرش پر لٹا دیا۔

"کرسیاں لے آؤ اور رسیاں بھی اور انہیں کرسیوں پر اچھی طرح ..... ڈان جان نے کہا۔

"یس باس“..... انہوں نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئے۔ جولیا حیرت سے ان پانچوں کو دیکھ رہی تھی۔ گو ان میں سے ایک کا قد و قامت عمران جیسا تھا اور باقی افراد کے قد و قامت بھی نعمانی۔ صدیقی۔ چوہان اور خاور سے ملتے تھے۔ لیکن اسے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ اگر واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو یہ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اب تک تو ان کے بارے میں اسے کوئی اطلاع نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد ڈان

جان کے حکم کی تعمیل ہو گئی اور ان پانچوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔

"میکس نے اپنی سپیشل ریز سپرے تو بھیجی ہی ہو گی"...... ڈان جان نے لانے والوں سے کہا۔

"یس باس"...... ایک آدمی نے جواب دیا اور جیب سے ایک لمبی اور پتلی سی نیلے رنگ کی شیشی نکال لی۔

"او کے انہیں ہوش میں لے آؤ"...... ڈان جان نے کہا اور اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور شیشی کا ڈھکن کھولتا ہوا وہ ان پانچوں کی طرف مڑ گیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم [illegible] لہر سی دوڑ گئی۔ لیکن درد کی اس تیز لہر نے اس کے شعور کو فوری طور پر بیدار کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے ایک سائیڈ پر بیٹھی ہوئی جولیا اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ وہ زندہ سلامت موجود تھے اور یہی بات اس کے لئے باعث اطمینان تھی۔ وہ ایگزینڈر کی ذاتی کار میں سوار ہوٹل سے اپنے ساتھیوں کو لے کر آندھی اور طوفان کی طرح فارسٹ ہاؤس پر چڑھ دوڑا تھا۔ اس نے کسی قسم کی پلاننگ یا مصلحت اس لئے روا نہ رکھی تھی کہ اسے جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کی زندگیوں کی نسبت خطرات لاحق تھے اور وہ جلد از جلد ان تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ بات بھی نہ تھی کہ اس جنگل میں واقع

رہائش گاہ میں اس قدر جدید اور مکمل سائنسی حفاظتی اقدامات بھی کیے
جا سکتے ہیں۔ اس نے بھی دوبارہ کھا گیا اور جب اچانک ایک ہال نما
کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ پایا تو اس
کے ذہن میں آخری احساس اس وقت بھی جولیا اور اس کے ساتھیوں
کی سلامتی کے بارے میں ہی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہوش میں آتے ہی
جیسے ہی اس کی نظریں جولیا اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں اور اس نے
انہیں زندہ سلامت دیکھا تو اس کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا
سانس نکل گیا۔ اس کے اپنے ساتھی اس کے دوسری طرف موجود تھے
اور آہستہ آہستہ وہ سب ہوش میں آتے جا رہے تھے۔ جولیا اور اس کے
ساتھی تو اصل چہروں میں تھے جب کہ وہ اور اس کے ساتھی ابھی
میک اپ میں تھے۔ اس کے سامنے دو کرسیوں پر ایک مرد اور ایک
عورت بیٹھے ہوئے تھے۔ اس مرد کے ہاتھوں میں پستول تھا۔ لیکن عمران
انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ مرد ڈان جان ہے اور عورت ولادی۔
کیونکہ وہ ان کے حلیوں کے بارے میں پہلے ہی معلومات حاصل کر چکا
تھا۔

"تم میں سے علی عمران کون ہے"...... ڈان جان نے عمران اور
اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ ایک کلاس کے دو دو ٹیچر اور وہ بھی اکٹھے ہی کلاس لے
رہے ہیں۔ واہ ویسے یہ بے روزگاری کے خاتمے کی بہترین ترکیب
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈان جان اور ولادی کے

ساتھ ساتھ جولیا اور اس کے ساتھی بھی انتہائی حیرت سے عمران کی
طرف دیکھنے لگے تھے۔

"تو تم ہو علی عمران۔ جس کے کارناموں کی دھومیں ہیں۔ ویری
گڈ۔ تو تمہاری موت بہرحال ڈان جان کے ہاتھوں ہی لکھی گئی تھی"۔
ڈان جان نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار
ہنس پڑا۔

"مسٹر ڈان جان۔ موت کسی کے ہاتھ سے آئے بہرحال موت ہی
ہوتی ہے۔ اس کی تلخی میں کوئی کمی نہیں آتی۔ لیکن"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا"...... ڈان جان نے چونک کر کہا۔

"لیکن موت اپنے وقت پر آتی ہے۔ اس سے پہلے موت خود زندگی
کی حفاظت کرتی ہے۔ اب دیکھو مس ولادی جڑی بوٹیوں کی ماہر کی
حیثیت سے بین الاقوامی شہرت رکھتی ہیں۔ لیکن جب انہوں نے ریڈ
بچ کو لاکھوں کروڑوں افراد کی موت کا باعث بننا چاہا تو انہیں
اس کام سے روک دیا گیا کہ ابھی ان لاکھوں کروڑوں افراد کی موت کا
وقت نہیں آیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ریڈ بچ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ وہ تیار ہو رہی
ہیں اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سب سے پہلے ان کا استعمال
پاکیشیا میں ہی کیا جائے گا۔ اس پوری قوم کو مفلوج اور بے کار کر کے
سسکتی ہوئی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا"...... ولادی نے فیصلے

لہجے میں کہا۔

"مس ولاڈی تم جڑی بوٹیوں کی ماہر ضرور ہو۔ لیکن فیصلہ وہی ہوتا ہے جو قدرت چاہتی ہے۔ میری پروفیسر ہربرٹ اور دوسرے ماہرین سے اس بارے میں تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس ریسرچ فائل میں سے تم نے ریڈ پلز کے لئے جو نسخہ منتخب کیا ہے وہ بظاہر وہی نتائج رکھتا ہے جو تمہارے اندازے ہیں لیکن دراصل ایسا نہیں ہے۔ اس میں ایک بوٹی [illegible] کے خواص تم نے غلط سمجھے ہیں۔ اس لئے ان کے وہ نتائج کسی صورت بھی نہیں نکلیں گے جو تم نے سوچ رکھے ہیں"...... یکلخت عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ولاڈی بے اختیار ہونٹ [illegible]

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو مجھے ولاڈی کو۔ جس سے پروفیسر ہربرٹ بھی مشورہ لینے کا خواہشمند ہوتا تھا۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو بکواس کر رہے ہو۔ ڈان جان اسے گولیوں سے اڑا دو فوراً ابھی اسی وقت"...... ولاڈی نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

"مجھے مار دینے سے ریڈ پلز میں اگر وہ خصوصیات پیدا ہو سکتی ہیں جو تم چاہتی ہو۔ تو بے شک مار ڈالو۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ تم اس پراجیکٹ پر لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں ڈالر خرچ کرنے کے بعد جب اس کے نتائج دیکھو گی تو تمہیں اس وقت احساس ہوگا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے درست ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں چاہوں تو تمہارے اس پراجیکٹ کو تمہاری مرضی کے نتائج دے سکتا ہوں۔

لیکن میں سرے سے ہی ان ریڈ پلز کی تیاری کے ہی خلاف ہوں"...... عمران کے لہجے میں ایسا بھرپور اعتماد تھا کہ ولاڈی جو غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔ ہونٹ بھینچے غور سے عمران کو دیکھنے لگی۔

"نہیں۔ نہیں تم بکواس کر رہے ہو۔ تم ہمیں بلیک میل کرنا چاہتے ہو۔ اسے گولی مار دو ڈان جان اسے گولی مار دو"...... ولاڈی نے یکلخت ایک بار پھر بجلی کی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ولاڈی مجھے معلوم ہے کہ تم جڑی بوٹیوں میں مہارت رکھتی ہو۔ لیکن تمہاری اسی مہارت سے پہلی بار ریڈ رنگ فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اس سے پہلے ریڈ رنگ نے ایسی کوئی چیز نہیں بنائی اور ان کمپنیوں کی بنی ہوئی ادویات کی نقل ہی کی ہے۔ یا دوسروں کے فارمولوں پر مشتمل تیار کی ہیں۔ لیکن ریڈ پلز کا فارمولا تمہارا ذاتی تحقیق کردہ ہے۔ اب تک مجھے اس فارمولے میں کسی قسم کا کوئی شک نہ تھا لیکن آج اس عمران نے شک کا بیج بو دیا ہے۔ گو مجھے معلوم ہے کہ یہ شخص حد درجے چالاک ہوشیار اور مکار ہے اور یہ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ یقیناً صرف اپنے تحفظ کے لئے ہمیں الجھانے کے لئے کہہ رہا ہے لیکن اس کے باوجود شک بہرحال شک ہے"...... ڈان جان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ اسے ثابت بھی کر سکتا ہوں اور جب میں ثابت کروں گا تو ولاڈی کو بھی اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ لیکن میرا صرف اتنا مطالبہ ہے کہ تم ریڈ پلز تیار نہ کرنے کا عہد کرو کیونکہ یہ

پوری دنیا کے بے گناہ عوام کا قتل ہے اور کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ صرف دولت کے حصول کی خاطر لاکھوں کروڑوں بے گناہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دے"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ دراصل زیادہ سے زیادہ وقت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ اپنے آپ کو آزاد کرا سکے۔ اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ مسلسل کام میں مصروف تھے۔ کیونکہ اسے باندھتے وقت باندھنے والوں نے صرف کرسی کے ساتھ باندھا تھا۔ اس کے ہاتھ سائیڈوں پر تھے اور وہ دونوں اطراف کی رسیوں کو ان بلیڈوں کی مدد سے اس قدر کمزور کر دینا چاہتا تھا کہ جب چاہے ایک جھٹکے سے انہیں توڑ کر آزاد کر لے لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ ڈان جان اور ولاڈی دونوں کی توجہ اس کی باتوں کی طرف رہے اس کے ہاتھوں کی طرف نہ ہو سکے۔

"سوری میں تمہیں زندہ رکھنے کا رسک نہیں لے سکتا اور بس باتیں بہت ہو گئیں"...... ڈان جان نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کوڑا ایک طرف پھینکا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی اور سرد مہری چھا گئی تھی۔

"تمہاری مرضی۔ میں تمہیں کسی کام سے روکنے کا تو اختیار نہیں رکھتا۔ لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ کمان سے نکلا ہوا تیر پھر کبھی واپس نہیں آتا اور اس کے بعد صرف پچھتاوے ہی باقی رہ جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو گا دیکھا جائے گا"...... ڈان جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔ عمران کے چہرے پر بجلی سی مسکراہٹ تھی اور اس کی نظریں ڈان جان کی اس انگلی پر جمی ہوئی تھیں جو ٹریگر پر موجود تھی۔

"رک جاؤ۔ مت مارو...... مجھ سے بات کرو"...... اچانک جولیا نے چیختے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ڈان جان نے ٹریگر دبا دیا۔ گولی چلنے کا دھماکہ ہوا اور عمران کے ساتھیوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں سی نکل گئیں لیکن پہلے دھماکے کے ساتھ ہی دوسرا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دھماکہ ہوا اور ڈان جان کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر گرا۔ مگر دوسرے لمحے اس نے الٹی قلابازی کھائی اور وہ کمرے کے کھلے دروازے کے باہر ایک لمحے کے لئے نظر آیا اور پھر غائب ہو گیا۔ ولاڈی حیرت سے منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے بے حس و حرکت بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی اور تقریباً یہی حال عمران کے ساتھیوں کا بھی تھا۔ دوسرے لمحے عمران قلابازی کھا کر ہوا میں کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ایک لمحے کے لئے دروازے پر نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ۔ یہ"...... ولاڈی نے یکلخت چیخ مار کر کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑی ہی تھی کہ عمران دروازے پر نمودار ہوا اور دوسرے لمحے عمران کا بازو بجلی

کی سی تیزی سے گھوما اور ولاڈی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتی ہوئی ولاڈی کنپٹی پر ضرب کھا کر ساکت ہو گئی۔ عمران نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر کے وہ دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سب سے کونے میں موجود نعمانی کی رسیاں کھولیں۔

"جلدی کرو سب کو کھولو۔ ابھی ہم پر زوردار حملہ ہوگا اور ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے نعمانی سے کہا اور دوڑ کر اس نے صفدر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ نعمانی نے چوہان کی رسیاں کھولیں اور پھر جو رہا ہوتا گیا وہ بھی رسیاں کھولنے میں ساتھ ساتھ شامل ہوتا گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھی بھی [illegible] میں بندھے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے پاؤں کی رسیاں بھی کھولنی پڑیں۔

"ہیلو علی عمران۔ میں ڈان جان بول رہا ہوں۔ اگر تم ولاڈی کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم تمہیں یہاں سے نکل جانے کا موقع دے سکتے ہیں اور یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ اب ہم ریڈ چڑ تیار نہیں کریں گے اور اگر تم نے انکار کیا تو پھر ہمیں ولاڈی کی بھی کوئی پرواہ نہیں رہے گی۔ ہم اس پورے کمرے کو بموں سے اڑا دیں گے"...... اچانک کمرے کی ایک دیوار سے چھٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈان جان کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اگر تم ریڈ چڑ تیار نہ کرنے کا عہد کر لو اور پروفیسر ہربرٹ کی

ریسرچ فائل ہمارے حوالے کر دو تو ہمارا تمہارا سارا جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا اور ہم نہ صرف یہاں سے بلکہ نارسٹن سے بھی چلے جائیں گے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا مجھے معلوم ہے کہ ولاڈی کے بغیر تم اب بھی ریڈ چڑ تیار نہ کر سکو گے اس لئے اگر ہمارے ساتھ ولاڈی کا خاتمہ ہوتا ہے تو پھر تمہارا ریڈ چڑ والا سارا منصوبہ بھی ختم ہو جائے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔ ہم تمہیں ہیلی کاپٹر دے سکتے ہیں تاکہ تم نارسٹن سے واپس میکسیکو چلے جاؤ۔ ریسرچ فائل ہم تمہارے حوالے کر سکتے ہیں"...... ڈان جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ولاڈی ہمارے ساتھ جائے گی۔ یہ بات طے سمجھو۔ میکسیکو پہنچ کر ہم اسے آزاد کر دیں گے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ تم ولاڈی کو ساتھ لے کر باہر آ جاؤ"...... ڈان جان نے کہا۔

"نہیں پہلے ریسرچ فائل یہاں ہمارے کمرے میں پہنچاؤ۔ اس کے بعد ہم باہر آئیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ریسرچ فائل یہاں موجود نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر سے منگوانی پڑے گی اور اس میں کافی دیر لگ سکتی ہے"...... ڈان جان نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ہم یہیں انتظار کر لیں گے۔ لیکن ریسرچ فائل یہاں آئے گی تو ہم ولاڈی سمیت باہر آئیں گے"...... عمران نے

جواب دیا۔

"نہیں تمہیں فوراً یہاں سے باہر آنا ہوگا۔ میں اس کے لئے تمہیں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ اس کے بعد یہ کمرہ ملبے کا ڈھیر بن جائے گا"..... ڈان جان کا لہجہ اچانک بے حد سخت ہو گیا تھا۔

"لیکن ریسرچ فائل ہمیں کیسے ملے گی۔ اس کے بغیر معاہدہ نہیں ہو سکتا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے لئے تمہیں یہاں ایک دوسرے کمرے میں انتظار کرنا ہوگا۔ جہاں ہم ولادی کو دیکھ سکیں"..... ڈان جان نے کہا۔

"سوری ڈان جان۔ جب تک ریسرچ فائل نہیں آتی۔ ہم یہاں سے باہر نہیں آئیں گے اور اگر تم میں ہمت ہے تو بے شک ہمیں بموں سے اڑا دو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا"..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"تم وعدہ کرو کہ ولادی کو کوئی تکلیف نہ دو گے تو میں ریسرچ فائل منگواتا ہوں"..... ڈان جان نے قدرے ڈھیلا پڑتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا لیکن اگر تم نے کوئی دھوکہ کرنے یا شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر ہماری کوئی ذمہ داری نہ ہوگی"..... عمران نے جواب دیا۔

"ہم کوئی دھوکہ نہیں کریں گے"..... ڈان جان کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹک کی آواز کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ اتنی آسانی سے کیسے ہمیں رہا کرنے اور ریسرچ فائل دینے پر

رضامند ہو گیا ہے"..... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ولادی ان کے لئے بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر ریڈ بلڈ تیار نہیں ہو سکتیں اور ریڈ بلڈ تیار نہ ہوں تو ان کا سارا منصوبہ غصب ہو جائے گا اور کروڑوں اربوں ڈالر کی دولت سے انہیں محروم ہونا پڑے گا۔ جہاں تک ریسرچ فائل کا تعلق ہے تو اس کی سینکڑوں کاپیاں کر لینے کے بعد اصل فائل ہمارے حوالے کی جا سکتی ہے۔ یہ تو موٹی موٹی وجوہات ہیں۔ باقی بھی کچھ ہو سکتی ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے رسیوں سے کیسے اپنے آپ کو آزاد کر لیا۔ اگر آپ انہیں [illegible] تو بم [illegible] کے دھماکے تک آپ کیسے اطمینان سے بیٹھے رہے"..... صفدر نے پوچھا تو عمران مسکرا دیا۔

"میں نے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے سائیڈ پر رسیوں کو کمزور کر دیا تھا۔ پوری طرح کاٹ اس لئے نہ سکتا تھا کہ اوپر والے جسم پر بھی رسیاں تھیں اور انہیں اتارتے اتارتے کچھ وقت لگ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے دوسری منصوبہ بندی کی تھی جیسے ہی ڈان جان نے فائر کیا میں نے پیروں کے زور پر کرسی کو الٹ دیا۔ اس طرح میں گولی سے بھی بچ گیا اور کرسی سمیت الٹ کر گرنے کی وجہ سے نہ صرف رسیاں ٹوٹ گئیں بلکہ کرسی کے الٹ جانے کی وجہ سے میرے اوپر والے جسم کی رسیاں بھی کھل کر علیحدہ ہو گئیں اور کرسی کے دھماکے سے نیچے گرنے کی وجہ سے فوری طور پر ڈان جان

دوسرا فائر نہ کر سکا اور میں نے نیچے گرتے ہی بیک وقت دو عمل کیے
خود بھی الٹی قلابازی کھائی اور ساتھ ہی کرسی کو بھی ڈان جان پر پوری
قوت سے اچھال دیا۔ کرسی ڈان جان کے سینے پر پوری قوت سے لگی اور
ڈان جان الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا۔ لیکن وہ میری توقع سے زیادہ
پھرتیلا اور موقع کی مناسبت سے درست عمل کرنے کا عادی تھا۔ اس
نے نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور کھلے دروازے سے باہر نکل کر
فرار ہو گیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا اور سیدھا اٹھنے کی کوشش کرتا تو ظاہر
ہے اس دوران میں اس کے ہاتھ سے گرے ہوئے ریوالور پر قبضہ بھی
کر لیتا اور یہ دونوں میرے قابو آجاتے۔ میں اس کے پیچھے دوڑا لیکن
دوسری طرف راہداری ہے اور اس کے بعد [illegible]
دروازہ ہے۔ باہر ظاہر ہے اس کے نجانے کتنے مسلح افراد ہوں گے اور
تم سب بھی بندھے ہوئے تھے۔ پھر والڈی کی صورت میں ترپ کا پتہ
بھی ہمارے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے میں نے سیڑھیوں والا دروازہ بند کر
کے اسے لاک کیا اور واپس آگیا۔ اس کے بعد کی ساری کارروائی
تمہارے سامنے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس ساری
کارروائی کی تفصیل بتائی جو دراصل صرف پلک جھپکنے میں ہی مکمل ہو
گئی تھی اور اسی لئے بھی ریوالور چلنے کا دھماکہ، عمران سمیت کرسی
گرنے کا دھماکہ اور پھر کرسی کے اچھل کر ڈان جان کو لگنے اور اس کے
گرنے کا دھماکہ سبھی تین دھماکے ہی انہوں نے سنے تھے اور کارروائی
مکمل ہو گئی تھی۔ لیکن اب عمران کی وضاحت سے انہیں اندازہ ہوا تھا

کہ عمران نے صرف پلاننگ کے زور پر اپنی زندگی کو سو فیصد رسک
میں ڈال دیا تھا۔
"عمران صاحب کیا واقعی آپ واپس چلے جائیں گے"...... اس
بار چوہان نے کہا۔
"ظاہر ہے۔ ڈان جان نے عہد کر لیا ہے کہ وہ ریڈ پلز نہ بنائے گا۔
ریسرچ فائل ہمارے ملک کے ماہرین کے کام آئے گی اور والڈی کو تو
بہرحال رہا کرنا ہی پڑے گا۔ ورنہ جولیا نے ایک لمحے میں ریوالور کی گولی
سے جسم میں داخل کر کے مجھے ہی ریڈ پلز بنا دینا ہے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔
"لیکن [illegible] اچانک چیخ کیسے گئے۔ کیا تم ہماری
نگرانی کر رہے تھے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ ہمارا مشن فیکٹریاں تباہ کرنا تھا۔ جب کہ تمہارا مشن
ریسرچ فائل واپس لانا تھا۔ اس لئے تمہارا مشن تو ریسرچ فائل
واپس ملتے ہی پورا ہو جائے گا جب کہ ہمیں ناکامی کی رپورٹ کرنی
پڑے گی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"میری سمجھ میں ڈان جان کی بے بسی ابھی تک نہیں آرہی۔ مجھے
یقین ہے کہ یہاں سے باہر نکلتے ہی وہ ہم پر فائر کھول دے گا"۔
صفدر نے کہا۔
"دیکھو اگر وہ عہد نبھائے گا تو ہم بھی نبھائیں گے۔ ورنہ"......
عمران نے مبہم سا جواب دیا اور پھر خاموش ہو گیا۔

"میں سمجھ گیا ہوں گا۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم میرے تصور سے بھی کہیں زیادہ تیز اور ہوشیار ثابت ہوئے ہو اور میں ولادی سے محبت کرتا ہوں۔ اگر ولادی تمہارے قبضے میں نہ ہوتی تو پھر شاید اب تک تم آخری سانس لے چکے ہوتے"...... اچانک چٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ میں ڈان جان کی آواز سنائی دی اور سوائے عمران کے باقی سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"واہ ہر جگہ عشق کی کارفرمائی ہے۔ ہمارے ملک کے عظیم شاعر نے سچ ہی کہا تھا کہ یہ کائنات بنی ہی عشق کے لئے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن اس بار صرف چٹ کی آواز سنائی دی اور کوئی جواب نہ آیا۔ لیکن اب سب کے [illegible] سمجھ گئے تھے کہ چٹ کی آواز ڈان جان کے مائیک کو آف آن کرنے سے آتی ہے۔ جب کہ ان کی آوازیں ڈان جان تک مسلسل پہنچتی رہتی ہیں۔

ڈان جان ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔ جس کے درمیان ایک بڑی سی سکرین تھی اور مشین کو ایک نوجوان آپریٹ کرنے میں مصروف تھا ڈان جان کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں لیکن سکرین پر صرف ایک دروازہ نظر آرہا تھا جو بند تھا۔

"اب تک انہیں باہر آجانا چاہئے"...... ڈان جان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اس نے سکرین پر نظر آنے والا دروازہ کھلتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ اوہ وہ باہر آرہے ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ رچرڈ"...... ڈان جان نے کرسی پر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا"...... مشین کے ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان نے بااعتماد لہجے میں

کہا۔

"ارے یہ کیا ولاڈی تو بے ہوش ہے"...... اچانک ڈان جان نے چیختے ہوئے کہا کیونکہ دروازے پر عمران نظر آ رہا تھا جس نے بے ہوش ولاڈی کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی عقب میں تھے۔

"باس باقی افراد کو ختم کر دیا جائے"...... رچرڈ نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ وہ فوراً مادام کی گردن توڑ دیں گے"...... ڈان جان نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر باس"...... رچرڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ عمران واقعی خطرناک آدمی ہے۔ اب ولاڈی اس کے کاندھے پر ہے۔ اسے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اوکے ٹھیک ہے۔ کچھ مت کرو انہیں ہیلی کاپٹر پر سوار ہونے دو"...... ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو میکسن۔ ڈان جان بول رہا ہوں"...... ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک بے حد بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سنو آپریشن ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس لئے انہیں ہیلی کاپٹر پر سوار ہونے دو۔ اب آپریشن میکسیکو میں ہو گا"...... ڈان جان نے تیز لہجے

میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈان جان نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ لوگ بے حد ہوشیار ہیں۔ کاش ولاڈی ان کے قبضے میں نہ ہوتی"۔ ڈان جان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس ایک اور طریقہ ہے جس سے مادام کو بچایا اور انہیں ختم کیا جا سکتا ہے"...... اچانک رچرڈ نے کہا۔

"کیسا طریقہ"...... ڈان جان نے چونک کر پوچھا۔

"باس یہ سپیشل ہیلی کاپٹر ہے۔ اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا ویڈیو کنٹرول فائر موجود ہے۔ اس کے علاوہ اس کے انجن کو ویڈیو کے ذریعے بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے ان افراد کو اس ہیلی کاپٹر کے اس سسٹم کا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جیسے ہی یہ لوگ ہیلی کاپٹر کو فضا میں لے جائیں گے ہم گیس فائر کر کے انہیں فوری طور پر بے ہوش کر دیں اور ویڈیو کنٹرول کے ذریعے ہیلی کاپٹر کو واپس لے آیا جا سکتا ہے۔ پھر سیڈم ولاڈی کو تو نکال کر ہوش میں لے آیا جا سکتا ہے اور ان افراد کو گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ اوہ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کا تو مجھے علم ہی نہیں تھا۔ اوہ ویری گڈ۔ پھر تو سارا کام ہی آسان ہو گیا۔ مجھے تو یہی معلوم تھا کہ یہ ویڈیو کنٹرول ہے۔ لیکن مادام ولاڈی کی وجہ سے میں اسے کنٹرول نہ کرنا چاہتا تھا۔ ورنہ وہ سیڈم ولاڈی کو ہلاک بھی کر سکتے ہیں

لیکن بے ہوش ہو جانے کے بعد ظاہر ہے وہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔
"ویری گڈ ۔ پھر ایسا ہی کرو"...... ڈان جان نے انتہائی مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"ہیلی کاپٹر کو واپس فارسٹ ہاؤس میں اتارا جائے"...... رچرڈ نے
کہا۔
"اوہ نہیں یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ مجھے اس وقت تک تسلی
نہیں ہو گی جب تک میں انہیں اپنے ہاتھوں سے چیک نہیں کروں گا۔
تم ایسا کرو کہ ہیلی کاپٹر کو جنگل میں ہمارے سپیشل پوائنٹ پر اتار
لینا ۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو"...... ڈان جان نے کہا۔
"یس باس آسانی سے ایسا ہو جائے گا"...... [illegible]
"اوکے پھر تم کام شروع کرو میں سپیشل پوائنٹ پر فوکس سے
بات کرتا ہوں"...... ڈان جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
سامنے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔
"ہیلو ہیلو ڈان جان کالنگ اوور"...... ڈان جان نے چیختے ہوئے
کہنا شروع کر دیا۔
"یس فوکس اٹنڈنگ فرام ایف ۔ ایس ۔ پی ۔ اوور"...... چند
لمحوں بعد ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔
"فوکس ہیڈ کوارٹر کا سپیشل ہیلی کاپٹر تمہارے پوائنٹ پر ریڈیو
کنٹرول سے اتارا جائے گا ۔ اس میں میڈم ولاڈی سمیت دس افراد بے
ہوش ہوں گے ۔ تم نے میڈم ولاڈی سمیت ان سب کو باہر نکالنا ہے

اور پھر سوائے میڈم ولاڈی کے باقی سب بے ہوش افراد کو گولیوں سے
اڑا دینا ہے ۔ سمجھ گئے ہو اوور"...... ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس باس صرف میڈم ولاڈی کو گولی نہیں مارنی باقی سب افراد کو
گولی مار دینی ہے اوور"...... دوسری طرف سے فوکس نے جواب دیا۔
"اوکے پوری طرح تیار رہو اور انہیں گولی مارنے کے بعد تم نے
مجھے کال کرنا ہے ۔ پھر میں سپیشل وے سے باہر آ کر ان لاشوں کو بھی
چیک کروں گا اور مادام ولاڈی کو بھی لے جاؤں گا اوور"...... ڈان
جان نے کہا۔
"یس باس اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈان جان نے
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"باس وہ لوگ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ رہے ہیں"...... رچرڈ نے کہا تو
ڈان جان تیزی سے سکرین کی طرف مڑ گیا ۔ جس پر ایک کافی بڑا بند
باڈی کا ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی ایک ایک کر
کے اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو رہے تھے۔
"کیا یہاں وہ کسی فائر نہیں کیا جا سکتا"...... اچانک ایک
خیال کے تحت ڈان جان نے پوچھا۔
"نہیں باس جب تک ہیلی کاپٹر ایک مخصوص سپیڈ پر نہ اڑنا شروع
کر دے ۔ ریڈیو کنٹرول وہاں کام نہیں کرتا"...... رچرڈ نے جواب دیا
اور ڈان جان نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے
سارے ساتھی میڈم ولاڈی سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے اور پھر ہیلی

کاپٹر کا پنکھا حرکت میں آگیا۔ڈان جان نے جلدی سے ٹرانسمیٹر پر ایک اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈان جان کالنگ اوور"...... ڈان جان نے تیز لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو اوور"...... ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"میں وعدہ پورا کر رہا ہوں۔ریسرچ فائل بھی تم تک پہنچ گئی ہے اور تمہیں صحیح سلامت ہیلی کاپٹر تک بھی پہنچا دیا گیا ہے۔حالانکہ میں چاہتا تو ہیلی کاپٹر تک پہنچنے سے پہلے ہی تمہارا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا تھا لیکن میں اگر وعدہ کرتا ہوں تو اسے [illegible] نے وعدہ نبھاتا ہے۔میکسیکو میں تم ہیلی کاپٹر اور میڈم والاڈی کو چھوڑ دو گے اور پھر واپس چلے جاؤ گے اوور"...... ڈان جان نے کہا۔

"اگر میکسیکو پہنچنے تک تم نے کوئی شرارت نہ کی تو میں بھی اپنا وعدہ نبھاؤں گا۔لیکن اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر نتیجہ مختلف بھی ہو سکتا ہے اوور"...... عمران کی آواز سنائی دی۔

"میں نے اب کیا شرارت کرنی ہے اوور اینڈ آل"...... ڈان جان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ابھی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ شرارت کسے کہتے ہیں"...... ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی ڈان جان نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ہیلی کاپٹر اب فضا میں بلند ہونے لگا تھا۔لیکن

چونکہ رچرڈ ساتھ ساتھ مشین کی ناب کو ایڈجسٹ کرتا جا رہا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر فوکس میں ہی تھا۔کافی بلندی پر جا کر ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھنے لگا۔

"خیال رکھنا کہیں فائر رینج سے ہی نہ نکل جائے"...... ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔

"فائر رینج کافی وسیع ہے باس۔آپ بے فکر رہیں"...... رچرڈ نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ہیلی کاپٹر اب خاصی رفتار سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور رچرڈ کی نظریں ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ [illegible] سوئی تیزی سے [illegible] رہی تھی۔

[illegible] کنٹرول اور گیس فائر اوپن کر رہا ہوں"...... رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ ساتھ لگے ہوئے دو [illegible] بیک وقت نیچے کر دیئے۔مشین سے تیز گونج کی آواز نکلی اور ایک سوئچ کے اوپر لگا ہوا زرد رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔اس کے ساتھ ہی رچرڈ نے بجلی کی سی تیزی سے ایک خانے کو کھول کر اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور پھر اس پر لگے ہوئے دو بٹن آن کر کے اس نے نیچے لگی ہوئی ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور ڈان جان نے دیکھا کہ پہلے دونوں سوئچ آن ہوتے ہی ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکا لگا تھا لیکن پھر وہ سیدھا اڑنے لگ گیا تھا اور اب رچرڈ جس طرح ناب گھما رہا تھا ہیلی کاپٹر کا رخ بھی آہستہ آہستہ مڑتا چلا جا رہا تھا۔

"ہاں ریڈیو کنٹرول بھی کام کر رہا ہے اور وہ لوگ بھی بے ہوش ہو چکے ہیں" ..... ریچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ وہ بے ہوش ہو چکے ہیں" ..... ڈان جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ زرد بلب جلنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ گیس فائر ہوا ہے اور گیس فائر ہو جانے کے بعد ان کا بے ہوش ہو جانا ایک لازمی امر ہے اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ اگر وہ بے ہوش نہ ہو جاتے تو ریڈیو کنٹرول کو آف کرنے کی کوشش ضرور کرتے۔ جب کہ ایسا بھی نہیں ہوا ہے" ..... ریچرڈ نے کہا۔

"گڈ۔ اب اسے فارسٹ سپیشل پوائنٹ ... کاروائی مکمل کر سکے" ..... ڈان جان نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ابھی تھوڑی دیر بعد یہ اتر جائے گا" ..... ریچرڈ نے کہا

ہیلی کاپٹر اب بھی سکرین پر اڑتا نظر آ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سمندر کی بجائے جنگل پر اڑتا نظر آیا۔ ریچرڈ مسلسل ریموٹ کنٹرول پر کام کر رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں معلق ہوا اور پھر آہستہ آہستہ نیچے اترتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔ ریچرڈ کی پوری توجہ اب مشین پر ہی تھی جب کہ اس کا ہاتھ ریموٹ کنٹرول پر ہی چل رہا تھا چند لمحوں بعد جیسے ہی مشین پر ایک بلب روشن ہوا۔ ریچرڈ نے ریموٹ کنٹرول سے ہاتھ ہٹایا اور ہاتھ بڑھا کر مشین پر لگے ہوئے سوئچ آف کر

دیئے۔

"لیجئے باس میرا کام مکمل ہو گیا ہے۔ بے ہوش افراد سمیت ہیلی کاپٹر اب سپیشل پوائنٹ پر اتر چکا ہے" ..... ریچرڈ نے ایک طویل سانس لے کر ریموٹ کنٹرول والا آلہ واپس مشین کے کھلے خانے میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ریچرڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تمہیں اس کا بھرپور انعام ملے گا" ..... ڈان جان نے اٹھ کر ریچرڈ کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس آپ واقعی عظیم ڈان ہیں" ..... ریچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ڈان جان واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کی نظریں ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں۔

"وہ فوکس یقیناً کاروائی میں مصروف ہو گا" ..... چند لمحوں بعد ڈان جان نے کہا۔

"یس باس جلد وہ سپیشل پوائنٹ پر پہنچ کر ان افراد کو ہیلی کاپٹر سے نیچے اتارے گا اور پھر انہیں گولیاں مارے گا۔ دس بارہ منٹ تو بہرحال اس کاروائی میں لگ ہی جائیں گے" ..... ریچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ڈان جان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو فوکس کالنگ اوور" ..... فوکس کی آواز سنائی دی۔

لیکن ڈان جان اس کا جملہ سنتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کیا رپورٹ ہے اوور"..... ڈان جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ہیلی کاپٹر تو خالی ہے۔ اس میں تو نہ سیلم ہیں اور نہ کوئی بے ہوش آدمی اوور"..... دوسری طرف سے تومس کی آواز سنائی دی اور ڈان جان اور [illegible] کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو اوور"..... یکلخت ڈان جان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ ہیلی کاپٹر درست [illegible] اترا۔ میں اور روجر فوراً وہاں پہنچے تو ہیلی [illegible] نے ہیلی کاپٹر کے دروازے کھولے تو ہیلی کاپٹر خالی تھا۔ ہم نے ادھر ادھر بھی تلاش کیا ہے لیکن وہاں کوئی آدمی بھی [illegible] ہے اور میں اب واپس آکر آپ کو کال کر رہا ہوں اوور"..... دوسری طرف سے تومس کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا وہ جن بھوت تھے کہ فضا میں ہی غائب ہو گئے۔ ویسے بھی وہ بے ہوش تھے اور ہم یہاں سکرین پر ہیلی کاپٹر کو بھی مسلسل چیک کرتے رہے ہیں اوور"..... ڈان جان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ ہیلی کاپٹر واقعی خالی ہے۔ آپ چاہیں تو خود آکر چیک کر لیں۔ چاہے میرے اسسٹنٹ روجر سے پوچھ لیں۔

میں درست کہہ رہا ہوں اوور"..... تومس نے کہا۔

"روجر سے میری بات کراؤ اوور"..... ڈان جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس روجر بول رہا ہوں باس اوور"..... چند لمحوں بعد ایک اور آواز ابھری۔

"تم ساتھ گئے تھے تومس کے اوور"..... ڈان جان نے پوچھا۔

"یس باس۔ ہیلی کاپٹر واقعی خالی ہے اوور"..... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے [illegible] یہ کس طرح ممکن ہے اوور"..... [illegible] ڈان جان نے بے اختیار اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر [illegible] بے بسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ باس۔ ہیلی کاپٹر میں ایمرجنسی گیس ماسک بھی موجود تھے کہیں انہوں نے گیس ماسک [illegible] پہن لیے ہوں اور ہیلی کاپٹر اترتے ہی وہ نکل گئے ہوں"..... اچانک روجر نے کہا تو ڈان جان بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہیلو ہیلو تومس ہیلو اوور"..... ڈان جان نے اس بار ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یس باس اوور"..... تومس کی بری طرح گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"روجر کو بھیج کر چیک کراؤ کہ ہیلی کاپٹر کے ایمرجنسی باکس میں گیس ماسک موجود ہیں یا نہیں۔ اسے کہو کہ دوڑتا ہوا جائے جلدی

اوور" ۔ ڈان جان نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے روجر کو بھیج دیا ہے۔ ابھی پانچ منٹ بعد وہ واپس آجائے گا اوور" ۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فونکس کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ واپس آجائے تو مجھے کال کر لینا اوور اینڈ آل" ۔۔۔ ڈان جان نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے جلد اس بارے میں کیوں نہ سوچا تھا کہ اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو پھر۔ تو پھر وہ ہماری شہ رگ پر پہنچ گئے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ سپیشل پوائنٹ پر اینٹک بیڑیاں ہیں جن میں بجلی کی طاقت وہ وہیں سے ہی سپلائی ہوتی ہے اگر اس رو کو کاٹ دیا گیا تو سب ختم ہو کر رہ جائے گا" ۔۔۔ ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ دیکھئے تو نہیں گیس فائر کا تو خیال ہی نہیں آسکتا۔ یہ تو ان کے اس طرح غائب ہو جانے سے مجھے خیال آیا ہے اور اگر ایسا ہے بھی ہی تو باس فونکس اور اس کے آدمی آسانی سے اس جنگل میں ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں" ۔۔۔ ہیرڈ نے بھی انتہائی ڈھیلے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر تقریباً چھ سات منٹ بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا اور ڈان جان نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو فونکس کالنگ اوور" ۔۔۔ فونکس کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے اوور" ۔۔۔۔ ڈان جان نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ایمرجنسی باکس میں گیس ماسک موجود نہیں ہیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے فونکس کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ سنو فونکس یہ انتہائی خطرناک بات ہو گئی ہے۔ وہ یقیناً جنگل میں چھپ گئے ہیں۔ اب تم ایسا کرو کہ سپیشل پوائنٹ کو سیل کر دو اور تھری ایکس پر کال کر کے وہاں موجود سب افراد کو حکم دے دو کہ وہ انہیں جنگل میں تلاش کر کے فوراً ختم کر دیں۔ تم نے سپیشل پوائنٹ کی حفاظت کرنی ہے۔ اس کی حفاظت انتہائی ضروری ہے اوور" ۔۔۔ ڈان جان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مگر باس وہ میڈم ولاڈی بھی ان کے ساتھ ہیں ان کا کیا ہوگا [illegible]" ۔۔۔ [illegible] آواز سنائی دی۔

"ایکس تھری والوں کو میڈم کے بارے میں خاص ہدایات دے دینا۔ تم نے ہر صورت میں میڈم کو زندہ واپس حاصل کرنا ہے۔ ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ اس لئے جنگل میں وہ زیادہ دیر تک مقابلہ نہ کر سکیں گے اور ایکس تھری کے آدمی ایسے آدمیوں کو شکار کرنے میں ماہر ہیں اوور" ۔۔۔ ڈان جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس اگر آپ یہاں آجائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ میڈم ولاڈی کی طرف سے مجھے فکر ہے" ۔۔۔ فونکس نے کہا۔

"نہیں ان حالات میں ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح بھی اوپن نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی تعداد نوٹ کر لو۔ ایک سوئس نژاد عورت اور آٹھ مرد ہیں۔ جن میں سے تین مرد ایشیائی اور باقی پانچ ایکریمین میک اپ میں

ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ہوشیار اور تیز لوگ ہیں۔ میں نے ایکس تھری کو پوری طرح الرٹ کر دینا۔ ان میں سے ایک کو بھی بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ بہرحال سپیشل پوائنٹ کو ہر صورت میں محفوظ رہنا چاہئے اور جب ان کا خاتمہ ہو جائے تو تم نے مجھے فوری کال کرنا ہے اوور"۔ وان جان نے کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔۔۔ فونکس نے جواب دیا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ وان جان نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس آپ سپیشل وے کھلوا کر ہیڈ کوارٹر سے فوراً باہر بھجوا دیں اس طرح وہ لازماً مارے جا سکتے ہیں"۔

"نہیں اب چاہے وہ پکڑے جائیں یا ہیڈ کوارٹر مکمل طور سیل ہی رہے گا"۔ وان جان نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلی کاپٹر خصوصی ساخت کا ہے۔ اس میں ریڈیو کنٹرول ہے اور وان جان کی یہ کال بتا رہی ہے کہ وہ کسی شرارت کے موڈ میں ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا تھی اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی تھے۔ بے ہوش والاڈی کو سب سے آخر میں رکھا گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر بارہ سیٹر تھا۔ اس لئے وہ سب اطمینان سے سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر دیا تھا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہونے لگا۔

"صفدر ایمرجنسی باکس عقب میں موجود ہے اسے کھول کر دیکھو اس میں گیس ماسک تو موجود نہیں ہیں"۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گیس ماسک کا تمہیں خیال کیسے آگیا"۔۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو

ر کہا۔

"اس ہیلی کاپٹر میں ریڈیو کنٹرول مشینری موجود ہے۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائرنگ کا سسٹم بھی ہو۔ جس ہیلی کاپٹر میں ایسا سسٹم ہو۔ اس میں گیس ماسک لازماً رکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ گیس فائرنگ باہر بھی کی جائے تب بھی اس کے اثرات اندر پہنچ جاتے ہیں اور ریڈیو کنٹرول کے ذریعے اسے ہیلی کاپٹر کے اندر بھی فائر کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"گیس ماسک موجود ہیں عمران صاحب۔ بارہ ہیں اور انتہائی جدید ماڈل کے ہیں"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ تو یہ پلاننگ کی ہے اس ایکسٹو نے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیسی پلاننگ"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"صفدر، گیس ماسک نکال کر سب میں تقسیم کر دو۔ جلدی کرو۔ سب گیس ماسک پہن لیں"...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے صفدر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"اس ولادی کو بھی پہنا دیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"کیا وہ آخر جولیا کی ہم جنس ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی ہوں اسے نیچے پھینک دو کیوں اٹھائے پھر رہے ہو ساتھ"

جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہر عقل مند آدمی دوسرا سکوپ بہرحال رکھتا ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"اچھے بھلے ہم مشن پر کام کر رہے تھے کہ تم نجانے کہاں سے ٹپک پڑے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے خطرہ تھا کہ تم نے مشن مکمل کر لینا تھا اور ظاہر ہے تمہارا مشن مکمل ہو گیا تو پھر بیچارہ باقی ساری عمر آہیں ہی بھرتا رہ جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہیلی کاپٹر ساتھیوں کے [illegible] گونج اٹھا۔ ظاہر ہے سب ہی عمران کی بات کا مقصد سمجھ گئے تھے۔

"بکواس مت کیا کرو۔ اچھے بھلے سنجیدہ ہوتے ہوتے تمہیں نجانے کیا ہو جاتا ہے"...... جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا اب تو عمران صاحب پہلے کی نسبت بہت سنجیدہ ہو گئے ہیں ورنہ تو پہلے بغیر مذاق کے یہ بات ہی نہیں کیا کرتے تھے۔ اب تو کبھی کبھار ہی ان کی دلچسپ باتیں سننے کو ملتی ہیں۔ آپ پھر بھی ناراض ہو رہی ہیں"...... اچانک خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں بھائی خاور۔ لیکن کسی کو میرے بڑھاپے پر ترس نہیں آتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کاش بوڑھے ہی ہو جاتے۔ مگر تم تو بوڑھے ہونے کی بجائے روز

بوڑھے جوان ہوتے جا رہے ہو۔ پتہ نہیں یہ سلیمان تمہیں کیا کیا بنا کر
کھلاتا رہتا ہے"..... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس بار ہیلی کاپٹر
قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر جو بے خیالی میں بات تو کر گیا تھا۔ سب
کے اس طرح ہنسنے پر بے اختیار شرمندہ سا ہو کر رہ گیا اور پھر تھوڑی دیر
بعد ان سب نے گیس ماسک پہن لئے تھے۔ عمران نے بھی گیس
ماسک پہن لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر اب خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا
رہا تھا۔ جبکہ گیس ماسک کے اندر ٹرانسمیٹر موجود تھا جس کی مدد سے
وہ آپس میں بات چیت آسانی سے کر سکتے تھے۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر
جا کر اب تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔
"اگر ڈان جان نے کوئی شرارت [illegible]
ہے"..... صفدر نے عقب سے پوچھا۔
"جو ٹیم ریسرچ فائل اور ولاڈی کے لئے آئی تھی۔ وہ ریسرچ فائل
اور ولاڈی کو لے کر پاکیشیا چلی جائے گی اور جو ٹیم [illegible] کی فیکٹریاں
تباہ کرنے آئی تھی وہ اپنا کام جاری رکھے گی"..... عمران نے جواب
دیا۔
"اس ولاڈی کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے"..... ساتھ
بیٹھی ہوئی جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"یہ تمہاری مرضی ہے۔ چاہے ساتھ لے جاؤ چاہے اسے میرے
پاس چھوڑ جاؤ"..... عمران نے جواب دیا۔
"تمہارے پاس کیوں چھوڑ جاؤں اسے گولی کیوں نہ مار دی

جائے"..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"یہ تمہارا مسئلہ ہے۔ تم اس ٹیم کی لیڈر ہو۔ جو چاہے فیصلہ کرتی
رہو۔ ویسے اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ جس ولاڈی کی خاطر وہ ہمیں اپنے
اڈے سے نکلنے اور پھر ہیلی کاپٹر مہیا کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کیا وہ
سنڈیکیٹ میں تمہارے رحم و کرم پر چھوڑ دیں گے کہ تم اس کے
ساتھ جو چاہو سلوک کرتی رہو"..... عمران نے کہا۔
"تو تمہارا مطلب ہے کہ سنڈیکیٹ میں وہ لوگ مداخلت کریں
گے"..... جولیا نے چونک کر کہا۔
"[illegible] ان کی پوری کوشش ہو گی کہ کسی طرح ولاڈی کو زندہ
[illegible] کے بعد وہ تمہارا تعاقب جاپان تک بھی
نہ چھوڑیں۔ ریڈ رنگ بہت طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے۔ یہی
خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر دیکھ کر اور ناراسن میں ان کا ہونا ہی
تمہیں ان کی طاقت کے بارے میں بتا سکتا ہے"..... عمران نے کہا
اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار
جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی سوں سوں کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی
پورے ہیلی کاپٹر میں ہلکے نیلے رنگ کی گیس بھرتی چلی گئی۔ کنٹرول
پینل پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تھا۔ عمران نے
کنٹرول پینل سے ہاتھ ہٹا لئے اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر خود بخود
آہستہ آہستہ رخ بدلنے لگ گیا۔
"شرارت کا آغاز ہو گیا ہے۔ اگر ہم گیس ماسک نہ پہنے ہوئے ہوتے

"تو اس وقت سیٹوں پر بنڈلوں کی صورت میں نیچے میڑھے ہوئے پڑے ہوتے" عمران نے کہا۔

"کیا یہ طیارے کو واپس اسی فارسٹ ہاؤس میں لے جائیں گے" صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اب یہ تو انہیں معلوم ہوگا کہ انہوں نے کیا پلاننگ کی ہے۔ بہرحال اتنا مجھے معلوم ہے کہ وہ طیارے کو بحفاظت نیچے اتاریں گے تاکہ وہاں کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور ان کے طیارے کو موڑنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس بات پر کنفرم ہیں کہ ہم بے ہوش ہو چکے ہیں" عمران نے کہا۔

"انہیں گیس ماسک کے متعلق تو معلوم [illegible] ہیلی کاپٹر میں موجود ہیں اور ہم انہیں پہن بھی سکتے ہیں" اس بار تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں ہے ورنہ وہ لازماً ٹرانسمیٹر کے ذریعے کال کر کے چیک کرنے کی کوشش کرتے" عمران نے جواب دیا۔ ہیلی کاپٹر مڑ کر ذرا سا ترچھا ہو کر واپس نارتھ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

"ونڈی گو۔ ہیلی کاپٹر کا رخ جنگل کی طرف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس ہیلی کاپٹر کو مین ہیڈ کوارٹر سے کنٹرول کیا جا رہا ہے اور اب سب سن لیں۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر اترے ہم سب نے بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر کر ہیلی کاپٹر کے قریب چھپ جانا ہے۔ وہاں

کو بھی نیچے اتار دیا جائے۔ ان لوگوں کے مطابق ہم بے ہوش پڑے ہوں گے اس لئے وہ اطمینان سے آئیں گے۔ ہیڈ کوارٹر یقیناً نیچے انڈر گراؤنڈ ہوگا۔ اس لئے دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو ان کا اوپر کوئی پوائنٹ ہوگا۔ جہاں سے یہ لوگ ہیلی کاپٹر تک پہنچیں گے اور یا پھر وہ ہیڈ کوارٹر کا کوئی خفیہ راستہ کھول کر اوپر آئیں گے۔ دونوں صورتوں میں [illegible] رہنا ہوگا اور میری ٹیم آگے بڑھے گی جب کہ جولیا کی ٹیم ہماری نگرانی کرے گی۔ وہاں بھی جولیا کی ٹیم کے قبضے میں رہے گی۔ اسے ہم نے ہر صورت میں قابو میں رکھنا ہے"...... عمران نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"[illegible] ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں یہ انتہائی زود اثر گیس ہوتی ہے۔ اس کی معمولی سی مقدار بھی ہمیں فوری طور پر بے ہوش کر سکتی ہے۔ اس لئے ہیلی کاپٹر سے اترنے کے بعد انہیں اتار کر اپنے پاس رکھ لیں گے شاید آگے کام آئیں" عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ہیلی کاپٹر اب جنگل کے اوپر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر اس کی رفتار آہستہ ہونے لگ گئی اور وہ سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے فضا میں معلق ہوا اور پھر آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا۔ درختوں کے درمیان ایک قدرے کھلی جگہ سے وہ نیچے اترتا ہوا آخرکار ایک دھچکے سے زمین پر اتر گیا اور اس کے ساتھ ہی ان سب نے ہیلی کاپٹر کے دروازے کھول کر باہر چھلانگیں لگا دیں۔

دروازے واپس بند کر دو تاکہ دور سے کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ کوئی نیچے اترا ہے"...... عمران نے گیس ماسک چہرے سے ہٹا کر زور سے کہا اور والاذی کو اتارنے کے بعد دروازے دوبارہ پہلے کی طرح بند کر دیئے گئے۔ اس کے بعد وہ سب پہلے کی طرح دو ٹیموں میں تقسیم ہو کر تیزی سے سائیڈوں میں اونچی جھاڑیوں کے پیچھے چھپ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر کے دائیں طرف تھے جب کہ ٹائیگر اور اس کے ساتھی بائیں طرف چھپے ہوئے تھے اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد دو آدمی درختوں کی اوٹ سے نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان دونوں کے پاس مشین گنیں تھیں اور ان کے جسموں پر شکاریوں جیسا لباس تھا۔ ان کے لباس دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ جنگل میں ہی رہتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر سے آنے والوں کو اس قسم کے لباس پہننے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ دونوں عجیب سے اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے قریب آئے اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کے دروازے کھولے۔

"ارے یہ کیا۔ یہ تو خالی ہے"...... ایک آدمی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"خالی ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... دوسرے نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی کھلے دروازے سے اوپر چڑھ گیا۔

"اوہ اوہ مگر چیف باس تو کہہ رہے تھے کہ اس میں میڈم والاذی کے ساتھ ساتھ نو بے ہوش افراد ہوں گے۔ اوہ ادھر ادھر دیکھو کہیں نیچے

اترتے وقت ہیلی کاپٹر نیچا ہوا ہو اور یہ لوگ گر گئے ہوں"...... ایک آدمی نے کہا۔

"نہیں نونسنس اگر ایسا ہوتا تو ہیلی کاپٹر کے دروازے بند نہ ہوتے۔ وہ میرے خیال میں پہلے ہی اتر گئے ہیں۔ ہمیں فوراً چیف کو اطلاع دینی ہو گی۔ یہ معاملہ انتہائی خطرناک ہے"...... دوسرے نے کہا۔

"آؤ جلدی آؤ"...... پہلے نے کہا اور وہ تیزی سے مڑے اور تقریباً دوڑتے ہوئے اسی طرف کو واپس بڑھ گئے جدھر سے وہ آئے تھے۔

"آؤ ہمیں ان کے پیچھے جانا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب اٹھ کر جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے ان کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جنگل کے اندر بنے ہوئے ایک کافی بڑی اور وسیع و عریض عمارت تک پہنچ گئے۔ عمارت گھنے درختوں کے اندر بنی ہوئی تھی۔ عمارت کے گرد باقاعدہ اونچی چار دیواری تھی جس کے اوپر خاردار تاریں بھی نصب تھیں اور ان کے اندر ہائی وولٹیج کی تاریں بھی لگی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ گیٹ فولادی تھا۔ لیکن اس وقت گیٹ کھلا ہوا تھا اور وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ وہ دونوں اندر چلے گئے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ پر ہو کر کھلے گیٹ سے اندر جھانکا تو وسیع لان کے بعد عمارت تھی۔ وہاں تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"عمارت کے چاروں طرف پھیل جاؤ۔ صرف چوہان میرے ساتھ اندر جائے گا"...... عمران نے عمارت کے قریب پہنچ کر کہا اور پھر وہ

چوہان کو ساتھ لیے اندر داخل ہو گیا۔ ایک کھڑکی کی دوسری طرف سے اسے کسی کے بات کرنے کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ عمران نے آہستہ سے سر اٹھا کر کھڑکی سے اندر جھانکا تو اس نے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ایک بڑے سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر کے سامنے ان دونوں کو کھڑے ہوئے دیکھا۔

"ہیلو کیا کہہ رہے ہو کیا تم نشے میں ہو اوور" ..... [illegible] ٹرانسمیٹر سے وان جان کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ ہیلی کاپٹر [illegible] سے کچھ فاصلے پر اترا۔ میں اور روجر فوراً وہاں پہنچے تو ہیلی کاپٹر کے دروازے بند تھے۔ ہم نے ہیلی کاپٹر کے دروازے کھولے تو ہیلی [illegible] اِدھر بھی تلاش کیا ہے لیکن وہاں کوئی آدمی ہی نہیں ہے اور میں اب واپس آکر آپ کو کال کر رہا ہوں اوور" ..... [illegible] اس آدمی نے کہا جس کا نام فوتھس لیا گیا تھا۔

"کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا وہ جن بھوت تھے کہ فضا میں ہی غائب ہو گئے۔ ویسے بھی وہ بے ہوش تھے اور ہم یہاں سکرین پر ہیلی کاپٹر کو بھی مسلسل چیک کرتے رہے ہیں اوور" ..... وان جان کی غصے سے بھری آواز سنائی دی۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ ہیلی کاپٹر واقعی خالی ہے۔ آپ چاہیں تو خود آکر چیک کر لیں۔ سچا ہے میرے اسسٹنٹ روجر سے پوچھ لیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں اوور" ..... فوتھس نے کہا۔

"روجر سے میری بات کراؤ اوور" ..... وان جان نے کہا۔

"یس۔ روجر بول رہا ہوں باس۔ اوور" ..... اس بار فوتھس کے ساتھی نے آگے بڑھ کر کہا اور پھر جب روجر نے بھی فوتھس کی بات کی تصدیق کر دی تو وان جان نے فوتھس کو حکم دیا کہ وہ روجر کو بھیج کر معلوم کرائے کہ کیا ہیلی کاپٹر کے ایمرجنسی باکس میں گیس [illegible] موجود ہیں یا نہیں اور فوتھس نے روجر کو فوراً جانے اور چیک کرنے کے [illegible] تو عمران نے سر نیچے کر لیا۔ کمرے کا دروازہ دوسری طرف تھا۔

"میں نے روجر کو بھیج دیا ہے۔ ابھی پانچ منٹ بعد وہ واپس آجائے [illegible] آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ واپس آجائے تو مجھے کال کر لینا اوور اینڈ آل" ..... وان جان نے کہا اور عمران نے دیکھا کہ فوتھس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ہے۔ عمران نے چوہان کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

"تم اس روجر کے پیچھے جاؤ اور اسے بے ہوش کر دو میں اس فوتھس کو بے ہوش کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے یہاں صرف یہی دونوں ہیں" ..... عمران نے کھڑکی سے کچھ آگے بڑھ کر چوہان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور پچھلی طرف دوڑتا ہوا واپس چلا گیا جب کہ عمران تیزی سے گھوم کر اس طرف کو آیا جہاں اس ٹرانسمیٹر روم کا دروازہ تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے اندر جھانکا تو فوتھس کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل

رہا تھا۔ پھر جیسے ہی فونس کی پشت دروازے کی طرف ہوئی۔ عمران
بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے فونس کے حلق
سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ عمران کے بازوؤں میں کچھ پھڑپھڑا ہوا اچانک
ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے اسے نیچے فرش پر لٹایا اور اس کی نبض پکڑ کر
چیک کی اور پھر اس نے اسے گھسیٹ کر ایک طرف کر دیا اور کمرے
سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی اسے دوسرے جوہان آتا دکھائی دیا۔ اس
کے کاندھے پر روجر لدا ہوا تھا۔

"اسے بھی اس کمرے میں ڈال دو اور خود جا کر اپنے ساتھیوں
سمیت پوری عمارت کا جائزہ لو کہ یہاں کتنے ..." عمران نے
جوہان سے کہا اور جوہان نے بے ہوش روجر ... اور پھر
تیزی سے دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کو
ایک نظر چیک کیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو فونس کالنگ اوور" عمران نے فونس کے لہجے
میں کہا۔

"یس کیا رپورٹ ہے اوور" ..... ٹرانسمیٹر سے ڈان جان کی تیز
آواز سنائی دی۔

"باس ایمرجنسی باکس میں کسی ماسک موجود نہیں ہے
اوور" ..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ سنو فونس یہ انتہائی خطرناک بات ہو گئی
ہے۔ وہ یقیناً جنگل میں چھپ گئے ہیں۔ اب تم ایسا کرو کہ سپیشل

پوائنٹ کو سیل کر دو اور تھری ایکس پر کال کر کے وہاں موجود سب
افراد کو حکم دے دو کہ وہ انہیں جنگل میں تلاش کر کے فوراً ختم کر دیں۔
تم نے سپیشل پوائنٹ کی حفاظت کرنی ہے۔ اس کی حفاظت انتہائی
ضروری ہے اوور" ..... ڈان جان کی تحکمانہ آواز سنائی دی اور پھر
عمران نے فونس کے لہجے میں کوشش کی کہ کسی طرح ڈان جان
ہیڈ کوارٹر سے باہر آ جائے لیکن ڈان جان نے ہیڈ کوارٹر اوپن کرنے
سے انکار کر دیا۔ سپیشل پوائنٹ کو سیل کرنے۔ اس کی حفاظت
کرنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں سے تھری ایکس کے آدمیوں کے
ذریعے ختم کرنے پر زور دے کر اور ان کے خاتمے کے بعد رپورٹ دینے
... کر۔ عمران نے ... وفاداری کا لیکچر دے کر
اسے باہر لانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ڈان جان کسی طرح بھی
باہر آنے پر رضا مند نہ ہوا۔ بلکہ اس کی بات چیت سے عمران نے
اندازہ لگایا کہ اب اسے وفاداری کی بھی پرواہ نہیں رہی۔ عمران نے
ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے جوہان اور دوسرے
ساتھی اندر آ گئے۔

"پوری عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے" ..... جوہان
نے کہا۔

"ایسا کرو کہ دو آدمیوں کو اس ہیلی کاپٹر کی حفاظت پر لگا دو اور باقی
افراد کو یہاں بلا لو۔ ڈان جان اسے سپیشل پوائنٹ کہہ رہا ہے اور اس
کی حفاظت کے لئے انتہائی بے چین ہے۔ اس نے مجھے دیکھنا ہو گا کہ

بھلا ایسی کیا بات ہے۔ اس کے بعد میں پھر ڈان جان سے بات کروں گا۔ ہو سکتا ہے یہاں کوئی ایسی چیز سامنے آجائے جس کی وجہ سے ڈان جان کو باہر آنے پر مجبور کیا جا سکے۔ ...... عمران نے کہا اور پھر چوہان کو وہیں رکنے اور ٹونکس اور روجر کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈان جان تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک راہداری سے گزر کر ایک [illegible] اس نے دروازے کی سائیڈ پر موجود سوئچ پینل پر دو مختلف بٹن دبائے تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور ڈان جان اندر داخل ہو گیا۔ یہ اس کا اسپیشل کمرہ تھا۔ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک دیوار کے ساتھ ایک قدآدم مشین موجود تھی۔ مشین پر سرخ رنگ کے کپڑے کا کور چڑھا ہوا تھا۔ ڈان جان نے اس کور کو ہٹایا اور مشین کے مختلف بٹن آن کرنے شروع کر دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور بے شمار بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گئے۔ مشین کے درمیان میں موجود سکرین روشن ہو گئی اور اس پر آڑی ترچھی لکیریں سی دوڑنے لگیں۔ ڈان جان نے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور پھر ایک جگہ ناب کو روک کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا تو سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر

ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چاروں طرف دیواروں کے ساتھ سرخ رنگ کی بڑی بڑی دیو ہیکل مشینیں نصب تھیں اور یہ سب مشینیں آٹومیٹک انداز میں چل رہی تھیں۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بھی سکرین پر نظر آ رہا تھا جو بند تھا۔ ڈان جان کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہوئے اور اس نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن دبا دیئے۔ تو مشین میں سے گونج سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر نظر آنے والے دروازے پر اندرونی طرف ایک سیاہ رنگ کی چادر چھت سے اتر کر نیچے جاتی ہوئی دکھائی دی۔ چند لمحوں بعد جب وہ زمین تک پہنچ گئی تو مشین کی گونج ختم ہو گئی۔

"گڈ اب کم از کم یہ سپیشل ... محفوظ ہو گیا ہے" ..... ڈان جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناب کے نیچے والا بٹن آف کر کے ناب کو ایک بار پھر الٹے ہاتھ پر گھمانا شروع کر دیا پھر اس نے ہاتھ روکا اور ناب کے نیچے موجود بٹن کو ایک بار پھر آن کر دیا۔ سکرین پر ایک بار پھر جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ" ..... ڈان جان نے منظر دیکھتے ہی بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا اور وہ اس طرح پیچھے ہٹتا گیا جیسے سکرین پر اسے کوئی خوفناک منظر نظر آ گیا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ سکرین پر نظر آنے والے کمرے میں فونس اور روجر ایک طرف بے ہوش پڑے

ہوئے تھے اور ایک ایکریمی وہاں بڑے چوکنے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔ اس ایکریمی کے چہرے کو دیکھتے ہی ڈان جان پہچان گیا کہ یہ عمران کا ساتھی ہے کیونکہ وہ اسے عمران کے ساتھ فارسٹ ہاؤس کے بلیک روم میں دیکھ چکا تھا۔

"اوہ اوہ تو سپیشل پوائنٹ پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ وہ ہی ..." ڈان جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر بٹن آف کر کے اس نے ناب گھما گھما کر سپیشل پوائنٹ کے مختلف کمرے اور راہداریاں چیک کرنے شروع کر دیئے اور پھر ایک بڑے کمرے میں اسے وہاں کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی اور وہ سوئس ... ساتھی بھی نظر آ گئے۔ لیکن عمران ان کے ساتھ نہ تھا اور تھوڑی دیر بعد اس نے عمران کو بھی اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ایک کمرے کی دیواروں کو چیک کرتے دیکھ لیا۔

"اب سپیشل پوائنٹ ہی ان کا مدفن بنے گا" ..... ڈان جان نے ... کہا اور مڑ کر میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پارسن سے بات کراؤ فوراً" ..... ڈان جان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو ڈان جان نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"پارسن بول رہا ہوں باس" ..... بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"پارسن سپیشل پوائنٹ پر انتہائی خطرناک دشمنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ میں نے سپیشل روم کو تو سیل کر دیا ہے۔ لیکن میں ان لوگوں کا فوری خاتمہ چاہتا ہوں۔ تم فوری طور پر سپیشل پوائنٹ کے بلاسٹنگ سسٹم کو آن کر کے اس پورے پوائنٹ کو ہی بلاسٹ کر دو فوراً" ...... ڈان جان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ مگر باس اس طرح تو سپیشل روم بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ وہ کھل جائے گا" ...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کھل جائے گا تو کچھ نہیں ہوگا۔ ہم بعد میں پھر اسے بنوا لیں گے لیکن یہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے [illegible] ضروری ہے اور اس وقت یہ سب سپیشل پوائنٹ میں موجود ہیں۔ تم پوری عمارت کو بلاسٹ کر دو۔ فوراً۔ ابھی اسی وقت۔ ان ادھائی آرڈر بلکہ تم اسے ایڈجسٹ کرو میں خود آپریشن روم میں آ رہا ہوں بلاسٹنگ میرے سامنے ہوگی" ...... ڈان جان نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس جیسے آپ کا حکم" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈان جان نے رسیور رکھا اور پھر مشین کو آف کرنے میں مصروف ہو گیا۔ مشین آف کر کے اس نے سرخ چمڑے کا کور دوبارہ اس پر چڑھایا اور پھر دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور ایک سائیڈ کی دیوار پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر

ایک بٹن دبایا تو اس چھوٹے سے کمرے کا فرش کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ ڈان جان درمیان میں کھڑا رہا۔ کافی نیچے جانے کے بعد فرش ساکت ہوا تو سامنے ایک بند دروازہ تھا۔ ڈان جان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کی سائیڈ پر نصب سوئچ پینل پر دو مختلف بٹن دبائے تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور ڈان جان اسے کراس کرتا ہوا ایک طویل راہداری میں آ گیا۔ یہ فیکٹری ایریا تھا۔ جب کہ اوپر صرف سٹور اور دفاتر تھے۔ پھر ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا تو جہاں دیواروں کے ساتھ عجیب و غریب انداز اور ساخت کی مشینری نصب تھی اور تقریباً پچیس تیس افراد ان مشینوں کو مسلسل اپریٹ کرنے میں مصروف تھے۔ یہاں بھی ادویات بنانے والی جتنی بھی مشینیں تھیں وہ سب آٹومیٹک تھیں اور اس آپریشن روم سے ہی ان کی کارکردگی کو کنٹرول اور چیک کیا جاتا تھا۔ ایک طرف راہداری سائیڈ میں جا رہی تھی۔ ڈان جان تیز تیز قدم اٹھاتا اسی طرف کو بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں سرخ رنگ کی دو بڑی بڑی مشینیں مختلف دیواروں کے ساتھ نصب تھیں جن میں سے ایک مشین کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔ مشین چل رہی تھی۔

"کیا ہوا پارسن" ...... ڈان جان نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"بلاسٹنگ نظام ایڈجسٹ کر دیا ہے باس۔ آپ ایک بار سوچ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ سپیشل روم کی مشینری کو کوئی نقصان پہنچ جائے اس طرح تو سارا ہیڈ کوارٹر ہی مفلوج ہو جائے گا" ...... پارسن نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یو نانسنس تمہیں مجھ سے زیادہ ہیڈ کوارٹر کی فکر ہے۔ اسے آن کرو اور فوراً اس سپیشل پوائنٹ کو آن کرواؤ" ..... ڈان جان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ..... پارسن نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے سرخ رنگ کے ایک ہینڈل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا۔ مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلی۔ یہ آواز اس قدر تیز تھی کہ ڈان جان نے بے اختیار دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لئے۔ مگر یہ آواز صرف ایک لمحے کے لئے سنائی دی پھر یکلخت مشین اس طرح ساکت ہو گئی جیسے اسے چلانے والی بجلی کی رو منقطع ہو گئی ہو۔

"مجھے باس سپیشل پوائنٹ کے پرخچے اڑ گئے" ..... پارسن نے پیچھے ہٹتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"گڈ۔ آؤ میرے ساتھ اب مجھے وہاں خود جا کر ان کی لاشیں چیک کرنی ہوں گی اور سپیشل پوائنٹ کو بھی دیکھنا ہو گا" ..... ڈان جان نے کہا۔

"باس آپریشن روم کی مشینری کام کر رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سپیشل پوائنٹ کی مشینری کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ورنہ یہ آف ہو چکی ہوتی" ..... پارسن نے راہداری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔ میں نے اسے پہلے ہی سیل کر دیا تھا" ..... ڈان جان نے کہا۔

"آپ اب باہر جائیں گے" ..... پارسن نے ہال میں پہنچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور تم میرے ساتھ چلو گے تاکہ سپیشل پوائنٹ کو تم ماہرانہ انداز میں چیک کر سکو" ..... ڈان جان نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"یس باس لیکن باس میڈم بھی تو آپ کے ساتھ ہی فارسٹ ہاؤس گئی تھیں۔ لیکن آپ کے ساتھ ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ کیا وہ اکیلی چلی گئی ہیں" ..... پارسن نے

"اسے بچانے کے چکر میں تو لوگ سپیشل پوائنٹ تک پہنچ گئے تھے اور مجھے سپیشل پوائنٹ کو بلاسٹ کروانا پڑا ہے۔ میڈم بھی ان لوگوں کے قبضے میں تھی اس نے اس کا بھی خاتمہ ہو چکا ہو گا اور اب ریڈ فلیگ کا میں مالک ہوں" ..... ڈان جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ مگر باس" ..... پارسن میڈم کی موت کی خبر سن کر بری طرح گھبرا گیا تھا۔

"گھبراؤ نہیں میڈم سے ہم نے جو کام لینا تھا وہ لے لیا۔ میڈم نے ریڈ فلیگ کا تحفہ ہمیں دیا ہے اور اب ریڈ فلیگ سے ہم اس قدر دولت کمائیں گے کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اور پہلے میڈم مالک تھی اور تمام دولت میڈم کے پاس چلی جاتی تھی۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ اب میں ریڈ فلیگ سے ملنے والی تمام دولت سارے ہیڈ کوارٹر میں کام

کرنے والوں میں یکساں تقسیم کر دوں گا۔ اس طرح اب ہم میں سے ہر آدمی انتہائی امیر ترین آدمی بن جائے گا"...... ڈان جان نے کہا۔

"اوہ باس آپ واقعی باس ہیں"...... پارسن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈان جان مسکرا دیا۔

عمران ایک کمرے کی دیوار کو ہاتھ سے تھپک رہا تھا کہ اچانک [illegible] دروازے کی طرف سنائی دی تو اس نے بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور اسی لمحے اس نے دروازے کی چوکھٹ کے اوپر لگے ہوئے ایک ڈیکوریشن سرخ رنگ کے بلب کو جلتے ہوئے دیکھا۔

"ہمیں ٹیلی ویو پر چیک کیا جا رہا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹیلی ویو پر کہاں سے"...... کمرے میں موجود نعمانی نے حیران ہو کر کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ جلدی آؤ"...... عمران نے دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے کہا اور پھر ایک راہداری سے گزرنے کے بعد وہ اس کمرے میں داخل ہوا جو ٹرانسمیز روم تھا اور جہاں فرش پر بے ہوش

چیسے ہوئے فونمس اور روجر کے ساتھ جوہان بھی موجود تھا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب آپ پریشان نظر آ رہے ہیں"...... جوہان نے عمران کے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا مگر عمران اسے کوئی جواب دینے کی بجائے تیزی سے اس ویو بیگل ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ایک بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے ڈان جان کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بلاسٹنگ سسٹم کو آن کر کے اس پورے پوائنٹ کو بھی بلاسٹ کر دو فوراً"...... ڈان جان کہہ رہا تھا۔ جب عمران نے بٹن دبایا تھا تو ڈان جان بول رہا تھا۔ اس نے اس کی [illegible] بھی نہیں دیکھا

"م۔ م۔ مگر باس اس طرح تو سپیشل روم بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ وہ کھل جائے گا"...... ایک اور [illegible] ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ڈان جان نے جو کچھ جواب میں کہا اسے سنتے ہی عمران کو پوری صورت حال کا علم ہو گیا۔ ڈان جان اور اس کے آدمی کے درمیان ہونے والی گفتگو جیسے ہی ختم ہوئی۔ عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو سب ساتھیوں کو اطلاع کر دو جلدی کرو"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھ آنے والے نعمانی اور وہاں پہلے سے موجود جوہان سے کہا اور خود بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نعمانی اور جوہان بھی کمرے سے نکل کر دوڑتے ہوئے

مختلف سمتوں میں چلے گئے۔ عمران دوڑتا ہوا بیرونی راستے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی عمارت سے باہر آ گئے۔ ولاڈی البتہ اب بھی صفدر کے کاندھے پر لدی ہوئی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے عمران۔ جوہان کہہ رہا ہے کہ عمارت بلاسٹ ہونے والی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں جلدی نکلو یہاں سے ہمیں کافی فاصلے پر جانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب دوڑتے ہوئے اس عمارت سے کافی دور آ گئے۔

"بس کافی ہے۔ ہمیں زیادہ دور بھی نہیں جانا چاہئے"...... عمران نے کہا تو وہ سب وہیں رک گئے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ عمارت بلاسٹ ہونے والی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے ایک کمرے میں ٹیلی ویو کی مخصوص لائٹ آن ہوتے دیکھی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس عمارت کو ٹیلی ویو پر چیک کیا جا رہا ہے اور ظاہر ہے یہ چیک کرنے والا ڈان جان ہی ہو سکتا ہے۔ اسے شاید کسی وجہ سے شک پڑ گیا تھا کہ اس کے آدمی فونمس اور روجر کی بجائے ہم نے عمارت پر قبضہ کر رکھا ہے اور یہاں کوئی سپیشل روم ہے۔ جسے وہ بچانا چاہتے ہیں۔ بہرحال میں پہلے ایک ملٹی کراس لانگ ٹرانسمیٹر دیکھ چکا تھا جس کا ایک لنک ہیڈ کوارٹر سے بھی تھا۔ میں نے اسے جا کر ایڈجسٹ کیا تو ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی گفتگو سامنے آ گئی۔

اس طرح پتہ چل گیا کہ اس عمارت میں کوئی بلاسٹنگ نظام بھی ہے
اور وہ اب اس نظام کے تحت اس پوری عمارت کو ہی بلاسٹ کرنے
والے ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً تین
چار منٹ کے بعد اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر یکے بعد
دیگرے مسلسل دھماکے ہوتے چلے گئے۔ یہ دھماکے اس قدر زوردار
تھے کہ زمین لرزنے لگی اور درخت کڑکڑا کر گرنے لگے۔ [ان کی]
آنکھوں کے سامنے اس عمارت کے پرخچے اڑ رہے تھے۔ وہ تنکوں کی
طرح بکھر گئی تھی۔

"اگر ہم اندر ہوتے تو"...... جولیا نے قدرے ہراساں سے لہجے
میں کہا۔

"تو اب تک شہادت کا رتبہ حاصل [کر] چکے ہوتے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے ذہن میں [illegible] سا سپیشل
پرزہ فٹ کر دیا ہے کہ اسے ہر بات کا پہلے سے علم ہو جاتا"...... تنویر
نے کہا اور سب ساتھی اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"پرزہ تو تمہارے دماغ میں بھی ہے لیکن میں نے اسے کس رکھا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو فضا بے اختیار
قہقہوں سے گونج اٹھی۔ کیونکہ عمران کی اس بات کا مطلب وہ سب
سمجھ گئے تھے حالانکہ عمران نے براہ راست نہیں کہا تھا کہ تنویر کے
دماغ کا پرزہ ڈھیلا ہے۔ عمران کا جواب اس قدر خوبصورت تھا کہ اس

بار تنویر بھی ہنس پڑا تھا۔

"جب گرد بیٹھ جائے گی تو میں اندر جاؤں گا۔ کیونکہ اب اس
سپیشل روم کو چیک کرنا ہے۔ لازماً وہاں کوئی ایسی چیز ہے جس سے
ہیڈ کوارٹر کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور اس بلاسٹنگ کے بعد لازمی
بات ہے کہ کوئی نہ کوئی چیکنگ کے لئے یہاں آئے گا۔ اس کے علاوہ
[دھماکوں] کی آواز دور دور تک سنی گئی ہو گی اور ان کا ایک اور سنٹر بھی
اس جنگل میں [illegible] ہے جسے یہ تھری ایکس کہتے ہیں اور جہاں کافی آدمی
موجود ہیں۔ ڈان جان [illegible] فون [illegible] کر کے ہی ہدایت کی تھی کہ میں
تھری ایکس کو فون کر کے وہاں کے سب آدمیوں کو جنگل میں پھیلا
[illegible] دھماکے کی آواز سن کر وہ بھی یہاں آئیں اور
ہمارے پاس اسلحہ بھی [illegible] ہے۔ اس لئے سب لوگ ادھر ادھر پھیل
کر درختوں پر چڑھ جائیں [illegible] بھی آئے اسے قابو میں کرنا ہے اور اس
سے اسلحہ بھی حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں
نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ دھماکے ختم ہو چکے تھے اور اب گرد بھی
آہستہ آہستہ بیٹھتی چلی جا رہی تھی۔

"اس ولادی کا کیا کریں"...... اچانک جولیا نے کہا۔

"اسے یہیں بے ہوشی میں دھکیل کر کسی جھاڑی کے پیچھے چھپا دو۔
میری چھٹی حس بتا رہی ہے کہ اب یہ مشن اختتام پذیر ہونے والا
ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے تباہ شدہ عمارت کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔

"باس ہمیں کچھ آدمی ساتھ لے لینے چاہئیں"...... پارسن نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں موجود سب افراد اب تک یقیناً موت کے گھاٹ اتر چکے ہوں گے"...... ڈان جان نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور پارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب ایک سرنگ نما تنگ سے راستے پر چل رہے تھے۔ یہ راستہ آہستہ آہستہ اوپر کی طرف جا رہا تھا۔ یہ سپیشل وے تھا اور تھوڑی دیر بعد اس سرنگ نما راستے کا اختتام ہو گیا۔ اب سامنے ایک ٹھوس دیوار موجود تھی۔ ڈان جان نے ایک طرف لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر یکے بعد دیگرے چار بٹن پریس کیے تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار ایک طرف ہٹ گئی۔ دوسری طرف ایک گول سا بڑا کمرہ تھا۔ وہ اس کمرے میں آ گئے تو ڈان جان نے اس گول کمرے کی ایک دیوار پر نصب بٹن دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ایک سائیڈ پر دروازہ سا بن گیا اور اس کے ساتھ ہی باہر

جنگلی ماحول کی آوازیں اور ہوا کے جھونکے اندر آ گئے۔

"آؤ"...... ڈان جان نے کہا اور قدم بڑھاتا ہوا وہ اس دروازے سے باہر آ گیا۔ پارسن بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔ وہ ایک چھوٹے سے درخت سے باہر نکلے تھے۔ دور سے یہ درخت اصل لگتا تھا لیکن اصل میں یہ مصنوعی درخت تھا۔ لیکن اسے اس مہارت سے بنایا گیا تھا کہ جب تک قریب جا کر اسے ہاتھ سے تھپتھپا کر نہ دیکھا جائے اس کے مصنوعی ہونے کا علم نہیں ہو سکتا تھا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک پارسن نے آگے جاتے ہوئے ڈان جان کا بازو پکڑ کر جھٹکا دیا۔

"کیا ہوا"...... ڈان جان نے مڑ کر کہا۔

"وہ۔ وہ باس وہ درخت ہے۔ ایک آدمی کی جھلک مجھے دکھائی دی ہے"...... پارسن نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"آدمی کی۔ وہ کہاں"...... ڈان جان نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ۔ وہ دیکھئے وہ ذرا دور۔ وہ اس درخت پر جس کے تنے کی وہ جڑی شاخیں ہیں۔ اس کی ہماری طرف پشت ہے شاید"...... پارسن نے ایک طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ہاں واقعی اس پر آدمی موجود ہے۔ اوہ اوہ یہ کیا ہے۔ مگر۔ مگر یہ کون ہو سکتا ہے۔ وہ تو وہاں عمارت میں تھے اور ان کا تو خاتمہ ہو گیا ہو گا"...... ڈان جان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اب ایک قد آدم جھاڑی کے پیچھے ہو گئے تھے۔

ہاں ہمیں فوراً واپس جانا چاہئے۔ ہم غیر مسلح ہیں اور یہ یقیناً مسلح ہوں گے"...... پارسن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا وہ چونکہ فیلڈ کا آدمی نہ تھا۔ اس لئے وہ بری طرح گھبرا رہا تھا۔

"نہیں اگر اس کے باوجود کہ عمارت تباہ ہو گئی ہے اور وہ زندہ ہیں۔ تو یہ خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ اب ہمیں چیک کاٹ کر ایکس ٹری پر جانا ہوگا۔ وہاں سے ہم آدمی ساتھ لے آسکتے ہیں۔ تاکہ ان کا خاتمہ ہو جائے"...... ڈان جان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا پارسن بھی ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے تھا۔ لیکن اب وہ پوری طرح محتاط تھے۔ جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک سیاہ رنگ کے سائے نے ایک درخت سے ان پر چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے جنگل پارسن کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ ڈان جان جو کہ آگے تھا بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ پارسن زمین پر پڑا ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ اس کے حلق سے ہلکی ہلکی چیخیں نکل رہی تھیں جب کہ ایک جنگلی ریچھ اس پر سوار اسے بری طرح رگید رہا تھا۔ ڈان جان نے بے اختیار جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے جنگل مشین پسٹل کی تیز فائرنگ سے گونج اٹھا۔ گولیاں جنگلی ریچھ پر تواتر سے پڑیں اور وہ غراتا ہوا دھماکے سے الٹ کر سائیڈ پر جا گرا۔ ڈان جان دوڑتا ہوا پارسن کی طرف بڑھا۔ لیکن قریب جا کر وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ پارسن کی گردن اور سینہ بری طرح ادھڑ چکا تھا۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ اسی لمحے ڈان جان کو

خیال آیا کہ پارسن کی چیخ اگر دشمنوں تک نہ بھی پہنچی ہو۔ مشین پسٹل کی فائرنگ کی آوازیں لازماً پہنچ گئی ہوں گی۔

"اوہ اوہ یہ مجھ سے کیا حماقت ہو گئی۔ اب جلدی واپس جانا ہوگا"۔ ڈان جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے تحاشا اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر مصنوعی درخت والا سپیشل وے موجود تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر جلد ہی وہ اس درخت تک پہنچ گیا۔ وہ انتہائی رفتار سے دوڑنے کی وجہ سے بری طرح ہانپ رہا تھا۔ وہ درخت [illegible] سامنے نظر آ رہا تھا۔ وہ درخت کو دیکھتے ہی مطمئن [illegible] فٹ ہو گئی وہ دوڑتا ہوا درخت [illegible] جیسے اس کے پیروں میں [illegible] اچانک ایک سائیڈ کے درخت سے کسی نے اس پر حملہ کر دیا اور وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اڑتا ہوا دور جا گرا تھا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں غلاف جیسے حملہ آور نے جھپٹا مارا۔ اس نے سر کو جھٹک کر سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں خوفناک دھماکہ ہوا اور اسکے ساتھ ہی اسکا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جیسے گہرے سیاہ بادلوں میں بجلی کی رو دوڑتی ہے۔ اس طرح اس کے ذہن میں بھی بجلی کی رو دوڑی اور پھر یہ بجلی پورے ذہن پر پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد اسکی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا کیونکہ اسکا جسم ایک درخت کے

تختے سے بندھا ہوا تھا اور سامنے ایکریمین میک اپ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا ڈان جان"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم۔ تم کس طرح بچ گئے تم تو سپیشل پوائنٹ پر تھے اور سپیشل پوائنٹ تو تباہ ہو گیا تھا"...... ڈان جان کے منہ سے نہ چاہنے کے باوجود بھی الفاظ نکل گئے اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

"تمہیں تو ترتیب وار پوچھنا چاہئے تھا۔ پہلے تم پوچھتے کہ ہم ہیلی کاپٹر میں بے ہوش کر دینے والی گیس سے کیسے بچے پھر یہ پوچھنا چاہئے تھا کہ ہم سپیشل پوائنٹ کیسے پہنچے اور پھر یہ بات پوچھتے جو تم نے پہلے پوچھی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م مجھے معلوم ہے کہ تم نے گیس ماسک پہن لئے تھے۔ ریرڈ نے مجھے پہلے نہیں بتایا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں گیس ماسک بھی موجود ہیں۔ ورنہ...... ورنہ شاید ایسا نہ ہوتا"...... ڈان جان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم خاصے باخبر آدمی ہو۔ بہرحال تم نے اس سپیشل پوائنٹ میں خصوصی ساخت کا ٹرانس واکر ٹرانسمیٹر نصب کر رکھا تھا۔ تمہاری نیلی وے لائٹ میں نے چیک کر لی تھی۔ چنانچہ میں نے اس ٹرانسمیٹر کو اڑایا اور پھر میں نے تمہاری پارسن سے ہونے

والی گفتگو سن لی۔ اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم اس عمارت کو بلاسٹ کرنے والے ہو۔ چنانچہ ہم باہر نکل گئے لیکن تم سے اصل حماقت یہ ہوئی کہ تم نے یہاں اپنے ساتھی کو بچانے کے لئے فائرنگ کر دی۔ جس سے میرے ساتھیوں کو تمہاری موجودگی کا علم ہو گیا اور پھر تمہیں چیک کر لیا گیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"سنو عمران مجھے چھوڑ دو میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں اب معاہدے پر پوری طرح عمل کروں گا"...... ڈان جان نے کہا۔

"چھوڑ دیں گے...... پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے اس ہیڈ کوارٹر میں کتنے آدمی کام کرتے ہیں۔ یہ بات سن لو کہ ہم نے تمہارے آدمیوں کو باہر نکالنے کا حکم دینا ہے۔ اگر ایک بھی آدمی زیادہ یا کم نکلا تو پھر ہمارا تمہارا معاہدہ ختم"...... عمران نے اچانک خشک لہجے میں کہا۔

"بیس آدمی ہیں...... یہاں سب مشینری آٹومیٹک ہے۔ آدمی کم ہیں۔ بے شک میرے ساتھ اندر چل کر گن لو۔ یہاں اب انیس رہ گئے ہوں گے۔ پارسن تو میرے ساتھ باہر آیا تھا اور اسے دیکھ نے ہلاک کر دیا ہے"...... ڈان جان نے جلدی سے جواب دیا۔ اسے عمران کے لہجے سے یہ امید بندھ گئی تھی کہ عمران اسے زندہ چھوڑ دے گا۔

"اسے کھول کر ساتھ لے آؤ۔ تاکہ یہ خود اپنے آدمیوں کو باہر آنے کا کہہ سکے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جب کہ عمران کے ساتھیوں میں سے دو نے آگے بڑھ کر اس کی رسی کھولنی شروع کر دی جس

سے اسے درخت سے باندھا گیا تھا۔ لیکن درخت سے آزاد ہونے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ اس کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں۔ پاؤں کو تو کھول دیا گیا تھا اور پھر عمران کے ساتھی اسے بازو سے پکڑے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد ڈان جان بے اختیار چونک پڑا۔ جب اس نے سامنے وہی سپیشل ہیلی کاپٹر کھڑے دیکھا۔

"اسے ہیلی کاپٹر میں سوار کر دو"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود پائلٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اوپر چڑھ گیا۔ ڈان جان کو سہارا دے کر اوپر چڑھایا گیا اور پھر ڈان جان ہیلی کاپٹر کے اندر بے ہوش پڑی ہوئی میڈم ولاڈی کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو"......

"میکسیکو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد جب اس کے سب ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تو عمران نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر دیا۔

"عمران صاحب اسے چھوڑیں۔ ریڈیو کنٹرول میں لے لیا جائے"...... عمران کے ایک ساتھی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں اب میں نے اس کا پہلے ہی بندوبست کر دیا ہے۔ اس وقت بھی میں ایسا کر سکتا تھا۔ لیکن میں نے اس لئے ایسا نہ کیا تھا کہ بہرحال وہ اسے کنٹرول کر کے واپس اپنے اڈے پر ہی لے جاتے اور میں خود وہاں جانا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور ڈان جان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ بہرحال اسے اطمینان تھا کہ عمران اسے اور

ولاڈی کو زندہ چھوڑ دے گا۔ کیونکہ اگر اس نے انہیں مارنا ہوتا تو وہ انہیں وہیں بھی ہلاک کر سکتا تھا۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا گیا اور پھر جنگل سے باہر آ کر وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے سے نکل کر سمندر پر اڑنے لگا۔ عمران نے رفتار آہستہ کر دی اور پھر ہیلی کاپٹر کو موڑ کر اس نے اس کا رخ دوبارہ جنگل کی طرف کیا اور ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔

"میڈم ولاڈی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ بیچاری کافی طویل عرصے سے بے ہوش ہے"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"تم۔ تم نے ہیلی کاپٹر کیوں روک دیا ہے"...... ڈان جان نے

"مجھے دراصل یہ جنگل بے حد پسند آیا ہے۔ اس لئے میں اسے واپس جاتے ہوئے اچھی طرح دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور ڈان جان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے عقب سے ولاڈی کی کراہنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ۔ یہ۔ میں کہاں ہوں۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... ولاڈی کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میڈم ولاڈی اٹھ کر بیٹھ جائیں۔ آپ بڑی دیر سے بے ہوش رہی ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر ہے اور اس میں آپ کا ڈان جان بھی موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈان جان۔ تم۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... ولاڈی نے اچھل

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی لیکن اس کے چہرے
پر شدید حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"میڈم۔ بلیک روم میں یہ عمران اچانک رسیوں سے رہا ہو گیا۔
میں تو نکل گیا تھا لیکن آپ ان کے قبضے میں آ گئی تھیں اور پھر آپ کو
بچانے کے لئے مجھے انہیں ہیلی کاپٹر بھی دینا پڑا اور انہیں رہا بھی کرنا پڑا۔
ورنہ یہ آپ کو مار دیتے اور یہ میں برداشت نہ کر سکتا تھا"...... ڈان
جان نے کہا۔

"اور باقی تفصیل میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر میں جنگل میں واپسی، سپیشل
پوائنٹ کی تباہی ڈان جان اور پارٹی کی آمد ڈان جان کے پکڑے
جانے اور پھر ہیلی کاپٹر وہاں سے نکل لینے کی ساری بات بتا دی۔

"اوہ اوہ مگر تم ہمیں کہاں لے کر جا رہے ہو۔ ہمیں چھوڑ دو۔ میں
وعدہ کرتی ہوں کہ ہم ریڈ پلز تیار نہیں کریں گے"...... مادام ولاڈی
نے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"میڈم ولاڈی تم نے جڑی بوٹیوں کی مہارت کو بجائے انسانیت
کے فائدے میں استعمال کرنے کے ان سے ریڈ پلز جیسی خوفناک
منشیات بنانے کی کوشش کی۔ تاکہ تم لاکھوں کروڑوں بے گناہ
انسانوں کو ہلاک کر سکو۔ تمہارا جرم ناقابل معافی ہے اور تم جیسے
لوگوں کے وعدے پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں نے تمہارا یہ
مین ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جس میں تم ریڈ پلز بنا سکتی

ہو اور ساتھ ہی وہ فیکٹریاں بھی جو جعلی ادویات تیار کر کے لاکھوں
مریضوں کو موت کے منہ میں دھکیل رہی ہیں۔ دیکھو اب اپنے
ہیڈ کوارٹر کی تباہی"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہیڈ کوارٹر یہاں سے کیسے تباہ ہو
سکتا ہے"...... ڈان جان نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا لیکن اسی
لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلے کو
اونچا کیا اور اس پر لگا ہوا بٹن آن کر دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی
تھی۔ ڈان جان حیرت سے سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں
کوئی بات نہ آ رہی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔ جب
اس نے سامنے جنگل میں اچانک آگ کا ایک بڑا شعلہ نکل کر آسمان
کی طرف بڑھتے دیکھا اور خوفناک دھماکوں کی آوازیں بھی سنائی دے
رہی تھیں۔ ایسے لگتا تھا جیسے جنگل میں اچانک کوئی خفیہ آتش فشاں
اپنی پوری قوت سے پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ سب کیسے ہو گیا۔ یہ ہیڈ کوارٹر اوہ اوہ سب
کچھ ختم ہو گیا"...... ڈان جان نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اسے یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل بیٹھا جا رہا ہو اور پھر جیسے کیمرے کا شٹر
بند ہوتا ہے اس طرح اس کا ذہن بھی تاریک ہو گیا۔

کمال ہے۔ محبت ہو تو ایسی ہو کہ دونوں اکٹھے ہی بے ہوش ہوئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ محبت کی وجہ سے بے ہوش نہیں ہوئے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی وجہ سے بے ہوش ہوئے ہیں"...... ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آخر آپ نے کیا کیا ہے۔ کس طرح یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے۔ کچھ ہمیں تو بتائیے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا موقع اس احمق ڈان جان نے خود دیا ہے۔ دراصل اسے صرف لڑنا بھڑنا یا دولت کمانا ہی آتی ہے۔ اسے مشینری اور اس کی ساخت کا علم ہی نہیں ہے ورنہ یہ کبھی بھی وہ سپیشل پوائنٹ نامی عمارت کو تباہ نہ کرتا۔ اس عمارت کے نیچے مخفیہ تہہ خانے میں انتہائی طاقتور ایٹمک بیٹریاں نصب تھیں جن سے فیکٹری کی مشینوں کو

چلانے کے لئے انتہائی طاقتور بجلی کی رو سپلائی کی جاتی تھی۔ عام بجلی کی رو سے ہزاروں میگاواٹ زیادہ طاقتور اور اسے اس طرح محفوظ کیا گیا تھا کہ اگر ڈان جان یہ عمارت تباہ نہ کراتا تو ہم کسی صورت بھی اس تہہ خانے تک نہ پہنچ سکتے۔ لیکن عمارت کی تباہی کی وجہ سے تہہ خانہ کھل گیا۔ میں وہاں پہنچا تو ان ایٹمک بیٹریوں اور اس کی کنٹرولنگ مشین کو دیکھ کر مجھے ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کا ایک آئیڈیا سوجھ گیا۔ میں نے ہیلی کاپٹر کے ریموٹ کنٹرول والے آلات کھولے اور پھر انہیں جا کر اس کنٹرولنگ مشین کے ساتھ اس طرح فٹ کر دیا کہ ایک بٹن دبانے ہی بیٹریاں اپنی پوری قوت اپنی مشینوں کو سپلائی کرتیں۔ کنٹرولنگ مشین کا سسٹم جل جاتا۔ نتیجہ یہ کہ ساری مشینری دھماکوں سے تباہ ہو جاتی اور لازماً وہاں انہوں نے اسلحہ بھی ذخیرہ کر رکھا ہو گا۔ اس لئے اس نے بھی ساتھ پھٹنا تھا۔ اس طرح پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو جاتا اور ریڈ پلز کا نیٹ ورک اور اسے چلانے والے سب ختم ہو جاتے۔ اس دوران ڈان جان کے پکڑے جانے کی اطلاع مل گئی تو میں نے سوچا کہ اس سے معلوم کر لیا جائے کہ ہیڈ کوارٹر میں کتنے افراد ہیں۔ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں سینکڑوں ہزاروں افراد ہوئے تو یہ ایک لحاظ سے قتل عام ہو جائے گا۔ لیکن جب ڈان جان نے بتایا کہ اندر انیس بیس افراد ہیں تو میں مطمئن ہو گیا کیونکہ ریڈ پلز کو روکنے اور لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگیاں بچانے کے لئے انیس بیس افراد کی قربانی دی جا سکتی تھی۔ چنانچہ میں ہیلی کاپٹر میں انہیں سوار کر کے وہاں سے باہر آیا

اور پھر میں نے یہ بٹن دبا کر ریڈیو کنٹرول کے ذریعے بیٹریوں کی پاور کو کنٹرول کرنے والی مشین آف کر دی اور نتیجہ تمہارے سامنے آگیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر انتہائی رفتار سے میکسیکو کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

"لیکن ان دونوں کا کیا کرنا ہے۔ انہیں بھی سمندر میں کیوں نہ پھینک دیا جائے یہ تو سب سے بڑے مجرم ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"ڈان جان نے جس طرح ولاڈی کی جان بچانے کے لئے ہمیں چھوڑنے کی قربانی دی ہے۔ اس لئے میرے دل میں اس کی قدر بڑھ گئی ہے۔ ایسے محبت کرنے والے آدمی کو کم از کم میں اپنے ہاتھوں نہیں مار سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا کرو گے۔ کیا میکسیکو پہنچ کر انہیں چھوڑ دو گے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں اور ہیلی کاپٹر انہیں دے کر واپس بھیج دوں گا تاکہ باقی عمر یہ اپنے ہیڈ کوارٹر کی راکھ پر بیٹھے ماتم کرتے رہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر دور سے انہیں میکسیکو کا ساحل نظر آنے لگ گیا۔ عمران ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر ایک ساحلی شہر کے نواح میں اتار دیا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے مڑ کر کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

"سنو ڈان جان اور میڈم ولاڈی۔ اس وقت ہم میکسیکو کے ساحل پر

ہیں۔ تم دونوں کی آپس کی محبت نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ میں نے تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اور ریسرچ فائل بھی ہمارے قبضے میں آگئی ہے۔ اس کی اگر کوئی کاپی ہیڈ کوارٹر میں ہو گی تو وہ بھی ختم ہو چکی ہو گی۔ اس لئے اب ریڈ چپ کی تیاری کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ اس لئے میں تم دونوں کو زندہ چھوڑ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ ہمارا وعدہ کہ ہم اب آئندہ تمہارے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے"...... ڈان جان نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"کیا تم ہیلی کاپٹر اڑا لیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ڈان جان نے کہا۔

"تو ہم پیچھے اتر رہے ہیں۔ تم ہیلی کاپٹر اڑا کر ہمارے سامنے واپس جاؤ۔ تاکہ ہمیں اطمینان ہو جائے کہ تم میکسیکو میں اپنی کسی تنظیم کو ہمارے پیچھے نہ لگا سکو گے۔ اس کا ٹرانسمیٹر میں نے توڑ دیا ہے۔ اس لئے تم کسی سے رابطہ قائم نہ کر سکو گے۔ نارسٹن پہنچنے کے بعد تم کیا کرتے ہو کیا نہیں۔ اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن ہم تمہیں یہاں چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتے۔ بولو جانے کے لئے تیار ہو یا تم دونوں کو گولیوں سے اڑا دوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم تیار ہیں۔ ہمارا وعدہ کہ ہم تمہارے خلاف کچھ نہیں کریں گے"۔ ولاڈی اور ڈان جان نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"او۔ کے پھر پائلٹ سیٹ سنبھالو۔ ہم نیچے جا رہے ہیں۔ چلو ساتھیو نیچے اترو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے نیچے اتر گئے۔ سب سے آخر میں عمران نیچے آیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ ہوا اور پھر ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھنے لگا۔

"یہ آپ نے غلط اقدام کیا ہے۔ سب سے بڑے مجرم تو یہی دونوں تھے۔ ان دونوں کو چھوڑ دینا غلط ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ محبت کرنے والوں کی میں قدر کرتا ہوں۔ یہ میری مجبوری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران نے ٹھیک کیا ہے۔ بس اتنا کافی ہے کہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے اور ریسرچ فائل ہمیں مل گئی ہے۔ مشن مکمل ہو گیا ہے"...... جولیا نے فوراً ہی عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ عمران صاحب انہیں اس طرح نہیں چھوڑ سکتے"...... صفدر نے کہا۔

"اور کب تمہیں یقین آئے گا۔ وہ دیکھو وہ ہیلی کاپٹر لے کر واپس جا رہے ہیں۔ اب عمران کیا کرے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو۔ کیا تمہیں محبت کرنے والوں کی زندگی نہیں چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تم نے کیا بکواس شروع کر دی ہے۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے اگر یہ بکواس ہے تو مجھے پہلے بتانا تھا۔ میں خواہ مخواہ محبت کو اہمیت دیتا رہا۔ کمال ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا۔ اچانک دور آسمان پر شعلہ سا چمکا اور وہ سب جو گھومتے دور جاتے ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے تھے بے اختیار اچھل پڑے۔ شعلہ چمکتے ہی دھماکے کی آواز سنائی دی اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر کے پرخچے بکھر گئے اور وہ بڑا سا شعلہ بنا سمندر میں گرا اور چند لمحوں بعد سب کچھ ختم ہو گیا۔

"یہ تم نے کیا کیا تھا۔ کیا تم جادوگر ہو"۔ جولیا نے بے اختیار عمران کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تنویر جیسا آدمی محبت کو بکواس کہہ دے تو پھر مجھے کیا ضرورت تھی اسے اہمیت دینے کی۔ پھر تو یہ بس صرف مجرم رہ گئے تھے اور مجرموں کو زندہ چھوڑ دینا بذات خود ایک جرم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم خواہ مخواہ ہمیں چکر دے رہے تھے۔ تم نے پہلے ہی اس کا کوئی بندوبست کر رکھا تھا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے آج تک ایک چکر تو کامیاب ہو نہیں سکا دوسرا کیسے کامیاب ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ آخر ان دونوں کو اس طرح چھوڑنے اور پھر اس انداز میں ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم ویسے انہیں گولی نہ مار سکتے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ یہ دونوں محبت کرنے والا جوڑا تھا اور اب تنویر تو چلو ایسے افراد کو گولی مار سکتا ہے کیونکہ یہ صرف رقابت جانتا ہے لیکن رقابت اور محبت میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ لیکن ......" عمران نے ایک بار پھر وہی پرانا فلسفہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"میں بتاتا ہوں مس جولیا کہ عمران صاحب نے ایسا کیوں کیا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا اور دوسرے ساتھی چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

"مس جولیا ریڈ رنگ بہت بڑی اور منظم جماعت ہے اور اس کا جال پورے یورپ اور ایکریمیا تک پھیلا ہوا ہے جس ہیلی کاپٹر پر ہم یہاں پہنچے ہیں اس کا تعلق بھی ریڈ رنگ سے ہی ہے اور مادام ولاڈی اور ڈان جان دونوں ریڈ رنگ کے سربراہ ہیں ہم نے ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا لیکن اگر مادام ولاڈی اور ڈان جان کو یہاں گولی مار دی جاتی تو ہیلی کاپٹر ظاہر ہے بچ جاتا اس طرح ریڈ رنگ تنظیم کے افراد اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے اس بات کا سراغ لگا لیتے کہ ان کے ہیڈ کوارٹر کو کس نے تباہ کیا ہے اور مادام ولاڈی اور ڈان جان کو کس نے قتل کیا ہے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کارروائی کا ایک فضول اور لایعنی سلسلہ شروع ہو جاتا اور اگر مادام ولاڈی اور ڈان جان کو وہیں

گولی مار دی جاتی تب بھی بہر حال ہیلی کاپٹر پر ہمیں یہاں آنا پڑتا اور اگر ہم اسے یہاں تباہ بھی کر دیتے تب بھی ریڈ رنگ اس صورت حال میں ان لوگوں کا بہر حال سراغ لگانا شروع کر دیتی جنہوں نے یہ سب کام کیا ہے اس لئے عمران صاحب مادام ولاڈی اور ڈان جان کو زندہ ساتھ لے آئے تاکہ اگر یہاں میکسیکو میں اترتے وقت کوئی مسئلہ کھڑا ہوتا تو مادام ولاڈی اور ڈان جان کی مدد سے اسے حل کیا جا سکے اور جب ایسا کوئی مسئلہ نہ بنا تو عمران صاحب نے مادام ولاڈی اور ڈان جان دونوں کو آزاد کر دیا اور ہیلی کاپٹر میں ٹائم بم لگا دیا اس طرح ہیلی کاپٹر یہاں سے فاصلے پر سمندر کے اندر فضا میں پھٹ کر نیچے گرا اور ان دونوں کا خاتمہ ہو گیا۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے آپ کو صاف بچا لیا اب ریڈ رنگ والوں کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر کس نے تباہ کیا اور ان کے سربراہ کیوں، کیسے اور کن حالات میں ہلاک ہوئے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر کیپٹن شکیل کے لئے تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ ویری گڈ کیپٹن شکیل تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے تجزیہ کیا ہے"۔ عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہی بات تم ہمیں نہیں بتا سکتے تھے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں بھی عقلمند

افراد موجود ہیں۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم میری منتیں کرو گے میں نخرے کروں گا۔ پھر بھی اگر میرا موڈ آئے گا تو بتا دوں گا لیکن کیپٹن شکیل صاحب نے تو میرا سارا نخرہ ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ اب تک میں یہی سمجھتا تھا کہ یہ کسی ڈوبے ہوئے جہاز کا کیپٹن ہے لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ اس جہاز کا کیپٹن ہے جس کا نام عقل ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد